ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: نصیر احمد قمر

جلد ۳ جمعۃ المبارک ۳۰ اگست ۱۹۹۶ء شمارہ ۳۵

دلوں کی فتح حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سیرت سے وابستہ ہو چکی ہے

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب آپ کو خدا کے بھی قریب کرے گا اور بنی نوع انسان سے بھی قریب کرے گا

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے اختتامی اجلاس سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا خلاصہ)

جلسہ سالانہ برطانیہ کے اختتامی اجلاس میں ۲۸ جولائی ۱۹۹۶ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سیرت طیبہ کا نہایت ہی پرمعرفت تذکرہ فرمایا۔ یہ خطاب نہایت ہی دلکش اور دلآویز تھا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے نئے پہلو اجاگر کرنے والا تھا۔ اختتامی خطاب شروع کرنے سے قبل حضور نے سلوانیا کے نمائندہ کو پاس بلایا اور فرمایا کہ کل جب مختلف ملکوں کے نمائندے تشریف لائے تھے ان نئے ممالک میں سے ایک سلوانیا بھی ہے۔ انہیں کل یہاں آپ کے سامنے پیش نہیں کیا جاسکا۔ حضور کے ارشاد پر انہوں نے مختصراً احباب کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ کے بعد کہا کہ ہم انشاء اللہ واپس جاکر کوشش کریں گے کہ سارے ملک کو جلد از جلد احمدیت میں داخل کریں۔ بعدازاں حضور نے امیر صاحب غانا کے پیغام کا ذکر کیا کہ اس وقت غانا میں کثرت سے احمدی ایم ٹی اے کے سامنے اکٹھے ہو کر براہ راست اس جلسہ کی کارروائی کو سن اور دیکھ رہے ہیں۔ حضور کے ارشاد پر اس موقعہ پر جلسہ گاہ میں موجود غانین احمدیوں نے اپنے مخصوص انداز میں کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کا ورد اور نعرہ ہائے تکبیر شروع کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے خود بھی نعرہ تکبیر، حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم، اسلام احمدیت، زندہ باد اور مرزا غلام احمد کی جے کے نعرے لگوائے اور فرمایا کہ تمام دنیا کے احمدی ان میں شامل ہو جائیں۔ یہ نظارہ بہت پرلطف اور روح پرور تھا۔ پھر حضور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الانعام کی آیت نمبر ۵۷ کی تلاوت کی اور اختتامی خطاب جلسہ کا آغاز فرمایا۔

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

دعوت الی اللہ کے نظام کو بھی مالی نظام کے پہلو بہ پہلو اسی طرح آگے بڑھائیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۱۶ اگست ۱۹۹۶ء)

لندن (۱۶ اگست) : سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد آیت قرآنی "قل کل یعمل علیٰ شاکلتہ فربکم اعلم بمن ھو اھدیٰ سبیلا" کی تلاوت فرمائی۔ پھر حضور نے فرمایا کہ بعض آیات کے حوالہ سے میں نے "تعاونوا علی البر والتقویٰ" کے مضمون پر روشنی ڈالی تھی کہ نیکیوں کے معاملہ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور بدیوں کے معاملہ میں ایک دوسرے سے تعاون نہ کرو۔ اس سلسلہ میں مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے دعوت الی اللہ کا ذکر کیا تھا اور دعوت الی اللہ بھی دراصل تعاون علی البر کے نتیجہ میں طبعاً پیدا ہوتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ایک اور پہلو سے اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے قرآن کریم فرماتا ہے کہ ہر شخص اپنی تشکیل کے مطابق کام کرتا ہے۔ اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون تم میں سے زیادہ صحیح رستہ پر ہے۔ دوسری طرف قرآن کریم فرماتا ہے کہ بت پرستوں پر بھی تم تحکم نہ کرو اور اس یقین کے باوجود کہ خدا ایک ہے ان کے بتوں کو گالیاں نہ دو۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی کہ ہم نے اسی طریق پر ہر شخص کو اس کا مسلک خوبصورت کر کے دکھایا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میں ہی ٹھیک ہوں ہاں جب مرنے پر سب کا رجوع خدا کی طرف ہو گا تو وہ فیصلہ کرے گا کہ کون غلط تھا اور کون صحیح تھا۔ حضور نے فرمایا کہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ بات ہے تو پھر دعوت الی اللہ کا کیا جواز ہے؟ حضور نے فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ جب زیادہ گہرائی سے ان آیات کے مضمون پر غور کیا جائے تو یہ متصادم مضمون نہیں ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ آپ قرآن کریم کی آیات کو اکٹھا دیکھیں تو ان میں کوئی حقیقی تصادم پائیں۔ خدا کی طرف سے کبھی بھی متضاد کلام نازل نہیں ہو سکتا اور نہ ہوا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ نفس کا اپنے اعمال کو اچھا دیکھنا دراصل نفس کے اندر دھوکہ دینے کا جو مزاج ہے اس کی طرف اشارہ ہے لیکن اس کے باوجود انسان کو خدا نے طاقت بخشی ہے کہ اگر چاہے تو اپنے اندر جھانکے اور غور کر کے حقیقت کو معلوم کرے۔ قرآن کریم کی دوسری آیات میں اس مضمون کو خوب کھول کر بیان فرمایا گیا ہے جیسے فرمایا ہے "بل الانسان علیٰ نفسہ بصیرۃ ولو القیٰ معاذیرہ" اس لئے یہ خیال کر لینا کہ کسی کے نفس کا

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پروگرام "ملاقات" کی تفصیل ان دنوں کچھ اس طرح ہے کہ سوموار اور منگل کو ترجمۃ القرآن کلاس، بدھ اور جمعرات کو ہومیو پیتھی کلاس، جمعہ کو اردو میں عمومی مجلس سوال و جواب، ہفتہ کو بچوں کی تعلیمی و تربیتی کلاس اور اتوار کو انگریزی میں سوال و جواب کی مجلس ہوتی ہے۔

جمعہ کے روز ہونے والی مجلس سوال و جواب میں حاضر احباب بھی سوالات پیش کرتے ہیں اور بیرونی ممالک سے موصول ہونے والے سوالات بھی بغرض جواب حضور انور کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ احباب جماعت کو خواہ وہ دنیا کے کسی کونے میں بیٹھے یہ پروگرام سن رہے ہیں، اس سہولت سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور اگر ان کے ذہن میں کوئی سوالات ابھریں تو انہیں چاہئے کہ بذریعہ خط یا بذریعہ فیکس مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بھجوا دیں۔ باری باری سوالات پیش کر دئے جائیں گے اور آپ کو گھر بیٹھے حضور انور کی زبان مبارک سے تسلی بخش جوابات مل جائیں گے۔

□□□□□ □□□□□

ہفتہ، ۱۰ر اگست ۱۹۹۶ء.

حسب معمول آج بچوں اور بچیوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" پروگرام میں شمولیت کی۔ آج کے پروگرام میں لندن کے مضافات کے بچوں کے علاوہ بہت سے بچے اور بچیاں وہ تھے جو اپنے والدین کے ساتھ جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کے لئے آئے تھے اور ابھی تک یہاں مقیم تھے۔ ان بچوں اور بچیوں نے مختلف پروگرام پیش کئے اور حضور انور نے انہیں اپنی ہدایات اور ارشادات سے نوازا۔

اتوار، ۱۱ر اگست ۱۹۹۶ء.

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ شادی کی ایک تقریب میں شمولیت کے لئے ہارٹلے پول تشریف لے گئے۔ صبح جاکر شام کو واپسی ہوئی۔ اس سفر کی وجہ سے آج انگریزی دان احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد نہیں ہوئی تاہم ایم ٹی اے پر ایک سابقہ مجلس کا پروگرام دوسری بار نشر کیا گیا۔

سوموار اور منگل، ۱۲ر اور ۱۳ر اگست ۱۹۹۶ء.

ان دو دنوں میں حسب پروگرام ترجمۃ القرآن کی کلاسیں منعقد ہوئیں۔ سوموار کے روز کلاس نمبر ۱۴۵ منعقد ہوئی جس میں حضور انور نے سورہ بنی اسرائیل کی آیات ۵۴ تا ۷۱ کا ترجمہ اور مختصر تفسیر بیان فرمائی۔

منگل کے روز کلاس نمبر ۱۴۶ منعقد ہوئی جس میں حضور انور نے سورہ بنی اسرائیل کی آیات ۷۲ تا ۹۴ کا ترجمہ اور تفسیری نکات بیان فرمائے۔ آج کے درس میں آیت ۷۷ کے ضمن میں حضور انور نے اہل پاکستان کو جو احمدیوں کو پاکستان سے نکال دینے کے درپے ہیں سخت الفاظ میں انذار کیا ہے اور خدا تعالیٰ کی تقدیر کے حوالہ سے متنبہ فرمایا۔ آیت ۸۶ کے ضمن میں حضور نے روح کی حقیقت پر بصیرت افروز روشنی ڈالی ہے۔ اس موضوع پر یہ بیان بہت توجہ سے سننے کے لائق ہے۔ بہت جامع بیان ہے۔

بدھ و جمعرات، ۱۴ر و ۱۵ر اگست ۱۹۹۶ء.

حسب پروگرام ان دنوں میں ہومیو پیتھی کی کلاسز منعقد ہوئیں۔ جن کے نمبر علی الترتیب ۱۷۴ اور ۱۷۵ تھے۔

جمعۃ المبارک، ۱۶ر اگست ۱۹۹۶.

آج اردو زبان میں مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں حضور انور نے درج ذیل سوالات کے جوابات عطا فرمائے.

☆ انسان کو ساری زندگی میں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان کے بارہ میں اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ یہ گویا اس کے لئے خدا کی طرف سے ایک امتحان اور آزمائش ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا رضامندی کے بغیر زبردستی کسی شخص کو امتحان اور آزمائش میں ڈالنا انصاف کے تقاضوں کے مطابق ہے۔ امتحان کے لئے تو امیدوار کا خود کو پیش کرنا ضروری ہوتا ہے؟

☆ انسان کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کا تعلق انسان کے دماغ سے ہے لیکن قرآن کریم اور احادیث میں دل کا ذکر ملتا ہے۔ ان کا باہمی تعلق کیا ہے؟

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے اختتامی اجلاس سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا خلاصہ)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سیرت میں ہی آج کی دنیا کی نجات وابستہ ہے جیسے کل کی دنیا کی نجات بھی وابستہ تھی. جیسے کل کی دنیا کی نجات بھی وابستہ ہوگی۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ؐ کے نور کے ساتھ جو صبح طلوع ہوئی وہ ایک دائمی صبح تھی اور دائمی صبح رہے گی۔ پس جب ہم دنیا کو توحید باری تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں اور دعوت الی اللہ کے پیغام لے کر قریہ قریہ گھومتے ہیں تو یاد رکھیں ہماری آواز میں برکت پیدا نہیں ہو سکتی جب تک حضرت اقدس محمد ؐ رسول اللہ کی سیرت کے نمونے ساتھ لے کر نہ چلیں۔ دلوں کی فتح حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سیرت سے وابستہ ہو چکی ہے اس لئے کہ آپ ؐ میں نور خدا جھلک رہا تھا۔

حضور نے فرمایا کہ آج کے اس خطاب میں حضور اکرم ؐ کی سیرت کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالنا مقصود ہے جن کا تعلق توحید باری تعالیٰ سے ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مقام اور مرتبے کی رفعتوں اور بلندیوں سے ہے اور اس کے باوجود آپ ؐ کی بشریت سے ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت بصیرت افروز انداز میں حضور اکرم ؐ کے مقام و مرتبے کی رفعت کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضور ؐ کی زندگی کے اس دور سے متعلق جو نبوت سے پہلے کا دور تھا اور دنیا کی نظروں سے مخفی دور تھا قرآن کریم میں یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "ووجدک ضالاً فھدیٰ" یعنی اے محمد ؐ! ہم نے تجھے حق کی تلاش میں گم گشتہ پایا۔ وہ وجود جو اپنی ذات سے بھی کھویا گیا ہم نے تجھے اپنی محبت میں گم گشتہ پایا تو ہم نے تجھے اپنی طرف ہدایت دی۔ حضور نے فرمایا کہ کفار مکہ نے بھی آپ ؐ کی اس کیفیت کو دیکھا اور یہ گواہی دی کہ "عشق محمد ربہ" محمد اپنے رب کا عاشق ہو گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے منصب نبوت پر قائم ہونے سے قبل گوشۂ تنہائی میں جا کر خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کے پہلو کا تذکرہ فرمایا اور بتایا کہ باوجودیکہ آپ ؐ نے دنیا کو گمراہ دیکھا مگر ایک لحہ بھی دنیا والوں سے نفرت نہیں کی۔ جب آپ خدا کی محبت میں ایسے کھوئے گئے کہ خدا کے عاشق ہو گئے تب خدا کی محبت کا شعلہ اوپر سے وحی کی صورت میں نازل ہوا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ کبھی آپ انبیاء کو نبوت سے پہلے لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے نہیں دیکھیں گے بلکہ وہ پیچھے ہٹتے ہوئے خدا کی ذات میں کھوئے گئے اور خدا کی ذات میں کھوئے جانے کا سفر ہے جو "ووجدک ضالاً فھدیٰ" میں مذکور ہے۔

حضور انور نے مختلف آیات قرآنیہ کے حوالہ سے کفار کے اس اعتراض کا رد پیش فرمایا کہ حضور اکرم ؐ "نعوذ باللہ" مجنون تھے۔ قرآن کریم بڑی قطعیت کے ساتھ اور مدلل طور پر اس الزام کو رد فرماتا ہے۔ حضور نے بتایا کہ "انک لعلیٰ خلق عظیم" کے الفاظ میں یہ بتایا گیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تو خلق عظیم پر قائم ہیں اور خلق عظیم جاہلوں اور پاگلوں کو نصیب نہیں ہو سکتا۔ اور تمام مخالفین آپ کے خلق عظیم کے گواہ تھے اور آپ کے خلق عظیم بھی آپ کی صداقت کا ایک عظیم نشان ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے حضور اکرم ؐ کے اخلاق عالیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت ؐ نے اپنے غلاموں کو بھی نہایت تفصیل سے اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دی ہے۔ آپ ؐ کو اخلاق پر عبور حاصل تھا. اخلاق آپ ؐ کے تابع تھے اور آپ ؐ اخلاق کے تابع نہیں تھے۔ آپ کے اخلاق میں حسین توازن تھا اور وہ ہر قسم کی افراط و تفریط سے پاک تھے۔ جہاں نرمی کی ضرورت ہوتی تھی آپ نرمی فرماتے اور جہاں سختی کی ضرورت ہوتی وہاں سختی فرماتے تھے۔ آپ ؐ کے اخلاق عالیہ کی چھاپ آپ ؐ کے صحابہ ؓ پر بھی تھی۔ حضور ایدہ اللہ نے احادیث نبویہ کے حوالہ سے اس مضمون کو تفصیل سے کھول کر بیان فرمایا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت الٰہی، غیرت توحید، عجز وانکسار وغیرہ پہلوؤں کو نہایت مؤثر اور دلکش پیرایہ میں بیان فرمایا اور بتایا کہ حضور اکرم ؐ کی سیرت طیبہ ہر قسم کے تضادات سے پاک تھی اور آپ ؐ کی توجہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف رہتی تھی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سیرت کی بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کا ہمیں علم نہیں اور نہ ہو سکتا ہے۔ آپ کی خاموشیوں میں آپ کے حسن کی جو کہانیاں چھپی ہوئی ہیں وہ عظیم تر ہیں ان کہانیوں سے جو بیان ہوئی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ان کا کسی قدر علم حضور اکرم ؐ کی ان نصیحتوں سے ہو سکتا ہے جو آپ دوسروں کو فرمایا کرتے تھے۔ یہ نصیحتیں آپ کے دلی جذبات و کیفیات کی آئینہ دار ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت محمد ؐ رسول اللہ کی سیرت کا سفر تیزی سے گزر جانے والا سفر نہیں ہے۔ ایک بھنورے کی طرح پھولوں پر بیٹھیں اور گہرا اتر کر ان کے رس تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ ایک تتلی کی طرح ان رنگوں کو اپنائیں، خوشبو پیدا کریں۔ یہ ہے سیرت کا سفر جو ہمیں اختیار کرنا ہے اور قدم قدم احتیاط سے حالات کا، گردوپیش کا جائزہ لے کر اپنے ردعمل پر نظر رکھتے ہوئے یہ احتیاط کرنی ہے کہ کسی موقعہ پر ہمارا ردعمل حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ردعمل کے برعکس نہ ہو۔ ہر جگہ ہم کامل طور پر محمد رسول ؐ اللہ کی پیروی کر رہے ہوں تب ہمیں وہ حسن بخشا جائے گا جو غالب آنے کے لئے بنایا گیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دعوت الی اللہ کا سفر اور اتنا بڑا کہ اربوں کی دنیا کو آپ نے حضرت محمد ؐ رسول اللہ کی غلامی کی طرف واپس لانا ہے اور نہتے ہو کر خالی ہاتھ چلیں تو کیسے آپ عظیم نتائج حاصل کریں گے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر برائی سے دفاع کے لئے حضرت محمد رسول اللہ ؐ کی سیرت میں وہ ہتھیار موجود ہیں کہ وہ ہتھیار استعمال ہوں تو ہر برائی کا قلع قمع کر سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ پس ہمیں آنحضرت ؐ کی سیرت کی پیروی کرنی ہے۔ جب آپ پر درود پڑھیں تو دل سے پڑھیں اور اس کی حقیقت سے آشنا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خراج تحسین پیش کرنا فراست چاہتا ہے اور وہ فراست چاہتا ہے جو اپنے نفس میں ڈوب کر اپنا عرفان حاصل کرنے کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ پھر جو درود اٹھتا ہے تو ہر ایسے حسن کے حوالے سے اٹھتا ہے جس کو آپ جانتے ہیں اور تجربہ رکھتے ہیں کہ ہاں یہ حسن ہے۔ ایک ایسی کشش کی چیز ہے جو بے ساختہ دل کو کھینچ لیتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سیرت کا سفر تقویٰ سے ہو سکتا ہے۔ اگر کسی کا دل اس کی گہرائی تک سچا ہو، اگر اس کی انا کا خدا ایک ذلیل بت کی طرح ٹوٹ چکا ہو تو پھر وہ نور تقویٰ پیدا ہوتا ہے جو آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کی رہنمائی کرے گا۔ اور جس جس حسن کو آپ انسانی فطرت میں تلاش کریں گے وہیں محمد ؐ رسول اللہ کو اس حسن کا گواہ پائیں گے اور سیرت کا ایک یہ بھی سفر ہے اور اس سفر میں آپ ہمیشہ خدا تک پہنچیں گے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سیرت آپ کے قدموں کو روکتی نہیں بلکہ آپ کے قدموں کو تیز رفتاری سے اور آگے اس سمت میں بڑھا دیتی ہے جو خدا کی طرف چلتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے آیت قرآنی "قل انما انا بشر مثلکم" کے مضمون کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ "انا بشر مثلکم" کے الفاظ میں ایک عظیم خوشخبری ہے کہ دیکھ لیں میں بھی تمہاری طرح کا بشر ہوں اور تمہیں بھی ان بلندیوں کے لئے بنایا گیا ہے اور ان رفعتوں کے لئے بنایا گیا ہے جو میں نے حاصل کر لی ہیں۔ پس "بشر مثلکم" کا اعلان اس بات پر منتج ہوتا ہے کہ اگر تمہاری بھی یہی خواہش ہے کہ تم ایسے بنو تو پھر میری پیروی کرو اور خدا کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو لقائے باری تعالیٰ تمہیں نصیب ہو جائے گا۔

حضور نے فرمایا کہ پس سنت کا سفر اختیار کریں تو آپ کی کایا پلٹ جائے گی۔ حضرت محمد ؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا قرب آپ کو خدا کے بھی قریب کرے گا اور بنی نوع انسان سے بھی قریب کرے گا اور عجز کے ساتھ قریب کرے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب ہم سیرت محمد مصطفیٰ ؐ سے مزین ہو جائیں گے تو پھر زمینی لوگوں کو فتح کرنے کا سوال نہیں وہ تو آپ کے عاشق ہو جائیں گے اور اس طرح آپ کی طرف دوڑے چلے آئیں گے کہ آپ اپنے مقام سے حرکت نہ بھی کریں تو تمام دنیا آپ کے گرد اکٹھی ہو جائے گی۔ پس آپ حضرت محمد ؐ رسول اللہ کی سیرت سے مزین ہو جائیں۔

حضور نے اس امید کا اظہار فرمایا کہ جماعت ان باتوں کو پلے باندھ لے گی، مضبوطی سے اسے پکڑے گی۔ حضور نے فرمایا کہ اگر آپ ہمیشہ حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کی جانب سفر کریں گے تو وہ کامیابیاں جن کو ہم دور دیکھ رہے ہیں وہ قریب آ جائیں گی۔ پس دعا کرتے ہوئے عجز وانکسار کے ساتھ سیرت حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر کامل اعتماد اور توکل رکھتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں پر توکل رکھتے ہوئے حضرت محمد ؐ رسول اللہ سے وابستہ ہو جائیں۔

خطاب کے آخر پر الوداعی دعا سے قبل حضور ایدہ اللہ نے دنیا کے مختلف حصوں میں بیٹھے ہوئے ان سب احباب کا اجمالی ذکر فرمایا جو ایم ٹی اے کے ذریعہ اس جلسہ کی کارروائی میں براہ راست شامل تھے۔ حضور نے ان سب کو محبت بھرا السلام علیکم کا پیغام دیا اور تمام حاضر احباب کو محبت کے مسافر قرار دیتے ہوئے اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا اور پھر اجتماعی اختتامی دعا کروائی۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ

اس کو اس کے اعمال اچھا دکھانے کا یہ مطلب ہے کہ انسان کو کسی بات کا قطعی حقیقی علم نہیں ہو سکتا یہ غلط خیال ہے۔ یہاں درحقیقت بنی نوع انسان کے حقوق کا مضمون چل رہا ہے۔

پس "زینا لکل امۃ عملھم" کا مطلب ہے کہ ہر انسان ایک غفلت کی حالت میں زندگی گزارتا ہے اور جو کچھ کرتا ہے اسے اچھا دکھانے کا اسے شوق ہے۔ اس وجہ سے بسا اوقات صداقتوں پر بھی پردے ڈال دیتا ہے۔ لیکن اگر چاہے تو وہ صداقت کو معلوم کر سکتا ہے لیکن انسان کو حق نہیں کہ وہ دوسرے کو جھوٹا قرار دے کر اسے سزا دے۔ سزا کا اختیار خدا تعالیٰ کو ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کوئی شخص غفلت کی حالت میں اپنے آپ کو درست اور حق پر سمجھتا رہا اور اس نے دیانت داری سے حقیقت کو پانے کی کوشش کی یا نہیں۔ دنیا میں کسی کو جھوٹا قرار دے کر اس کی سزا کا اختیار خدا تعالیٰ نے انسان کو دیا ہی نہیں۔ اور جب خدا کے اس فیصلے کے خلاف کوئی فریق یہ اعلان کرے کہ چونکہ میں تمہیں جھوٹا سمجھتا ہوں اس لئے میرا حق ہے کہ تمہیں سزا دوں اور تمہارے بنیادی حقوق سے تمہیں محروم کروں تو وہیں اس شخص کا جھوٹا ہونا ثابت ہو جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آپ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات ہیں۔ جس کی پوری تاریخ اللہ تعالیٰ کی تائیدات سے بھری ہوئی ہو وہ ایک لحہ کے لئے شک میں مبتلا نہیں ہو سکتا۔ پس آپ نے کامل یقین کے ساتھ ہدایت کی راہوں کی طرف بلانا ہے۔ انبیاء جو وارفتگی کے ساتھ تبلیغ کرتے ہیں اس یقین سے کرتے ہیں کہ ہم سچے ہیں اور ہمارا انکار کرنے والا دوزخ میں جا پڑے گا۔ یہ غیر معمولی قوت ہے جو یقین سے اٹھتی ہے اور اس کی آواز کی شوکت بتا دیتی ہے کہ یہ بات کرنے والا مختلف ہے۔ اس کی آواز میں غیر معمولی صداقت کا نشان ہوتا ہے۔ کامیاب داعی الی اللہ وہی ہے جس کی آواز یقین سے بھری ہوئی ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے دعوت الی اللہ کے ضمن میں مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر مرحوم (مبلغ سپین) کا ذکر فرمایا جو چند دن قبل بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضور ایدہ اللہ نے مرحوم کی تبلیغ کے لئے لگن اور تڑپ کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ وہ آخر وقت تک تبلیغ میں مصروف رہے۔ دعوت الی اللہ کا ایسا جنون جو ساری زندگی پر قبضہ کر لے یہ خدا کا خاص انعام تھا جو ان پر تھا۔ حضور نے فرمایا کہ آج جبکہ جماعت احمدیہ تبلیغ کے نئے انقلابی دور میں داخل ہو گئی ہے ابھی بہت سے احمدی افراد ایسے ہیں جو تبلیغ کے میدان میں داخل نہیں ہوئے۔ حضور نے فرمایا کہ نظام جماعت کا فرض ہے کہ وقتاً فوقتاً نگرانی کرتا رہے کہ تبلیغ میں کتنے افراد نے حصہ لیا ہے اور جنہوں نے نہیں لیا ان کی طرف متوجہ ہو۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کا فرض ہے کہ دعوت الی اللہ کے نظام کو بھی مالی نظام کے پہلو بہ پہلو اسی طرح برابر آگے بڑھائیں۔ مختلف نظاموں کے آپس میں تعاون کا جو مضمون ہے یہ ہر زندہ جماعت میں خدا کے فضل سے ایسا نافذ فرما دیا گیا ہے کہ جماعت کثرت کے باوجود ایک جسم دکھائی دیتی ہے اور جب تک ایک عضو دوسرے عضو سے تعاون نہ کرے تو ایک جسم بن ہی نہیں سکتی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدمت کرنے والوں کی دعوت الی اللہ بہت زیادہ پھل لاتی ہے۔ حضور نے امید ظاہر فرمائی کہ ان مضامین پر نظر رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ اپنی دعوت الی اللہ کے مضمون کو تعاون علی البر والتقویٰ کے تابع رکھتے ہوئے آئندہ مزید بلند منازل تک قدم بڑھانے کی توفیق پائے گی۔

اللہ تعالیٰ کی محبت کے بغیر نہ آپ سچی ماں بن سکتی ہیں
نہ آپ کی بیٹیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں ثابت قدم رہ سکتی ہیں

"سبحان من یرانی" کا مضمون ہے جو آپ کی تربیت کے لحاظ سے سب سے اعلیٰ مربی ثابت ہو سکتا ہے

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے مستورات سے خطاب کا خلاصہ)

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر ۲۷ جولائی ۱۹۹۶ء کو مستورات سے خطاب فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورہ الطور کی آیات ۴۹ اور ۵۰ کی تلاوت کی اور پھر محبت الٰہی کے مضمون پر خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ امریکہ اور کینیڈا وغیرہ مغربی معاشرے میں خصوصیت سے ایسے معاشرے میں جہاں غیروں کی کثرت ہو تو طبعاً اس معاشرے میں پلنے والی احمدی بچیوں پر ایک ایسا حملہ ہو رہا ہے جسے روکنے کے لئے کوئی تربیت کی نظر سامنے نہیں ہوتی۔ حضور نے فرمایا کہ تربیت کے لئے تربیت کرنے والے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ماں باپ بھی بعض اوقات صحیح رنگ میں تربیت کے اہل نہیں ہوتے۔ بعض ناصح بھی اپنے طرز عمل کی وجہ سے لوگوں کو دور بھگا دیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام محبت کے ذریعہ تربیت کرتے ہیں۔ ہر نبی محبت کی بنا پر ہی نبی بنتا ہے۔ کبھی کسی نبی نے نبی بننے سے پہلے معاشرے کو طعن و تشنیع نہیں کی۔ وہ اپنے دکھ اپنے دل ہی میں سمیٹتا رہا ہے اور خدا کی طرف متوجہ ہوتا رہا ہے اور یہی اس کا درد تھا جو محبت الٰہی کے اثر سے وہ دعا بن گیا جس کے نتیجہ میں اس کی قوم کی تقدیر بدل گئی اور وہ اس قوم کو گند سے پاک کرنے کا سب سے زیادہ مستحق ٹھہرا۔

حضور ایدہ اللہ نے محبت کے مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جو چیز دکھوں اور تکلیفوں سے حاصل ہو اس سے زیادہ محبت ہوتی ہے۔ عورت بڑی تکلیفوں سے گزرنے کے بعد اولاد کو جنم دیتی ہے اور اسے اولاد سے بے حد محبت ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے یہ سوچا کہ عورتوں کے دلوں میں خدا کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کروں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جیسے اس مضمون کو بیان فرمایا ہے اس کے متعلق بتاؤں کہ اللہ کی محبت ہی اصل محبت ہے جو لافانی ہے۔ **تربیت جو تقویٰ سے ہو وہی اثر کرتی ہے اور جو اللہ کی محبت سے تربیت یافتہ ہو اس میں اور دنیا کے تربیت یافتہ میں بہت فرق ہوتا ہے۔**

حضور نے اس مضمون کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے بتایا کہ محبت کا مضمون خواتین مردوں سے بہتر سمجھتی ہیں۔ اگر محبت کے تعلق میں وہ یہ احساس پیدا کر لیں کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ جیسے "سبحان من یرانی" کے الفاظ میں محبت ہی کا مضمون ہے کہ وہ ہر عیب سے پاک ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے تو اگر میری بدیوں پر اس کی نظر پڑے تو کیا میں اس کی نظر سے گر نہیں جاؤں گا۔ ایک بچے کو بھی یہ احساس ہے کہ جس کا کچھ احترام اس کے دل میں ہو اس کے سامنے شرارت نہیں کرتا۔ **پس "سبحان من یرانی" کا مضمون ہے جو آپ کی تربیت کے لحاظ سے سب سے اعلیٰ مربی ثابت ہو سکتا ہے ورنہ ماں باپ یا کوئی بھی ہر وقت کسی پر نگران نہیں ہو سکتا۔**

حضور نے فرمایا کہ خطاب کے آغاز میں جو آیت میں نے پڑھی ہے اس میں یہی مضمون ہے کہ تو اپنے رب کے حکم کو قائم کرنے کی خاطر صبر سے کام لے۔ تو ہماری نظروں کے سامنے ہے۔ پس جب بھی تو کھڑا ہو تو تسبیح کر۔ تو نظر کے سامنے ہونا اور تسبیح کرنا یہ وہ مضمون ہے جو قرآن نے آنحضرتؐ کو سکھلایا اور آپؐ سے حضرت مسیح موعودؑ نے یہ مضمون سیکھا۔ صبر کا یہاں اعلیٰ درجہ کا معنی یہ ہے کہ نیکیوں سے چمٹ جانا اور ان کو ہاتھ سے نہ جانے دینا اور اپنے رب کے حکم کو قائم کرنے کی خاطر صبر سے کام لینا۔

حضور ایدہ اللہ نے اس اجلاس کے شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے پڑھنے جانے والے چند اشعار کے حوالہ سے جس میں "سبحان من یرانی" کے الفاظ بار بار دہرائے گئے ہیں، فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ اشعار محبت الٰہی کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اگرچہ حضور علیہ السلام نے نثر میں بھی اللہ تعالیٰ کی محبت میں بہت تحریریں چھوڑی ہیں مگر شعروں کی شان ہی اور ہے۔ شعروں کا ویسے بھی رومان سے ایک تعلق ہے اور لوگ بھی محبت کے اظہار کے لئے اشعار ہی کا سہارا لیتے ہیں۔

حضور نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کے عرفان کے نتیجہ میں آپ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کر سکتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے بغیر نہ آپ سچی ماں بن سکتی ہیں نہ ہی آپ کی بیٹیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں ثابت قدم رہ سکتی ہیں کیونکہ وہ شخص جس کو کسی سے محبت ہو جائے وہ نگاہ رکھتا ہے کہ اس کی مرضی کے خلاف بات نہ ہو۔ پس "سبحان من یرانی" کا یہ معنی کہ میں تجھے ہر وقت اپنے آپ کو دیکھتا ہوا پاتا ہوں میں کیسے تیری رضا سے باہر ہٹ جاؤں۔ یہ سارے وہ مضامین ہیں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اشعار میں بڑے پراثر انداز میں بیان فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے مستورات کو تربیت اولاد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ان کے ذوق کی اصلاح کریں اور اس کا آغاز بچپن سے ہونا چاہئے۔ بچپن کے ماحول میں بچے جو کچھ سنیں گے اس کا اثر قبول کریں گے۔ جو بچے ان ماؤں کی گود میں پلتے ہیں جو اللہ کی محبت کی لوریاں دیتی ہیں وہ کبھی اسے بھلا نہیں سکتے۔ وہ بوڑھے ہو جائیں تو موت کے وقت بھی ان کو ماؤں کی وہ لوریاں یاد آتی ہیں جو خدا کی محبت میں وہ انہیں دیا کرتی تھیں۔ حضور نے توجہ دلائی کہ اس راز کو سمجھیں **اور اپنے بچوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت کے گیت نقش کر دیں۔ اگر ایسی تربیت کریں گی تو دنیا کا کوئی معاشرہ ان پر غالب آنے کی طاقت نہیں رکھے گا۔ جہاں کہیں بھی آپ انہیں پھینک دیں گی وہ خدا نما وجود بن کر ابھریں گے۔**

حضور نے فرمایا کہ جہاں جہاں لجنہ موجود ہے آپ کا فرض ہے کہ ماؤں کی تربیت کی طرف اس پہلو سے توجہ دیں کہ وہ مسلمان مائیں تو بن جائیں۔ اگر وہ مسلمان مائیں نہیں بنتیں تو ان کی گودوں سے مسلمان بچے کیسے پیدا ہونگے۔ اس لئے دو ٹوک فیصلہ کرنا ہو گا کہ آپ نے اللہ کا ہونا ہے یا نہیں۔ اگر ہونا ہے تو یاد رکھیں کہ دنیا کی لذتوں کو چھوڑ کر اللہ کی محبت کو حاصل کرنا ایک قربانی ہے اور اس سے نفع بخش سودا کوئی ہے ہی نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ **ہر دوسری محبت کو خدا کی محبت کے تابع کر دو گے تو یہ محبت مٹے گی نہیں بلکہ پہلے سے بھی بڑھ جائے گی کیونکہ اللہ سے بڑھ کر اس کی مخلوق سے کوئی محبت نہیں کرتا۔ اللہ کی نظر سے مخلوق سے محبت کرو گے تو اس میں ہمیشگی پیدا ہو جائے گی۔** اللہ ہر ایک کے لئے Available ہے جو تمہارے اندرونی و بیرونی نقائص و بدصورتیوں سے واقف ہے مگر اس کی طرف محبت کا ہاتھ بڑھاؤ تو وہ دس گنا لمبا ہاتھ کر کے تمہاری طرف بڑھتا ہے۔ یہ الٰہی محبت کی شان ہے جو انسان کو نصیب نہیں ہے۔ اپنی محبتوں کا رخ خدا کی طرف پھیر دیں۔ وہ جھکتا ہے کیونکہ ہم اٹھ نہیں سکتے اور وہ خود ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف لے جاتا ہے۔

حضور نے محبت کے مضمون کے مختلف پہلوؤں کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جو خدا کے ہو جائیں وہ پہلے سے زیادہ محبت کرنے والے خاوند، بھائی بن جاتے ہیں۔ وہ خدا سے محبت کے ڈھنگ سیکھتے ہیں اور دوسروں سے ان کے نقائص کے باوجود ان سے محبت کرتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ و صحابیاتؓ کے بعض نہایت ہی اثر انگیز واقعات بیان کرتے ہوئے خدا اور رسول سے سب سے زیادہ محبت رکھنے کے مضمون کو اجاگر فرمایا۔ اور پھر بتایا کہ محبت ہر مشکل کو آسان کر دیتی ہے اور اللہ کی محبت زندگی کی ہر مشکل کو آسان کر دیتی ہے۔ کوئی ماں نہیں جو ہمیشہ اپنے بچے کو گود میں اٹھائے پھرے **مگر خدا کی محبت ایسی ہے جو ہمیشہ انسان کو اپنی گود میں لئے پھرتی ہے۔**

حضور نے فرمایا کہ محبت سے بہتر مربی اور کوئی نہیں ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس سے پیار کرنے والوں کی محبت کو ہر دوسری محبت پر غالب رکھنے کے لئے وہ دعا بھی بتائی جو حضرت داؤد علیہ السلام کیا کرتے تھے اور جسے آنحضورؐ نے پسند فرمایا۔

خطاب کے آخر پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ **آپ کو اپنے عزیزوں اور پیاروں سے محبت کا سلیقہ خدا کی محبت سے ملے گا۔ اس میں آپ کی اور آپ کی نسلوں کی بقا کا راز ہے۔ ایک ہی راہ ہے جو خدا کی محبت کی راہ ہے۔ ایک ہی قلعہ ہے جو خدا کی محبت کا قلعہ ہے جو ہر غیر کے نقصان سے بچا سکتی ہے۔ اس کی پناہ میں آجائیں۔ اس کے سوا اگلی نسلوں کی تربیت کا ہم حق ادا نہیں کر سکیں گے۔**

خطاب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

سب کچھ تیری عطا ہے — گھر سے تو کچھ نہ لائے

بااعتماد ادارہ

DAUD TRAVELS

آپ بھی آئیے اور آزمائیے

دنیا کے کسی بھی ملک میں جب چاہیں رخت سفر باندھیں
آپ ہمیں اپنا پروگرام دیں، اسے خوبصورت انداز میں فریم ہم کریں گے

عمرہ یا حج

جلسہ سالانہ انگلستان یا قادیان، کہیں بھی جانا ہو
نشست محفوظ کرائیں اور خوشگوار سفر کی ضمانت حاصل کریں

پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز کی خصوصی پیشکش، ۴ افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰٪ رعایت
بذریعہ فیری جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کرنے والوں کے لئے خصوصی رعایت۔ ۵ افراد بمعہ کار کرایہ ۱۴۰ مارک صرف۔ بس کے سفر کا بھی انتظام موجود ہے۔ بذریعہ ہوائی جہاز سفر کے لئے پیشگی بکنگ جاری ہے

اس کے علاوہ

ہر قسم کے سرکاری و غیر سرکاری دستاویزات کے جرمن ترجمہ کا بارعایت انتظام بھی موجود ہے

Bilal Daud Kahlon
Daud Travels
Otto Str. 10,60329. Frankfurt am Main
Direkt vor dem, Intercity Hotel
Telefon: (069) 23 3654, Fax: (069) 25 93 59, Residence: (069) 5077190
MOBILE: 0172 946 9294

خدا کے فضل و کرم کے ساتھ جماعت کا عالمی بجٹ ایک ارب ۶ کروڑ ۹۳ لاکھ روپے ہو چکا ہے

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے اجلاس سے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطاب کا خلاصہ)

(قسط نمبر ۲)

مجلس نصرت جہاں کے تحت قائم شدہ سکولوں کی خدمات

حضور نے فرمایا کہ مجلس نصرت جہاں کے تحت قائم شدہ سکولوں نے بھی اللہ کے فضل سے بہت عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں۔ ان میں گیمبیا کے ایک سکول جس کا نام طاہر احمدیہ سیکنڈری سکول ہے کو ملک بھر کے سکولوں میں ایک مقابلے میں اول سکول کا انعام دیا گیا اور سکول کو سات ہزار ڈالر کا انعام بھی ملا کہ وہ اپنے سکول کے مصارف میں استعمال کریں۔

حضور نے اسپتالوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت ۳۱ ہسپتال دس ممالک میں کام کر رہے ہیں جن میں ہمارے ۲۴ ڈاکٹر صاحبان کام کر رہے ہیں۔

خدمت خلق

حضور نے بتایا کہ نادار مریضوں، ضرورتمندوں اور یتیموں کی امداد کا سلسلہ بھی ہر طرف جاری ہے۔ پاکستان میں بھی، افریقہ میں بھی اور ایشیا میں بھی۔ اور تمام ممالک کی جماعتیں اپنی بساط اور توفیق کے مطابق خدمت خلق کے عظیم جہاد میں مصروف ہیں۔

حضور نے بتایا کہ قیدیوں سے رابطوں کا مضمون بھی جاری ہے۔ قیدیوں میں بھی خدا تعالیٰ احمدیت پھیلا رہا ہے۔

پریس اینڈ پبلی کیشنز سیل

حضور نے بتایا کہ یہ شعبہ بھی جو مرکزی انتظام میں چوہدری رشید احمد صاحب کے تابع کام کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی مستعد ہے اور سینکڑوں اخبارات میں جماعت کی طرف سے خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ اور امریکہ اور بڑے بڑے ممالک کو عدل کے قیام کی طرف لانے کے لئے ان کوششوں نے غیر معمولی اثر دکھایا ہے۔

تراجم قرآن کریم و دیگر کتب

حضور نے بتایا کہ اس وقت تک ۵۱ زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع ہو چکے ہیں اور انہیں بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ یہاں تک کہ بعض حکومتیں اپنے تراجم قرآن میں یہ ذکر کرنے پر مجبور ہو گئی ہیں کہ قرآن کریم کے تراجم کے میدان میں جماعت احمدیہ دنیا کی تمام مسلمان جماعتوں کو پیچھے چھوڑ گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ پہلی منزل پچاس ترجموں کی تھی اب اگلی منزل ۱۱۰ زبانوں میں تراجم شائع کرنے کی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیوں میں ہی یہ سو (۱۰۰) کی منزل بھی عبور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تراجم اسلامی اصول کی فلاسفی

حضور نے بتایا کہ اب تک ۲۹ زبانوں میں ترجمہ طبع ہو چکا ہے۔ ۳۴ زبانوں میں ترجمہ مکمل ہو چکا ہے اور پریس میں جانے والا ہے۔ ۹ زبانوں میں یہ کتاب زیر ترجمہ ہے۔

رقیم پریس

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں پریس کا کام اب مظفر احمد صاحب کے سپرد کیا ہے اور انہوں نے تمام عالمی پریس کو محنت سے ایک ہاتھ پر اکٹھا کر دیا ہے۔ یہاں رقیم پریس کے ذریعہ ۶۳ ہزار کی تعداد میں البانین لٹریچر طبع کیا گیا ہے اور مزید شائع ہو رہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے تین نئی شائع شدہ کتب کا خصوصیت سے تعارف کروایا۔

(۱) Absolute Justice, Kidness & Kinship عدل و احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کے موضوع پر یہ حضور کی ایک تقریر ہے جس پر نظر ثانی کے بعد اس کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا ہے۔

(۲) An Elimentry Study of Islam یہ سپین کی یونیورسٹی میں حضور کا ایک لیکچر ہے۔

(۳) A Man of God کا اردو ترجمہ جو مکرم چوہدری محمد علی صاحب نے کیا ہے۔ "ایک مرد خدا" کے عنوان سے طبع ہو چکا ہے۔ حضور نے ترجمہ کے معیار اور خوبصورتی کی تعریف فرمائی۔

(۴) حضور انور کے ایم ٹی اے پر دئے گئے لیکچرز پر مشتمل کتاب کا حصہ اول شائع ہوا ہے۔ اس کا نام "ہومیو پیتھی علاج بالمثل" ہے۔ ۶۴۴ صفحات کی اس کتاب کی قیمت صرف پانچ پاؤنڈز ہے۔

مالی قربانی کے میدان میں ایک نیا سنگ میل

حضور نے فرمایا کہ آخر پر ایک اور سنگ میل کا ذکر کرتا ہوں۔ ایک بیعتوں کا سنگ میل تھا اور ایک مالی قربانی کا سنگ میل ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ۱۹۸۲ء میں جب اللہ تعالیٰ نے مجھے منصب خلافت پر قائم فرمایا تو اس وقت جماعت احمدیہ عالمگیر کی کل مالی قربانی ۵ کروڑ ۱۵ لاکھ ۹۷ ہزار روپے تھی۔ پھر ہجرت والے سال میں یعنی ۱۹۸۴ء میں جماعت نے ۱۲ کروڑ ۴۳ لاکھ ۵۲ ہزار روپے کی قربانی پیش کی ۔ اس پر میں نے ایک دفعہ جماعت کے سامنے اس خواہش کا اظہار کیا کہ ہم ۵۰ کروڑ کی حد کو کراس کر جائیں۔ چنانچہ سال ۹۳ ۔ ۱۹۹۲ء میں جماعت نے پہلی دفعہ پچاس کروڑ کی حد کو کراس کرتے ہوئے ۵۳ کروڑ ۹۴ لاکھ کی قربانی پیش کی اور پھر میں نے امید ظاہر کی کہ جلد ہم اربوں کی حد میں داخل ہو جائیں۔ آج میں جماعت کو یہ خوش خبری دیتا ہوں کہ یہ وہ سال ہے جو ایک سنگ میل لے کر جماعت کے لئے حاضر ہوا ہے۔ اور آج خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ جماعت کا عالمی بجٹ ایک ارب چھ کروڑ ترانوے لاکھ روپے ہو چکا ہے۔

جہاں تک کل عالم میں اول آنے کا تعلق ہے جرمنی نے یہ سعادت برقرار رکھی ہے۔ حضور نے عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جرمنی کو دیکھتے ہوئے انہیں مبارک باد دیتے ہوئے فرمایا کہ امسال بھی ساری دنیا میں جماعت جرمنی مالی قربانی میں اول آئی ہے۔ اس پر امیر صاحب جرمنی نے کھڑے ہو کر جماعت احمدیہ پاکستان زندہ باد اور جرمنی میں پاکستانی احمدی زندہ باد کے نعرے لگائے۔ حضور ایدہ اللہ نے اسے سراہتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا یہ جذبہ زندہ رہا تو سارے عالم کو آپ زندہ کر لیں گے۔

جرمنی کی مالی قربانی اس وقت ۲۴ کروڑ، ۵ لاکھ، ۲۷ ہزار روپے ہے اور پاکستان کوشش کے باوجود قریب تر آیا ہے مگر اتنا آگے نہیں بڑھ سکا۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ کے فضلوں کے گیت گاتے ہوئے ہم اس مجلس کا اختتام کرتے ہیں۔ بہت ہی پر لطف مجلس تھی جہاں اللہ کے انعامات کا تذکرہ چل رہا تھا مگر یہ تذکرے تو ہمارے ذکر سے آگے آگے پھیلتے چلے جا رہے ہیں۔ ان دائروں کی اب جتنی چاہیں پیروی کریں ان کے کناروں کو آپ چھو نہیں سکیں گے۔ کیونکہ احمدیت پر فضل نازل کرنے والا وہی خدا ہے جس نے قرآن میں یہ وعدہ فرمایا تھا "انا لموسعون" ہم زمین و آسمان کو پیدا کرنے والے ہیں مگر ہم اسے ہمیشہ وسعت دیتے چلے جائیں گے۔ آج سائنس دان گواہ ہے کہ کائنات کی سرحدیں مسلسل پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔ احمدیت کی کائنات کا خدا بھی وہی خدا ہے جس نے "انا لموسعون" کا وعدہ کیا تھا اور پورا کر دکھایا حتی کہ دہریوں اور اندھوں کو بھی وہ وعدہ پورا ہوتا دکھائی دینے لگا۔ پس اے احمدیو! اس روحانی کائنات کو اس طرح پھیلاتے چلے جاؤ اور خدا کے فضلوں پر ایسا کامل یقین رکھو کہ ہر آن تمہاری روحانی کائنات دنیا میں پھیلتی چلی جائے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ فرضی اور خیالی بات نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ احمدیت کو نئی وسعتیں عطا کی جانی ہیں، کی جا رہی ہیں اور ایک ایسا وقت آئے گا کہ یہ زمین تنگ ہو جائے گی۔ بعید نہیں کہ وہ وقت آئے جبکہ خدا کا وہ وعدہ پورا ہو کہ اس کائنات میں اے دنیا والو صرف تمہی نہیں ہو جنہیں ہم نے زندگی بخشی ہے ۔ اس کائنات میں اور بھی زمینیں ہیں، اور بھی زندگی کے مظہر ہیں اور خدا جب چاہے گا ان زندگیوں کو ملانے کا فیصلہ کر لے گا۔ پس خدا کرے کہ ہم ہی وہ ہوں جن کے ذریعہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی کائنات اس زمین سے اٹھا کر دوسری دنیاؤں پر محیط کر دی جائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

ایم۔ٹی۔اے

ایم۔ٹی۔اے ہم جان سے پیارا رکھتے ہیں
کس کو خبر ہم کس عالم میں رہتے ہیں

کام لیا مولا نے ہم دیوانوں سے
کہنے دو جو ہم کو پاگل کہتے ہیں

چشم فلک نے پہلی بار یہ دیکھا ہے
لاکھوں ہاتھ اک ساتھ دعا کو اٹھتے ہیں

ایک مسیحا ہاتھ ہے سب کی نبضوں پر
ایک اشارے پر سب بیٹھتے اٹھتے ہیں

ایک ہی تال پہ رقص کناں ہیں لاکھوں دل
لاکھوں پپیہے ایک پیا پر مرتے ہیں

اس کنبے میں سب کی خوشیاں سانجھی ہیں
ایک ہو خوش تو لاکھوں چہرے کھلتے ہیں

بانٹتے ہیں ہم سارے غم اک دوجے کے
ایک کو دکھ ہو لاکھوں کے دل دکھتے ہیں

اک مخلص مشفق ہاتھ ہمارے سر پر ہے
اک ٹھنڈے میٹھے سائے میں ہم رہتے ہیں

دنیا کا ہر گوشہ اپنا مسکن ہے
کہیں بھی ہوں ہم ایک ہی گھر میں رہتے ہیں

یہ ساری توحید کی خیر و برکت ہے
حمد و ثنا میں ہر دم آنسو بہتے ہیں

(امۃ الباری ناصر۔ کراچی)

خطبہ جمعہ

ایم۔ٹی۔اے علم کی طاقت سے دنیا میں دلوں پر قبضہ کرے گا اور وہ علوم جو دین کے بھی ہیں اور دنیا کے بھی ہیں

(ایم۔ٹی۔اے کے لئے متنوع پروگراموں کی تیاری سے متعلق تفصیلی ہدایات)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۲ جولائی ۱۹۹۶ء مطابق ۱۲ وفا ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم. الحمد لله رب العٰلمين. الرحمٰن الرحيم. مٰلك يوم الدين. إياك نعبد وإياك نستعين. اهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين أنعمتَ عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين.﴾

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کینیڈا اور امریکہ کے دورے کی توفیق ملی اور اگرچہ مصروفیات بہت زیادہ تھیں مگر حسب توفیق ان کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتا رہا اور اللہ تعالیٰ نے ہمت عطا فرمائی۔ مگر کمزوریاں بھی رہ جاتی ہیں جو بشری کمزوریاں بھی ہیں اور بعض دفعہ اتفاقات کی کمزوریاں بھی ہوتی ہیں۔ بعض انتظامات کے نقص ہیں جو بے اختیاری کے عالم میں ہوتے ہیں، بعض بھول چوک کے نتیجے میں۔ تو یہ تو ممکن نہیں کہ ایسے جلسوں میں جہاں ملک کے طول و عرض سے احباب خلوص کے ساتھ تشریف لائے ہوں ان کی تمام ضروریات کا پوری طرح خیال رکھا جاسکے یہاں تک کہ بعض دفعہ جذباتی تکلیفیں بھی پہنچ جاتی ہیں اور ان کا علم بعد میں ہوتا ہے اس لئے ان کا ازالہ کرنا بھی ممکن نہیں رہتا۔ مگر وہ جلسے جو گزرے ہیں ان کے بعد ایک اور جلسہ آنے والا ہے جو بہت قریب آرہا ہے اور اس کے پیش آثار جو پہلے ظاہر ہونے والے آثار ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مسجد میں بھی دکھائی دینے لگے ہیں۔ انگلستان میں مسجد کے اردگرد اور بازاروں میں بھی وہ چہرے دکھائی دیتے ہیں جو محض للہ بڑے دور کے سفر کرکے اس جلسے میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ہیں۔

سب سے پہلے تو میں دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ ان سب کو جو آگئے اور ان سب کو بھی جو آنے والے ہیں اور ان سب کو بھی جو آ نہیں سکے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور ان انتظامات کے سلسلے میں جو بشری کمزوریاں رونما ہوں ان سے صرف نظر فرمائیں اور جہاں تک ہو سکے عفو کا سلوک کریں اور بخشش کا سلوک کریں۔ کیونکہ انسان جو اپنے بھائیوں سے عفو اور بخشش کا سلوک کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بھی عفو اور بخشش کا سلوک فرماتا ہے۔ پس عفو اپنی ذات میں ایک بہت اعلیٰ خلق ہے اور بخشش بھی اپنی ذات میں ایک بہت اعلیٰ خلق ہے لیکن اگر خدا کے حوالے سے کئے جائیں تو یہ دوہرا فائدہ ہے دنیا کا بھی اور دین کا بھی۔ کیونکہ جو اللہ کی خاطر عفو کیا جائے، اللہ کی خاطر مغفرت کی جائے اس میں اللہ تعالیٰ اپنے اوپر یہ حق بنا لیتا ہے کہ ایسے بندے سے میں بھی عفو کا سلوک فرماؤں اور مغفرت کا سلوک فرماؤں۔ تو بہت ہی اچھا موقع ہے کہ بظاہر ایک تاریکی سے نور نکال لیا جائے اور یہ جو Blessing in Disguise کہا جاتا ہے انگریزی میں، دنیا میں تو صحیح معنوں میں اس محاورے کا اطلاق ہوتا ہے یا نہیں مگر دین میں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بعینہٖ اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ ہر بدی سے جو بدی دکھائی دیتی ہے اللہ تعالیٰ نے بھلائی نکالنے کے پہلو خود ہمیں سمجھا دیئے ہیں اور ان کی ذمہ داری خود ادا فرماتا ہے۔

اس مختصر تمہید کے بعد اب میں جو جلسہ کینیڈا اور امریکہ ہے اس کے حوالے سے ایک دو باتیں اور کہوں گا اور پھر ایک ایسی بنیادی ضرورت کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا جس کے متعلق پہلے بھی بارہا کہہ چکا ہوں مگر ابھی تک اس میرے منشاء کو پوری طرح جماعتیں سمجھ نہیں سکیں اس لئے بعض دفعہ تکرار کرنی پڑتی ہے۔ ایک بات آمنے سامنے بھی سمجھائی جائے بٹھاکر تو تب بھی بسااوقات وہ پوری طرح سمجھ نہیں آتی۔ انسان سمجھتا ہے میں نے ابلاغ کا حق ادا کر دیا مگر سننے والا اس مفہوم کو صحیح سمجھتا نہیں۔ اس لئے اس پر عملدرآمد کے وقت نقص رہ جاتے ہیں۔ اور یہ جو نقائص ہیں یہ ایم۔ٹی۔اے سے تعلق رکھنے والے نقائص ہیں جن کی طرف میں آپ کو متوجہ کروں گا۔

کینیڈا اور امریکہ کے جلسوں میں جو خصوصیت سے میں نے بات محسوس کی بہت سے لوگ جو بہت دور سے تشریف لائے تھے ان کو ملاقات کا موقع نہیں مل سکا یعنی ذاتی ملاقات کا موقع نہیں مل سکا۔ اور اس کے لئے دونوں ممالک نے کچھ قوانین اپنے لئے بنا لئے تھے کہ اس دفعہ ان کو موقع دیا جائے جن کو کبھی بھی ملاقات کا موقع نہیں ملا۔ اور اس پہلو سے اگرچہ ہزارہا ملاقاتیں ہوئیں لیکن جو خاص طور پر دور سے ملاقات کی نیت سے آئے تھے اور اپنا حق کسی پہلو سے بالا سمجھتے تھے ان کو اس ملاقات نہ ہونے کے نتیجے میں ٹھوکر لگی، صدمہ پہنچا۔ بعض نے اظہار کیا، بعض کے اظہار ان کے چہروں پر لکھے ہوئے رستہ چلتے دکھائی دے رہے تھے مگر تکلیف کا بہرحال ایک موقع تھا۔ تو میں ان سب سے معذرت خواہ ہوں اور یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اتنی بڑی ملاقاتوں میں یہ حقیقت ہے کہ ہر شخص سے ملاقات ناممکن ہے اور جب ہوتی ہے تو پھر اتنی مختصر ہوتی ہے کہ بعض دفعہ ملاقات کے بعد جانے والے بڑی حیرت سے دیکھتے ہیں کہ اچھا وقت ختم بھی ہوگیا۔ ہم تو پندرہ سو میل سے آئے تھے یا دو ہزار میل سے آئے تھے تو آپ نے بس اتنا سا ہی وقت رکھا تھا۔ تو میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وقت میں کہاں رکھتا ہوں، وقت تو اللہ نے رکھے ہوئے ہیں۔ مجھے چوبیس گھنٹے کے دن کی بجائے اڑتالیس گھنٹے کا دن دے دیں تو پھر میں آپ کے وقت کو بھی بڑھا دوں گا اور اپنی خدمت کے وقت کو بھی بڑھا دوں گا مگر یہ بے اختیاریاں ہیں۔

ایک طرف یہ مطالبہ کہ ہر ایک سے ملاقات ہو دوسری طرف یہ مطالبہ کہ ہر ملاقات سیر حاصل ہو تو یہ تو ہو ہی نہیں سکتا، ناممکن ہے۔ اور جب میں دیکھتا ہوں بعض خاندان بے چارے چھوٹے چھوٹے بچوں کو لے کر کئی کئی گھنٹے بیٹھے رہتے ہیں تو مجھے خود تکلیف ہوتی ہے اور شرمندگی محسوس کرتا ہوں کہ یہ بے چارے صرف دو منٹ کی ملاقات کے لئے بیٹھے ہیں۔ مگر وہ دو منٹ کو بڑھانا میرے قبضہ قدرت میں نہیں۔ کیونکہ ایک طرف جب بڑھاؤں گا تو دوسرے بچوں کی دل آزاری ہوگی جو ان کو اور بھی لمبا بیٹھنا پڑے گا اور ان کی ملاقات کا وقت اور بھی مختصر ہو جائے گا۔ اس لئے میں آپ کا وقت بانٹتا ہوں اصل میں۔ میرا وقت تو آپ کے لئے حاضر ہے۔ مگر جو وقت آپ سب کا مشترک ہے اس کو مجھے جس حد تک ممکن ہے انصاف سے بانٹنا پڑتا ہے۔ اب جو آنے والے ہیں وہ بھی اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ ملاقاتوں کا جو سلسلہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑھ چکا ہے اور میں نے دو خلفاء کا زمانہ پہلے دیکھا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت کے حالات بھی ہمارے سامنے ہیں جو سلسلہ کے لٹریچر میں موجود ہیں، انفرادی طور پر اس طرح فیملی ملاقات کی جو توفیق خدا تعالیٰ نے اس دور میں مجھے بخشی ہے اس کی کوئی مثال آپ کو پہلے دکھائی نہیں دے گی۔ ان کے وقت مجھ سے زیادہ مصروف رہے ہیں، زیادہ عمدہ نیکی کے کاموں میں وہ مشغول رہے ہیں۔ یہ مراد نہیں کہ نعوذ باللہ من ذالک انہوں نے اپنے وقت کو بچا لیا، اپنی ذات کے لئے بچایا صرف یہ مراد ہے کہ اب جماعت کے تقاضے اور طرح کے ہوگئے ہیں۔ اور تربیت کے حقوق میں ملاقات بھی ایک اہم جزو کے طور پر داخل ہوگئی ہے۔ اس زمانے میں جتنے احمدی تھے ان کو قریب رہنے کا موقع مل جایا کرتا تھا، جلسوں میں شامل ہوکر قریب بیٹھنے کا موقع مل جایا کرتا تھا۔ اب تو یہ دور درشن کے زمانے آگئے ٹیلی ویژن کے ذریعے پھیلے ہوئے خطابات اور تصویروں کے ذریعے دیکھنا یہ دور بدل گیا ہے۔ اور اگر اس دور میں انفرادی طور پر خاندانوں سے تعلق قائم نہ کیا جائے تو ان کے اندر وہ گہرا ذاتی رابطہ خلافت سے قائم نہیں ہوسکتا۔ وہ جو تعلق ہے دور سے دیکھنے سے یا سننے سے اس میں وہ مضبوطی نہیں جو اس تعلق میں ہوتی ہے جو میں نے بیان کیا ہے۔ اور پھر اگلی نسل کو سنبھالنے کے لئے یہ بہترین ذریعہ ہے۔ کیونکہ چھوٹے بچے جب مل کے جاتے ہیں تو بسااوقات ان کی طرف سے خطوط ملتے ہیں اور یہ عجیب بات ہے کہ بچے پھر اپنے ماں باپ کو سنبھالتے ہیں۔ اور اگر وہ ٹیلی ویژن کسی اور جگہ لگانا چاہیں تو کہتے ہیں نہیں ہم نے احمدیہ پروگرام دیکھنا ہے اور ملاقات کی یادیں ان کے دلوں پر ہمیشہ کے لئے نقش رہتی ہیں۔ تو یہ بے اختیاریاں ہیں ملنا تو ہے بہرحال ملنا ہے مگر ہر ملاقات کو لمبا نہیں کیا جاسکتا اور ہر ملنے والے کی خواہش کو پورا کرنا بھی ممکن نہیں رہا۔

ایک اور بات پیش نظر رکھیں کہ ملاقات کوئی ایسا معاملہ نہیں جو انصاف کے دائرے سے تعلق رکھتا ہو، جس میں لازم ہو کہ ہر ملاقات کی خواہش والے کو ملاقات کا وقت دیا جائے۔ جو وقت کی مجبوری ہے اس کے علاوہ بھی بعض ذاتی تقاضے ہوتے ہیں۔ یہ کہنا درست نہیں کہ اگر ایک کو وقت دیا گیا اور وہ پہلے سال بھی مل چکا تھا اور دوسرے کو اس بناء پہ وقت نہیں دیا گیا کہ وہ پچھلے سال مل گیا تھا تو یہ ناانصافی ہے۔ ملاقات ایک ذاتی حق ہے اور قرآن کریم نے اس حق کو تسلیم فرمایا ہے اور قرآن کریم نے اس حق کو ہر مومن کے لئے تسلیم فرمایا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ جو حق خدا تعالیٰ ہر مومن کو دے خلیفہ کو اس سے محروم کردے اور اس پہ لازم ہو جائے کہ ہر ملاقاتی سے ضرور ملے اور اگر خود اس کو خواہش ہو کسی سے ملنے کی تو وہ اس وجہ سے نہ ملے کہ پھر دوسروں کی دلآزاری ہوگی۔ یہ تو بالکل ایک غلط بات ہے۔ اور قرآن کریم تو یہ فرماتا ہے کہ اگر تم کسی سے ملنے جاؤ، دروازہ کھٹکھٹاؤ، السلام علیکم کہو اگر اجازت ملے تو ملو ورنہ بغیر دل پر میل لئے واپس لوٹ جاؤ۔ تو ہر شخص کو اگر یہ ملاقات کا حق ذاتی طور پر خدا عطا نہ فرماتا تو ان آیات کے کیا معنے ہیں۔ پس اگر میں ذاتی طور پر کسی سے ملتا ہوں تو اس کو بعد میں طعن آمیزی کا ذریعہ بنانے کا کسی کو حق نہیں ہے۔ کیوں ملتا ہوں، اللہ بہتر جانتا ہے۔ بعض دفعہ ایسی باتیں ہوتی ہیں کہ بعضوں کے مشورے کی ضرورت پڑتی ہے اور اور بھی بہت سے ایسے ملاقات کے اسباب ہیں جن کا اس

وقت احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ مگر متفرق ضروریات ہیں انسان کی اور ان وجوہات سے ملنا پڑتا ہے۔ کسی کو زیادہ وقت دینا پڑتا ہے تو اس میں شکوے کا کوئی حق نہیں۔ جن سے ملاقات ہو جاتی ہے وہ چونکہ محض للہ ہے اس پر بھی شکریے کا محتاج نہیں ہوں۔ میں نے بھی محض للہ کیا، آپ نے بھی محض للہ کیا۔ نہ میں آپ کا ممنون، نہ آپ میرے، ممنون مگر شکووں کا بھی مضمون کوئی نہیں ہے یہاں۔ جو نہیں ملنے آتا مجھے کبھی بھی اس سے شکوہ نہیں ہوا۔ سرسری ملاقات ہو جائے تو وہ بھی بہت ہے۔ جلسوں کے وقت جو ملاقاتیں ہوتی ہیں وہاں بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ ملاقات نہیں ہے۔ حالانکہ یہ بھی تو ایک ملاقات ہے اور بڑی اہم ملاقات ہے۔ جب سوال جواب کی مجالس میں ہم اکٹھے بیٹھتے رہے اور بار بار بیٹھتے رہے، ہر ایک کو موقع تھا اٹھ کر سوال کرتا انہوں نے جب اپنی ذاتی باتیں کہنے کی خواہش کا اظہار کیا تو ان کو بھی موقع دیا گیا ہاں آپ کہیں شوق سے اپنی ضروریات بتائیں۔ تو اگر یہ ملاقات نہیں تو پھر اور کیا ہے۔ اور اس ملاقات سے تو بہتر ہے جو ٹیلی ویژن کے ذریعے ہوتی ہے۔ وہاں تو یک طرفہ ہے، وہاں ایک طرف سے انسان بات کر سکتا ہے اور دوسری طرف سے ایک بےاختیاری ہے۔ تو یہ کہنا کہ ملاقات سب سے نہیں ہوئی یہ بھی غلط ہے۔ ہوتی رہی ہے، بار بار ہوتی رہی ہے، رستہ چلتے ہوتی رہی ہے، آتے جاتے مسجد میں اور دوسرے مقامات پر ایک دوسرے کو ہم دیکھتے، ایک دوسرے کے لئے ہاتھ اٹھا کر سلام کرتے رہے تو یہ بھی تو ملاقاتیں ہی ہیں۔ پس اس پہلو سے آئندہ جلسے پہ آنے والوں کو میں نصیحت کر رہا ہوں حوالہ امریکہ اور کینیڈا کا دے رہا ہوں لیکن مخاطب وہ بھی ہیں جو اس جلسے پر تشریف لائیں گے۔ اس مضمون کو پیش نظر رکھیں دعا کریں اللہ تعالیٰ وقت میں برکت دے اور زیادہ سے زیادہ دوستوں سے ملنے کی توفیق بخشے۔ لیکن اگر نہ ہوسکے تو پھر جلسے کی ملاقات ہی کو ملاقات سمجھیں۔ گھنٹوں جب آپ کے سامنے میں کھڑا ہوتا ہوں، باتیں کرتا ہوں تو وہ ملاقات ہی کی ایک صورت ہے۔

جو اللہ کی خاطر عفو کیا جائے، اللہ کی خاطر مغفرت کی جائے اس میں اللہ تعالیٰ اپنے اوپر یہ حق بنا لیتا ہے کہ ایسے بندے سے میں بھی عفو کا سلوک فرماؤں اور مغفرت کا سلوک فرماؤں۔

اب میں ایک اور بات امریکہ کے ایک خطبے کے حوالے سے یہ کرنی چاہتا ہوں۔ ملک لال خان صاحب کینیڈا نے خط لکھا ہے جو مجھے کل ہی ملا، اس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ آپ نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی پسند کے شعر کی بات کی تو وہ ایک تمہید تھی جو بہت ہی دلچسپ اور پرلطف تھی جس سے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے ذوق میں جو دل کی کیفیت تھی جھانکنے کا موقع ملا لیکن غالباً آپ اگلا مصرعہ پڑھنا بھول گئے اور شاید وہ مصرعہ پڑھ کر مضمون مکمل ہونا تھا۔ اس لئے ہم انتظار کرتے رہے کہ وہ مصرعہ بھی پڑھا جائے تو بات مکمل ہوگی۔ اس میں میرے بھولنے کا کوئی دخل نہیں ہے۔ بھول تو میں جایا کرتا ہوں وہ قصور اپنی جگہ ہے لیکن اس موقع پر میری بھول چوک کا کوئی دخل نہیں ہے۔ اس حدیث میں ایک ہی مصرعہ تھا تو میں حدیث کی طرف دوسرا مصرعہ کیسے منسوب کر دیتا۔ میں شاعر کی نمائندگی تو کر ہی نہیں رہا تھا۔ میں تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے جذبات کی نمائندگی کر رہا تھا

”الا کل شیء ما خلا اللہ باطل“

یہ مصرعہ تھا جس کا ذکر حضورؐ نے فرمایا کہ کیا ہی پیارا شعر ہے۔ لیکن اگلا مصرعہ جو ہے وہ ان کو پسند آیا لکھنے والے کو، اچھا مصرعہ ہے لیکن حدیث میں موجود نہیں۔

”و کل نعیم لا محالۃ زائل“

ہر نعمت لامحالہ، بےشک ضرور زائل ہو جائے گی اور باقی نہیں رہے گی۔ تو یہ مصرعہ تو اچھا ہے مگر سوال یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے کیا عمداً اسے نظرانداز فرمایا اور ایک ہی مصرعہ کو پسند کیا یا راوی نے پورا شعر یاد نہیں رکھا اور صرف ایک مصرعہ بیان کرکے آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی تحسین کا ذکر فرما دیا۔ میرے نزدیک راوی کی یاد داشت کا قصور نہیں ہے کیونکہ یہ ایک معروف شعر تھا جس کے متعلق اور بھی واقعات بیان کئے جاتے ہیں اور عرب تو شعر یاد رکھنے میں تمام دنیا پر فوقیت رکھتے تھے۔ بعض ایسے عرب تھے جو ایک ایک لاکھ شعر یاد رکھتے تھے یا جن کو یاد ہوتے تھے۔ بڑے لمبے لمبے قصیدے یاد ہوتے تھے۔ اس لئے وہ مصرعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے نظرانداز فرمایا ہوگا یہ میرا رجحان ہے اور اس کی ایک وجہ ہے۔

”و کل نعیم لا محالۃ زائل“

میں ایک ایسا مضمون ہے جس کا مذہب سے تعلق نہیں ہر انسان کی ایک بےساختہ مجبوری ہے جس سے اس کا تعلق ہے۔ ہر نعمت ہر شخص کو پیاری لگتی ہے اور نعمت کے زائل ہو جانے کے شکوے ہر زبان پہ رہتے ہیں خواہ وہ دہریہ شاعر ہو یا غیر دہریہ ہو۔ تو وہ چیز جو ہر انسان کی بےاختیاری سے تعلق رکھتی ہے وہ تو آنحضورؐ کو پسند نہیں آئی۔ جس چیز نے دل پر اثر کیا ہے وہ پہلا مصرعہ ہی تھا

”ا لا کل شیء ما خلا اللہ باطل“

خبردار خدا کے سوا کوئی چیز بھی سچی نہیں، صرف ایک ہی سچا ہے۔ ایک ہی ہے جو اپنی ذات میں حق ہے، ہر چیز باطل ہے۔ اب یہ مصرعہ ایسی بلند شان کا ہے کہ دوسرا مصرعہ اس کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں رکھتا۔ شعری مضمون کے لحاظ سے تو مناسبت رکھتا ہے لیکن عرفان کے اعتبار سے یہ اس مصرعہ سے مناسبت نہیں رکھتا۔ پس اس پہلو سے میرا یہ تصور ہے جو میں نے غور کیا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے عمداً اس کو چھوڑا ہوگا اور اس مصرعہ کو بیان فرمایا ہوگا۔

اب رہا وہ ایم۔ٹی۔اے کے تعلق میں جو میں آپ سے باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ یہ مضمون بھی ایسا ہے جو میں بارہا بیان کرچکا ہوں اور مختلف مواقع پر مثلاً جرمنی میں، ہالینڈ میں، کینیڈا میں، اور پھر امریکہ میں بھی جماعت کو یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ چوبیس گھنٹے ایم۔ٹی۔اے کو ایسے وڈیوز سے بھرنا، ایسے پروگراموں سے بھرنا کہ وہ سارے دلکش بھی ہوں اور معلومات سے بھی لبریز ہوں اور رجحانات کو مادہ پرستی سے دین کی طرف مائل کرنے والے ہوں یہ ہمارا ایک بہت عظیم چیلنج ہے جو ہم نے قبول کرلیا ہے اسے نبھانا ہے۔ اب اس کے لئے بہت محنت کی ضرورت ہے اور بہت عقل اور فہم کے ساتھ پروگرام بنانے کی ضرورت ہے۔ کیسے پروگرام بنائے جائیں۔ یہ وہ تفاصیل ہیں جو میں پہلے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے جرمنی میں، ہالینڈ میں اور کینیڈا اور امریکہ میں کسی حد تک بیان کرچکا ہوں اور ان کے خلاصے تیار کرواکے افریقہ میں تمام جماعتوں کو بھجوادیئے تھے تاکہ جو افریقہ کا دن ہم منائیں اس میں ان کی طرف سے ایسی وڈیوز مل جائیں جو میری خواہش کے مطابق دلچسپ بھی ہوں اور معلوماتی بھی ہوں۔ دینی رنگ ان میں غالب ہو اور ایک جشن کی کیفیت بھی ہو۔ لیکن جو وڈیوز آئیں اور آپ نے دیکھیں ان میں مشکل سے چند ایسے مقامات دکھائی دیئے جو ان کوائف پر پورے اترتے ہیں جو میں نے پیش کئے ہیں۔ اور بڑی افراتفری میں جہاں سے بھی کوئی ٹکڑا ایسا ملا جو دلچسپ بھی ہو اور کچھ دوسرے فوائد بھی رکھتا ہو وہ نکال کر آپ کے سامنے رکھا گیا۔

ہو سکتا ہے کہ لمبے عرصے کے انقطاع کی وجہ سے وہاں کے ہمارے مختلف ممالک کی جو جماعتیں ہیں انہیں میری پہلی ہدایات پہنچی نہ ہوں اور جو خلاصے لکھے گئے وہ پوری طرح واضح نہ ہوں۔ مگر اکثر ممالک جیسا کہ منشاء تھا اس کے مطابق وڈیو نہیں بنا سکے۔ اگر یہ عذر ہو کہ ان کے پورے سامان نہیں ہیں تو پہلے خط کے جواب میں ان کو لکھنا چاہئے تھا۔ پھر ہمارا فرض تھا کہ جب ان سے توقع رکھتے ہیں تو اس کے ذرائع بھی مہیا کریں۔ لیکن وہ نہ لکھنا اور ذہن پر یہ اثر رہنا کہ وہ سامان موجود ہوں گے اور پھر وہ چیز نہ بنے تو اس سے بہت کوفت ہوتی ہے۔ اور دنیا جو توقعات رکھ رہی تھی وہ پوری نہ اتریں تو احمدی، غیراحمدی ہر قسم کے لوگ دیکھ رہے ہوتے ہیں ان کے اوپر ایک احمدیت کی Efficiency کا، اس کی کارکردگی کا اچھا اثر نہیں پڑتا۔ پس اس پہلو سے آپ یاد رکھیں وہ پروگرام جو میں نے بیان کئے ہوئے تھے وہ ہم نے بہرحال بنانے ہیں۔

اور افریقہ کے حوالے سے خصوصیت سے میں چند مثالیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں مثلاً یوگنڈا کی بات تھی۔ یوگنڈا کو چاہئے تھا کہ اپنے تاریخی اہم واقعات کو ٹیلی ویژن میں پیش کرنے کے لئے اس کا کوئی طریقہ اختیار کریں۔ اپنے جغرافیائی اہمیت کے مقامات کو پیش کرنے کے لئے اور ایسے مقامات جہاں تاریخ اور جغرافیہ دونوں مدغم ہو جاتے ہیں ان کے متعلق بڑے دلچسپ پروگرام پیش کئے جاسکتے تھے۔ وہاں کی اقتصادیات، وہاں کا رہن سہن، وہاں کی قوموں کے اختلافات اور تاریخ میں یوگنڈا نے کیا کردار ادا کیا۔ اور وہ زمانہ جب کہ سارے افریقہ میں تعلیم کے لحاظ سے سب سے اونچا ملک یوگنڈا سمجھا جاتا تھا۔ اس کی پیداوار کیا کیا ہے۔ وہاں Lake Victoria کیا کردار ادا کرتی ہے اور دریائے نیل کا دہانہ کیا ہے۔ اور اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے کیا فرمایا تھا اور کس شان کے ساتھ اس زمانے میں وہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ یہ ساری باتیں ایسی دلچسپ ہیں کہ اگر کبھی کوئی خوبصورت مناظر دکھائے جائیں پھر کچھ

The Hahnemann College of Homoeopathy

Venues: London and Birmingham; Contact: The Secretary, 164 Ballards Road, Dagenham, Essex. RM10 9AB. Tel / Fax: 0181-984-9240

The Hahnemann College of Homoeopathy (est. 1980) teaches classical Hahnemann principles. The college offers two courses for the mature student leading to the professional Diploma qualification : D.Hom.Med. and gives eligibility for professional registration with the U.K. Homoeopathic Medical Association (UKHMA).

FOUR YEAR PART TIME DIPLOMA COURSE

This course is open to any candidate who have a strong desire to learn homoeopathy to relieve the suffering of mankind.

TWO YEAR PART TIME DIPLOMA COURSE

This course is open to the following medical practitioners.

Acupuncture, Pharmacy, Chiropractice, Osteopaths, Naturopathy, SRN's, Physiotherapy, Dental Surgeons, Veterinary Surgeons.

Courses include: practical clinical studies / Patient management / renowned international speakers. For prospectus please apply above.

تبصرے ساتھ ساتھ چل رہے ہوں تو بہت لمبا مضمون ہے وڈیوز کا جو یوگنڈا سے ہی تعلق رکھتا ہے۔

احمدیت وہاں کب آئی؟ کون تھے احمدیت لانے والے؟ وہ کہاں دفن ہیں؟ ان کی قربانیاں، ان کے کتبے دکھائے جانے، کس سن میں آئے تھے، کیا کیا قربانیاں کیں؟ ان کے خاندان اب کہاں پھیل گئے ہیں؟ اور سیاست کے لحاظ سے یوگنڈا کن کن ادوار سے گزرا ہے۔ اس پر غیر قوموں نے کب قبضہ کیا۔ اس سے پہلے کیا کیفیت تھی۔ اتنے مضامین ہیں کہ وہ اگر حقیقت میں اچھی فلموں میں ڈھالے جائیں تو ساری دنیا کے لئے بے حد باعث کشش بھی ہیں اور علم میں اضافہ کرنے والے بھی ہیں۔ مبلغین کی تاریخ، مبلغ پہلے کون آیا تھا پھر کون آیا؟ کن حالات میں انہوں نے وہاں گزارے کئے ہیں، کس تنگی ترشی سے انہوں نے وقت گزارے ہیں اور دین کی خدمت میں کیا کیا بہادری کے کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ وہاں کے مقامی خاندان، اولین کون تھے، کیسے آئے، انہوں نے کیا کیا دکھ دیکھے، کن کن مصیبتوں پہ صبر دکھایا۔ وہاں کے معاندین کے حالات اور جب خوب جوش کے ساتھ مقابلے ہوئے ہیں تو کس طرح اللہ تعالیٰ کی تائید ظاہر ہوئی ہے اس شان کے ساتھ کہ مخالف کو نامراد اور ناکام بنا کے دکھا دیا اور خدا تعالیٰ نے اپنے پاک بندوں کی تائید فرمائی۔ یہ یوگنڈا کی تاریخ سے تعلق رکھنے والے واقعات ہیں۔ ان کو سجا کر ایسی دلکشی کے ساتھ پیش کیا جاسکتا ہے کہ کوئی انسان بھی یہ نہ سمجھے کہ تقریر ہو رہی ہے۔ اب جب بھی وڈیو کی توقع کی جاتی ہے یہ مراد نہیں ہے کہ ایک آدمی آ کے بیٹھ جائے اور تقریر شروع ہو جائے۔ تقریریں تو بہت ہوتی ہیں ہمارے ہاں اور احمدیوں میں تقریر سننے کا حوصلہ بھی بڑا ہے۔ چھ چھ سات سات گھنٹے بیٹھ جانا کوئی معمولی بات تو نہیں۔ دنیا میں ہے کون جو اتنے صبر کے ساتھ تقریریں سن سکے۔ مگر یہ تو نہیں کہ اب صبر کا امتحان ختم ہی نہ ہو اور یوں صبر پر بوجھ ڈالیں کہ یہاں تک کہ صبر ٹوٹ جائے۔ اس لئے یاد رکھیں ٹیلی ویژن کا مقابلہ دوسرے دنیا کے ٹیلی ویژنز کے ساتھ ہے۔ وہاں بہت بڑے بڑے دلچسپ ایسے پروگرام پیش کئے جاتے ہیں جو اکثر مخرب اخلاق ہیں، اکثر اخلاق کو برباد کرنے والے ہیں۔ اور کوئی بھی ٹیلی ویژن خواہ وہ دینی کہلائے یا غیر دینی جب تک میوزک نہ پیش کرے اس وقت تک اس کی بات نہیں بنتی۔ جب تک لغو اشتہار نہ دکھائے اس وقت تک اس کا گزارہ نہیں ہوتا۔ تو ہم ایک ہی وہ ٹیلی ویژن کا نظام پیش کر رہے ہیں جو سب سے مستثنیٰ، سب سے الگ ہے اور اس میں جان ڈالے رکھنا یہ ہمارا فرض ہے اور اپنی جان ڈالنی پڑتی ہے۔ ہم کوئی خدا تو نہیں کہ ہمارے امر کے ساتھ جان پڑ جائے۔ ہر بندہ جو محنت کرتا ہے، دل لگا کے محنت کرتا ہے فی الحقیقت تو اپنی جان ہے جو اپنے پروگراموں میں، اپنی تخلیق میں ڈالتا ہے۔

میرے ذہن میں جو ایم۔ٹی۔اے کا تصور ہے وہ بعینہ اس تعریف کے مطابق ہے کہ علم الادیان بھی ہم لوگوں تک پہنچائیں اور علم الابدان بھی پہنچائیں

اس پہلو سے ایسی ٹیموں کی ضرورت ہے جو ہر ملک میں طوعی طور پر اپنے سپرد کوئی ذمہ داریاں کرلیں۔ اور جب وہ پروگرام بنائیں تو اس سے پہلے پروگرام بنانے کے تعلق میں جتنی میں نے نصیحتیں کی ہیں ان سب کو یکجائی صورت پر اپنے پاس رکھیں اور ان کو غور سے سنیں یا تحریریں ہیں تو ان کو غور سے پڑھیں تاکہ یہ نہ ہو کہ پروگرام بنائیں اور بعد میں پتہ چلے کہ یہ ہمارے مقصد کا نہیں اس میں یہ نقص رہ گئے ہیں۔ تو پروگرام کا تجربہ یہ بھی تو ایک لمبا عرصہ چاہتا ہے۔ اس لئے کچھ بنانے تو شروع کریں اور ہر پہلو سے اپنے اپنے ممالک کی تصویر کو اس طرح پیش کریں کہ ایک سننے والے کی تشنگی دور ہو اور امکانات جو ہیں اس ملک کے ان کو بھی کھول کر سامنے رکھیں۔

اب یوگنڈا کی بات ہو رہی تھی اسی حوالے سے یوگنڈا میں تجارت کے کیا کیا امکانات ہیں۔ کون سی انڈسٹری لگ رہی ہے۔ اس کا کیا حال ہے، اس کی مشکلات کیا کیا ہیں۔ اگر بددیانتی عام ہے، اگر چوری کی عادت ہے، اگر جھوٹ کی عادت ہے تو باہر سے آنے والے مفادات کی کیسے حفاظت کرتے ہیں یا کرسکتے ہیں کہ نہیں۔ یہ تمام امور ایسے ہیں جن کا MTA پر ذکر آنا ضروری ہے تاکہ تمام دنیا میں سننے والے اپنے اپنے حالات کے مطابق یہ جائزہ لیں کہ کیا وہ بھی اس ملک سے روابط میں کوئی حصہ لے سکتے ہیں کہ نہیں؟ ایکسپورٹ، امپورٹ ہے، انڈسٹری کا قیام ہے۔ وہاں سے چیزیں منگوانا ہے یہ بھی ایک پہلو ہے جو MTA میں تمام عالم کی خدمت کے طور پر پیش ہوسکتا ہے۔ اور پھر اگر وہاں جماعت کی وساطت سے بعض تصدیقات حاصل کی جاسکتی ہیں تو یہ بتانا چاہئے کہ یہاں ہمارا یہ مرکز ہے جس نے معلومات حاصل کرنی ہوں وہ یہاں سے معلومات حاصل کر سکتا ہے۔

ملکی زبانیں ہیں ان کا تعارف ہونا چاہئے۔ پھر شعراء ہیں ملک کے ان کا تعارف ہونا چاہئے۔ ادیب ہیں ان کا تعارف ہونا چاہئے۔ ہر ملک میں کچھ لکھنے والے موجود ہیں ضروری تو نہیں کہ صرف انگریزی میں ہی یا عربی یا اردو میں ہی لکھنے والے ہوں۔ ہر ملک کی زبان ایک فصاحت و بلاغت کا رنگ رکھتی ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے سکھائی ہے اس لئے ہر زبان جو طبعی ہو، جس میں ملاوٹ نہ ہو اس میں حیرت انگیز طور پر فصاحت و بلاغت کے امکانات رہتے ہیں۔ اور مقامی شعراء ان پڑھ بھی ہوں تو عظیم فصیح و بلیغ کلام کہنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔ کس مضمون میں ان کی دلچسپی تھی اس پر بھی اگر روشنی ڈالی جائے تو بہت حد تک اس ملک کی تصویر ابھر کر ہمارے سامنے آ جائے گی۔ اور یہ ایک ایسی سیر ہے جو بسا اوقات ملکوں میں جانے والے بھی نہیں کرتے۔ اکثر جا کر ظاہری صورتیں دیکھ کر واپس آ جاتے ہیں اور بعد میں آ کر ان کو پتہ چلتا ہے کہ وہ جو چیز ہم نے دیکھی تھی اس کے اندر تو یہ بات مخفی ہے اس کے پیچھے یہ تاریخ ہے، تو پہلے تاریخ ہو پھر آپ موقع پر جائیں تو ایک اور لطف ہے۔

MTA میں دونوں چیزیں اکٹھی جانی چاہئیں۔ مناظر کے ساتھ اس کے پس منظر بھی اور تاریخ بھی۔ اور معلوماتی خبریں جو سیاست سے بھی تعلق رکھتی ہوں، سوسائٹی سے بھی تعلق رکھتی ہوں۔ ان کی کھیلیں، ان کے بچوں کے مشاغل، ان کے کھانے کے طریق، پھل کون کون سے ہیں، کیا کیا نعمتیں خدا نے عطا فرمائی ہیں، ان کی کاشت کاری کے طریقے بے شمار معلومات ہیں جو فلمائی جا سکتی ہیں اور ان میں دلچسپی تو ہے، کوئی بدپہلو نہیں ہے۔ یعنی ایسا لطف ہے جس کے بعد کوئی سر دردی نہیں ہوتی بعد میں۔ اور علم کے بڑھنے کا جو لطف ہے اگر کسی کو یہ عادت پڑ جائے تو یہ عادت ایسی ہے جو چھٹ نہیں سکتی، سب سے بڑا نشہ یہ ہے۔ تبھی صاحب علم لوگ دنیا کی لذتوں کے محتاج ہی نہیں رہتے۔ ایسے سائنس دان ہیں جو صبح پو پھوٹنے سے پہلے اپنی لیبارٹریز میں پہنچتے ہیں اور رات کا بارہ کا گھنٹہ وہ اپنی لیبارٹریز میں سنتے ہیں اور ان کے ذکر محفوظ ہیں۔ ان کو سوائے اس علم کے جس کی ان کو جستجو دل میں ایک لگن کے طور پر لگ گئی کسی چیز میں دلچسپی نہیں رہتی۔ نیوٹن کا بھی یہی حال تھا، دوسرے بڑے بڑے سائنس دان جنہوں نے ایجادات کی ہیں اور ہمیشہ کے لئے علم کی دنیا میں ان کا نام سنہری حروف سے لکھا گیا، ان مٹ حروف سے لکھا گیا ان کا مطالعہ کریں ان کو کوئی مجبوری نہیں تھی کہ وہ اتنا وقت اپنے خاندان سے کٹ کر اپنے کاموں میں لگائیں۔ مجبوری صرف یہ تھی کہ علم میں ایک نشہ ہے۔ علم میں ایک ایسی لذت ہے جس سے انسان کے اندر وسعتیں پیدا ہوتی ہیں اور وہ جو انا کا ایک مطالبہ ہے کہ میں پھیلوں علم اسے عطا کرتا ہے اور

احمدی طلباء و طالبات کے لئے ضروری اعلان

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں قائم معلوماتی سیل (Information Cell) کے ذریعہ احمدی طلباء و طالبات کی بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے لئے ہر قسم کی رہنمائی کی جاتی ہے۔ اس لئے وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو دنیا کے مختلف ممالک میں انڈر گریجوایٹ یا پوسٹ گریجوایٹ تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ مندرجہ ذیل معلومات نظارت تعلیم ربوہ کو ارسال فرمادیں۔

☆ مضامین کی گائیڈ (Subject Guide) جس سے بآسانی پتہ چل سکے کہ کون سا مضمون کس ادارہ میں انڈر گریجوایٹ یا پوسٹ گریجوایٹ لیول پر پڑھایا جاتا ہے۔

☆ ادارہ جات کے بارہ میں معلومات جو چھپی ہوئی صورت میں ہوں۔

☆ فنانشل ایڈ کے بارہ میں معلومات، تاکہ طلبہ اس سے بھرپور فائدہ اٹھاسکیں۔

(نظارت تعلیم، صدر انجمن احمدیہ، ربوہ)

جرمنی میں پیزا (PIZZA) کا کاروبار کرنے والے احباب کے لئے خوشخبری

ضامن صحت

گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے حصول کے لئے رابطہ فرمائیں

عمدہ کوالٹی

بازار سے بارعایت

ہوم ڈلیوری

جرمن مزاج کے عین مطابق ذائقہ

نوٹ: ہماری مصنوعات صرف گائے کے گوشت سے تیار شدہ ہیں۔
اس بات کی تسلی کے لئے ہماری فیکٹری تشریف لائیں۔

آج ہی رابطہ کیجئے

FIRMA MERZ
MAYBACH STR. 2
69214 EPPELHEIM (GEWERBEGEBIET)
BEI HEIDELBERG
FAX: 06221-7924-25
TEL: 06221-7924-0

اعلیٰ رنگ میں عطا کرتا ہے۔ ایک انا کا مطالبہ ہے کہ میں پھیلوں وہ سیاست کے ذریعے پورا ہوتا ہے، خدا کے بندوں پر حکومت کے ذریعے پورا ہوتا ہے۔ اور اکثر اس صورت میں ظلم کرتا ہے انسان، اکثر حقوق تلفی کرتا ہے۔ اور سیاست کے ذریعے جو اپنی قوت اور اپنی انا کو پھیلانے کا مضمون ہے یہ نقصانات سے خالی نہیں ہے بلکہ اکثر اس کے نقصانات اس کے فوائد سے بہت زیادہ ہیں۔ اور علم ایک ایسی چیز ہے جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ تبھی آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے سیاسی رسوخ کے ذریعے اپنی شخصیت بڑھانے کا کہیں ذکر نہیں فرمایا۔ لیکن علم کے متعلق فرمایا کہ علم حاصل کرو خواہ چین بھی جانا پڑے۔ اس زمانے میں چین عرب سے بعید ترین جگہ تھی، اس سے زیادہ بعد کا تصور نہیں باندھا جاسکتا تھا۔ فرمایا چین کی مسافت بھی طے کرنی پڑے تو وہاں بھی جاؤ اور علم سیکھو۔

ایک تبلیغ کرنے والی جماعت کے لئے یہ علم کا انتشار کل عالم میں اس طرح ہونا چاہئے کہ ہمیں ہر قوم کے مزاج، انکی عادات، انکی پسند، انکی ناپسند کا علم ہو تاکہ ہم عالمی حیثیت سے ایک داعی الی اللہ کے طور پر ابھر سکیں۔

تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ علم میں اپنی ذات میں ایک ایسی کشش ہے کہ اس کے ذریعے انسان کی شخصیت پھیلتی ہے اور اس کا فائدہ لوگوں کو پہنچتا ہے، نقصان کوئی نہیں۔ اور اگر علم کی لذت دل میں جاگزیں ہو جائے تو اس سے کردار کی عظمت بھی پیدا ہوتی ہے۔ صاحب علم میں از خود ایک کردار کی عظمت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ وہ اپنی ذات میں غنی بنتا چلا جاتا ہے۔ یعنی لوگوں کا ہمدرد ہو بھی تو لوگوں کی ستائش سے بالا ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کو پھر اس کی پرواہ نہیں رہتی کہ کوئی دیکھتا ہے مجھے کہ نہیں دیکھتا۔ کسی کو میں اچھا لگ رہا ہوں یا بد لگ رہا ہوں تو علم کا نشہ ہے اس میں وہ اپنی مصروف زندگی کے وقت گزار دیتا ہے۔ تو MTA علم کی طاقت سے دنیا کے دلوں پر قبضہ کرے گا اور وہ علوم جو دین کے بھی ہیں اور دنیا کے بھی ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے جو علم کی تعریف فرمائی کہ "**العلم علمان علم الادیان و علم الابدان**"۔ میرے ذہن میں جو MTA کا تصور ہے وہ بعینہٖ اس تعریف کے مطابق ہے کہ علم الادیان بھی ہم لوگوں تک پہنچائیں اور علم الابدان بھی پہنچائیں۔

علم الابدان کا جو یہ ترجمہ کیا جاتا ہے کہ صحت کا علم، یہ غلط تو نہیں مگر یہی ترجمہ نہیں ہے۔ ابدان سے مراد سائنس کا علم ہے Matter کا علم۔ اور دو ہی چیزیں ہیں یا خدا نے روحانی دینی کائنات پیدا فرمائی یا مادی جسمانی کائنات پیدا فرمائی۔ تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ باقی جو کہانیاں اور اس قسم کے شعر و شاعری کے قصے ہیں یہ تو ایک غیر حقیقی قسم کا علم ہے۔ اصل علم وہ ہے جو سچا ہو۔ علم الادیان بھی سچا علم ہے اور علم الابدان بھی سچا علم ہے۔ جہاں مادے کی حرکتیں اور اس کی صفات، اس کے آپس کے تعلقات، ایک دوسرے سے مل کر وہ کیا نئی صفات پیدا کرتے ہیں، جہاں یہ مضمون چلے یہ علم الابدان ہے۔ اور اس پہلو سے سائنس کی ترقی مسلمانوں سے بطور خاص وابستہ ہونی چاہئے کیونکہ کوئی دنیا کا نبی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو علم کے متعلق ایسی اعلیٰ صفت، ایسی اعلیٰ تعریف میں متوجہ فرمایا ہو۔ اس سے بہتر تعریف علم کی ممکن نہیں۔ اور متوجہ فرمایا کہ یہ تمہاری زندگی کے مشاغل ہیں۔ تمہیں یا علم ادیان حاصل کرنا ہے یا علم ابدان حاصل کرنا ہے۔

تو ایم۔ٹی۔اے کا کام بھی یہی ہے کہ اپنے ملک کے علم الابدان بھی بتائے۔ وہاں کس قسم کے بڑے بڑے سائنس دان پیدا ہوئے، اگر ہوئے۔ اور ان کے جو اقتصادی حالات، ان کے معاشرتی حالات، ان کے ادب کی تاریخ یہ اگرچہ بعینہٖ علم الابدان تو نہیں مگر اس مضمون کو جب وسعت دیں تو علم کے کسی نہ کسی دائرے میں تو بہرحال آتے ہیں۔ تو علوم میں دلچسپی کے لئے ان کو داخل کرنا ضروری ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم خود شعروں کو نہ سنتے۔ حالانکہ قرآن کریم نے شاعر کے متعلق جو فرمایا ہے اس کے باوجود آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اشعار کو سنتے بھی تھے اور صحابہ کو بھی بکثرت اشعار یاد تھے۔ پس اگرچہ براہ راست علم الابدان تو نہیں ہے یہ مگر علم کی وسیع تر تعریف میں یہ باتیں بھی داخل ہیں۔ اس لئے میں یہ بھی نصیحت کرتا رہا ہوں کہ اپنے ملک کے سائنس دانوں ہی کا نہیں بلکہ ادیبوں کا تعارف بھی کروائیے۔ اور شعراء کا تعارف بھی کروائیے۔ ڈرامہ نگاروں کا تعارف بھی کروائیے۔ وہ کہانیاں جو بہت شہرت پاگئیں ان کا تعارف بھی کروائیے۔

یہ علوم جو ہیں یہ بے فائدہ بہرحال نہیں ہیں۔ کیونکہ ان میں بہت سے حکمت کے موتی بکھرے ہوئے آپ کو ملیں گے۔ ہر قوم کے لکھنے والے نے حکمت کی باتیں کی ہیں ورنہ اسے وہ مرتبہ حاصل ہی نہ ہوتا جو اسے ادب کی دنیا میں حاصل ہوا۔ تو ان کو ابھارا جائے، ان کی لغویات کو بےشک دبی زبان سے ذکر کرکے چھوڑ دیں مگر جو اعلیٰ پائے کی باتیں مختلف قوموں کے شعراء اور ادیبوں نے لکھی ہیں اور کہی ہیں ان کا تعارف توکروائیے۔ اپنے ملک کے لطائف بتائیں اور کھیلوں کے ساتھ وہ لطائف کی مجلس بھی لگ سکتی ہے۔ ہر ملک کا اپنا ذوق ہے، بعض ان کے لطائف پر آپ کو شاید ہنسی نہ بھی آئے مگر ان کو تو آئے گی ہر حال اور ہمارے علم میں تو اضافہ ہوگا کہ ان لوگوں کا ذوق کیا ہے۔ کس قسم کی چیزیں پسند کرتے ہیں۔ پھر قومی تعارف میں یہ ضروری ہے کہ یہ بھی بتایا جائے کون سی چیزیں ناپسند کرتے ہیں اور یہ ہمارے مبلغین کے لئے اور ویسے تبلیغ کرنے والوں کے لئے بڑی ضروری بات ہے۔

بعض دفعہ ایک بات کا کچھ اور معنیٰ لے لیا جاتا ہے۔ ایک ملک کے ایک دوست نے مجھے ایک دفعہ بتایا کہ پاکستان میں یہ رواج ہے اور ہندوستان میں بھی کہ جب ملتے ہیں تو پیار سے پیچھے تھپکی بھی دیتے ہیں۔ اول تو چھوٹا اگر بڑے کو دے تو یہ ایک بےوقوفی کی بات ہے لیکن یہاں بغیر دیکھے یہی رواج چلتا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ بعض ملکوں میں اس کو برا سمجھا جاتا ہے، اس کو ایک گندی علامت سمجھا جاتا ہے۔ اور وہاں اگر دیں تو وہ بھڑک اٹھتے ہیں لوگ۔ اب اس بےچارے کو کیا پتہ کہ میں نے تو بہت پاکیزہ محبت کا اظہار کیا تھا اس نے کیا سمجھا ہے۔ تو اس لئے ہر قوم کے رسم و رواج کا علم بھی ضروری ہے۔ اور ایک تبلیغ کرنے والی جماعت کے لئے یہ علم کا انتشار کل عالم میں اس طرح ہونا چاہئے کہ ہمیں ہر قوم کے مزاج، ان کی عادات، ان کی پسند، ان کی ناپسند کا علم ہو تاکہ ہم عالمی حیثیت سے ایک داعی الی اللہ کے طور پر ابھر سکیں۔ اس لئے یہ باتیں بھی بیان کرنی ضروری ہیں۔ پھر جب آپ شعراء کا ذکر کرتے ہیں تو ضروری تو نہیں کہ محض تقریر میں ہی ان کے شعر کی بات ہو۔ بچے اچانک وہ نغمہ شروع کردیں، کہیں بڑے اس آواز کو اٹھالیں اور پھر آپ اس کے ترجمے بیان کریں۔

اور اس کے برعکس اپنی زبانوں میں بھی پروگرام بنائیں۔ یہ پہلو جو ہے اب تک بالکل تشنہ پڑا ہے۔ اب ہم جب کہتے ہیں کہ ہم افریقہ کے لئے دو گھنٹے، کم از کم دو گھنٹے اس طرح ریزرو کرنا چاہتے ہیں کہ افریقن زبانوں ہی کی باتیں ہوں اور غیروں کے لئے ان کے ترجمے پیش ہوں۔ بجائے اس کے کہ اصل

BUSINESS
SYSTEMS
LIMITED

SOFTWARE DEVELOPMENT AND SALES

COMPUTER SCIENCE GRADUATES
ARE INVITED TO JOIN COMPUTER
PROFESSIONALS ASSOCIATION

TEL: 0181 946 5301
FAX: 0181 946 1275

Ask for N. Ahmad or H. Rehman

محمد صادق جیولرز
Import Export Internationale Juwellery
Mohammad Sadiq Juweliere

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کرواسکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403

S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.

Rosen Str. 8
Ecke Sparda Bank
Am Thalia Theater
20095 Hamburg
Tel: 040-30399820

Hauptfiliale
Abu Dhabi U.A.E. Tel: 009712352974 Tel: 009712221731

مضمون اردو یا انگریزی میں ہو اور ترجمے دوسری زبانوں میں ہوں۔ تو ان زبانوں میں اگر آپ پروگرام بنائیں گے نہیں تو ہم کیسے آپ کو دکھا سکیں گے۔ اب یوگنڈا کی جو زبانیں مشہور ہیں، جو زیادہ کثرت کے ساتھ سنی اور سمجھی جاتی ہیں، بولی جاتی ہیں یا لکھی جاتی ہیں ان زبانوں میں ہمیں پروگرام ملنے چاہئیں۔ لیکن ابھی تک یورپ کی طرف سے بھی پورے پروگرام نہیں مل رہے۔ سب سے زیادہ سنجیدگی کے ساتھ اگر کام ہوا ہے تو جرمنی میں ہوا ہے یا پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناروے کو توفیق ملی ہے کہ وہ اس معاملے میں کافی سنجیدگی سے، دیانتداری سے پروگرام بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ فرانسیسی زبان میں ہمارے نوید مارٹی صاحب کو توفیق ملی ہے اور اب ہمارے جہانگیر صاحب جو مبلغ سلسلہ ہیں وہ بھی اس کام کو بڑھا رہے ہیں لیکن اکثر زبانوں میں ایک خلا ہے، ایک تشنگی کا احساس ہے۔

لازم ہے کہ تمام دنیا کی جماعتیں مددگار ہوں اور ہر جگہ لوگ یہ اپنے آپ کو لگن لگا بیٹھیں کہ ہم نے بہترین، دلچسپ، اعلیٰ درجہ کے معلوماتی پروگرام اور پھر نغماتی پروگرام دنیا کے سامنے پیش کرنے ہیں۔

پس نہ صرف یہ کہ ہمیں ایسی زبانوں میں پروگرام دیں جو انٹرنیشنلی سمجھی جانے والی زبانیں ہیں جہاں زیادہ تر احمدی ہیں مثلاً اردو اور انگریزی میں۔ اور اپنے ملک، اپنے ملک کی تاریخ، اپنے ملک کے ادب، اپنے ملک کے دینی حالات، ملک کی دینی جماعتیں، ملک کے علماء کا حال اور دینی تعلقات کے معاملات، اخلاقی حالات یہ سارے مضامین ہیں جو بہت وسعت رکھتے ہیں۔ پھر جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے انڈسٹری، اقتصادیات، ان کی اخلاقی حالتیں، بین الاقوامی تجارتیں اور یہ سارے امور ہیں ان کے ذریعے آپ اپنے ملک کو باہر روشناس کرائیں گے مگر باہر کی دنیا کا علم آپ کو بھی تو پہنچنا چاہیئے۔ جب تک آپ اپنی زبانوں میں باہر کی دنیا کا تعارف نہیں بنائیں گے اس وقت تک یوگنڈا میں براہ راست ایم۔ٹی۔اے سے وہ محبت پیدا نہیں ہوسکتی جو اپنی زبان میں سن کر پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح سواحیلی ہے اس کا بہت وسیع اثر ہے اور سواحیلی میں ہمیں بکثرت پروگرام چاہئیں۔ اب وہاں تنزانیہ نے اللہ کے فضل سے اچھا دلچسپ پروگرام بنایا تھا مگر بالکل چھوٹا سا۔ اور نہ کوئی احمدی مسجد دکھائی، نہ مبلغ کے آنے کا ذکر کیا، نہ وہ مراکز جہاں جماعت پھیلی ہے، نہ وہاں کے مبلغین اور ان کی خدمات کا کوئی تذکرہ، تو ملکی لحاظ سے تھوڑی سی چیزیں دکھا دینا کافی نہیں ہے۔ مراد یہ تھی کہ وسیع تر تعارف ہو اور ہو دلچسپ طریق پر۔ اب سیرالیون کے جو پروگرام ملے یا دوسری جگہوں کے ان میں وہ بات نہیں ہے جو میں نے خود جاکر وہاں دیکھی تھی۔ وہاں جب میں گیا ہوں تو ان کے بچے، وہاں کے بڑے از خود وارفتگی کے ساتھ جو اپنے دل کی خوشیوں کا اظہار، اپنے جذبات کا اظہار کرتے تھے اس میں ایک ایسی زندگی تھی کہ وہ حیرت انگیز طور پر دل پر اثر انداز ہو جاتی تھی۔ ان کا ناچنا وہ مغربی تہذیب کے ناچنے کی طرح نہیں ہے۔ ان کا ناچنا اس کے زیادہ مشابہ ہے جیسا کہ مصلح موعودؓ کی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا خوشی سے اچھلو اور کودو۔ تو یہ سوچ لینا کہ ناچنا کودنا ہے ہی حرام بالکل ناجائز بات ہے، یہ بیوقوفی ہے۔ ناچنا کودنا کیسا ہے۔ کیا دکھاوے کا اور نفسانی خواہشات کے اظہار کا ہے یا بےساختہ اچھی باتوں پر ایک خوشی کا پھوٹتا ہوا چشمہ ہے۔ جیسے چشمہ ابلتا ہے، اس میں زیر و بم پیدا ہوتے ہیں، اونچ نیچ ہوتی ہے۔ اسی طرح انسانی بدن بھی بعض دفعہ خوشیوں کے ساتھ، خوشیوں کے جذبے کے مطابق اچھلتے بھی ہیں، کودتے بھی ہیں، پیچ و خم بھی کھاتے ہیں مگر اس میں بناوٹ نہیں ہوتی۔ یہ بےساختگی اور بناوٹ سے پاک ناچنا مجھے سب سے زیادہ افریقہ میں دکھائی دیا ہے۔ وہاں قطعاً کوئی بھی جنسی پہلو اس میں نہیں ہے۔ یعنی احمدیت کی دنیا جو افریقہ میں میں نے دیکھی ہے وہ اپنے اس طبعی شوق اور جذبے کو جو ان کی فطرت میں ودیعت ہے کہ آواز کے ساتھ بدن میں ضرور حرکت پیدا ہو اس عمدگی کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ اس میں کوئی گندا پہلو نہیں مگر حسن کا پہلو بہت نمایاں ہو کے ابھرتا ہے۔ مثلاً خوش آمدید میں آپ بعض دفعہ ہاتھ اونچے کر دیتے ہیں مگر رومال کو لہراتے وقت بدن بھی ساتھ لہراتے جائیں اسی طرح اور پتہ بھی نہ ہو لہرانے والے کو کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ یہ نظارے، جو ہیں ساتھ اس کے نغمے الاپے جا رہے ہوں اور ان کی لے کے مطابق رومال بھی حرکت کریں، بدن بھی حرکت کریں اب کوئی اس کو ناجائز نہیں کہہ سکتا کیونکہ یہ ایک طبعی فطرت کے پاکیزہ اظہار ہیں۔ اور اگر یہ ان کو وہ نہ کریں تو پھر دوسرا گند رہ جائے گا باقی۔

افریقن میوزک کا اور بدن کی حرکت کا ایسا عاشق ہے اور اس طرح بےساختہ اس کی فطرت میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ اسے دبایا جا ہی نہیں سکتا۔ صرف یہ سوال ہے کہ اس رستے پر چلایا جائے یا اس رستے پر چلایا جائے۔ تو جو دین کا رستہ ہے اس پر چلیں اور وہاں بھی جس حد تک ممکن ہے کچھ ان کی تادیب ہو، کچھ ان کو ادب سکھایا جائے کہ اتنا زیادہ بھی نہ کیا کرو۔ عورتیں اگر کرتی ہیں تو ان کو کہا جائے کہ ایک حد ہے اس سے زیادہ نہ نکلو۔ مگر یہ کہ اس جذبے کو ختم کر دیا جائے یہ ممکن نہیں ہے۔ کوئی دنیا کی طاقت یہ نہیں کر سکتی۔ یہ بعض قوموں کے فطری جذبے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ودیعت فرما رکھے ہیں۔ ان کو ان سے کھینچ کر نکالا نہیں جاسکتا۔ پس ان کا اظہار کہیں دکھائی نہیں دیا۔ یعنی یوگنڈا کی فلم میں اور سکول ہی دکھایا جا رہا ہے، لیبارٹری دکھائی جا رہی ہے۔ کیا یوگنڈا سے اچھی لیبارٹری اور کہیں موجود نہیں ہے۔ اس میں کیا دلچسپی ہے ہمیں۔ ہاں سرسری طور پر بتا دیتے کہ یہ لیبارٹری باقی سب سے بہتر ہے اور خدا نے احمدیت کو توفیق بخشی، بات ختم کرتے۔ جوں لیبارٹری میں داخل کیا ہے باہر نکلنے کا رستہ ہی نہیں دکھایا یہاں تک کہ میں نے کہا کہ آئیے ہم کہیں اور چلتے ہیں۔

پس جب فلم بناتے ہیں تو سوچا تو کریں۔ یہ سوچا کریں کہ آپ پر اگر یہ فلم ٹھونسی جائے تو آپ کا کیا حال ہوگا۔ ایسی فلم بنائیں کہ جب آپ اسے دیکھنے لگیں تو پھر نظریں الگ نہ ہوسکیں، اٹھ نہ جائیں۔ اور ہر تعلیم میں دلچسپی کا پہلو پیدا کرنا یہ ہمارا اول فریضہ ہے ورنہ دنیا کے مقابل پر ہم مات کھا جائیں گے۔ اور اللہ کے فضل سے بہت حد تک خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ توفیق بخشی ہے کیونکہ جب غیر مجھے لکھتے ہیں کہ ہم نے ایم۔ٹی۔اے دیکھنا شروع کیا تو پھر نظر الگ نہیں ہوتی تھی اور اب اس کی عادت پڑگئی ہے تو وہ جو احمدی نہیں جو مسلمان بھی نہیں جو عیسائی ہیں یا بعض ہندو بھی ان میں شامل ہیں جب وہ یہ باتیں لکھتے ہیں تو پھر یہ ایک تصدیق ہے کہ واقعتہً ہمارے پروگرام میں کوئی نہ کوئی جذب ضرور ہے اور وہ جذب اصل میں سچائی کا جذب ہے۔ پروگراموں میں لطف پیدا کرنے کے وقت بناوٹ نہ آنے دیں جہاں آپ کے پروگراموں میں بناوٹ آگئی وہاں یہ پروگرام مر جائیں گے۔ اور اکثر لوگ یہ تجزیہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے کہ ہم کیوں ان پروگراموں کو پسند کر رہے ہیں کیوں دوسروں کو نہیں کرتے یا کرتے ہیں تو دل اتر گیا ہے ان سے۔

اصل بنیادی وجہ یہ ہے کہ احمدیت کے پروگرام جو ایم۔ٹی۔اے پہ دکھائے جاتے ہیں ہماری کوشش یہ ہے کہ وہ سارے زندہ ہوں اور ہر طرح کی بناوٹ سے پاک ہوں۔ غلطیاں بھی ہوں تو غلطیوں کی معافی مانگ لی جائے۔ اگر تصحیح بھی کرائی جائے تو سب کے سامنے کروائی جائے۔ پس آپ نے کئی دفعہ دیکھا ہوگا پروگرام میں میں بیٹھا ہوں ساتھ کہہ رہا ہوں جی اچھا یہ نہ کرو وہ کرو۔ کبھی دنیا میں ایسے پروگرام کہیں اور بھی دیکھے ہیں آپ نے کہ ٹیلی ویژن جاری ہے اور وہاں تصحیح ہو رہی ہے اور ادائیں بتائی جا رہی ہیں یہ نہیں کرنا وہ کرنا ہے۔ لیکن اس میں اپنا ایک مزہ ہے اور یہ وہ مزہ ہے جو کہیں اور آپ کو نہیں ملے گا کہ سچائی جس طرح پھول کھلتا ہے اس طرح کھل رہی ہے۔ اس کا ہر پہلو دکھائی دے رہا ہے اور پھولتا ہوا

هوائی سفر کے لئے
خدمت کے نئے انداز
احمدی بھائیوں کی اپنی قابل اعتماد ٹریول ایجنسی
INDO-ASIA REISEDIENST

دنیا کے گرد پھیلے ہوئے پانچ براعظموں میں کسی بھی ملک میں سفر کرنے کے لئے
مناسب داموں پر ہوائی جہاز کے ٹکٹ حاصل کریں

اسی طرح پاکستان کے مختلف شہروں کے بارعایت ٹکٹ کے حصول کے لئے
ہماری خدمات سے ضرور فائدہ اٹھائیں

جلسہ سالانہ قادیان کے لئے بکنگ جاری ہے

پی آئی اے کی خصوصی پیشکش

چار افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰ فیصد رعایت

آپ جرمنی کے کسی بھی ائرپورٹ سے براستہ فرینکفرٹ۔ ڈائریکٹ لاہور اور اسلام آباد فضائی سفر کر سکتے ہیں

ہمارے ہاں انگریزی اور اردو کا جرمن زبان میں ترجمہ کروانے کا بندوبست
بھی موجود ہے آپ کی خدمت کے منتظر

Indo-Asia Reisedienst
Am Hauptbahnhof 8
60329 Frankfurt
Tel: 069 - 236181 Fax: 069 - 230794

منیر احمد چوہدری ——— عبدالسمیع

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
Muslim TV AHMADIYYA
SKY
TV ASIA

VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD,
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.

S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TEL: 01276-20916 FAX: 01276-678 740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

پھیلتا، پھولتا، پھلتا دکھائی دے رہا ہے۔ یہ وہ خصوصیات ہیں ایم۔ٹی۔اے کی جو آپ کے تمام پروگراموں میں ہمیشہ باقی رہنی چاہئیں اور انکے بغیر ایم۔ٹی۔اے دنیا کے دل جیت نہیں سکتی۔ مگر جیت رہی ہے خدا کے فضل سے حالانکہ خامیاں بھی بہت ہیں۔ میری دعا یہ ہے کہ آپ سب کو تمام دنیا کے احمدیوں کو اپنے اپنے ملک اور علاقوں کے پروگرام بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب چین میں بھی ہمارے احمدی بس رہے ہیں ان سے میں نے کہا تھا جماعت آپ کو کہاں کیمرے لے کے دے گی ہر جگہ سے۔ آپ میں کھاتے پیتے لوگ ہیں اپنا کیمرہ خود خریدیں اور ہم سے یہ پوچھ لیں کہ کون سا خریدا جائے۔ اب مجھے اطلاع ملی ہے کہ میری اس نصیحت کے بعد کیمرہ خریدا گیا ہے۔ اور تجربے کریں۔ مگر چین جیسے ملک میں تو بے شمار واقعات ہیں جو ماضی میں پھیلے پڑے ہیں۔ ان کے ماضی کو ہی اگر ٹیلی ویژن پر ان کے باقیات کے حوالے سے دکھایا جائے تو بہت عظیم الشان مضمون ہے۔ دیوار چین کب بنی، کیسے بنی، اس کے مناظر کہاں سے کہاں تک پھیلے ہیں۔ کبھی آپ کو جنوب میں دکھائی پڑے گی، کبھی شمال میں دکھائی پڑے گی اور اندازہ کریں کہ وہ تین ہزار میل کے قریب لمبی دیوار ہے۔ اتنی چوڑی کہ اس کے اوپر بگھیاں دوڑتی ہیں اور مسلسل چلتی چلی جاتی ہیں اور پہاڑیوں کی بلندیوں پہ چڑھتی ہے، کھڈوں کی گہرائیوں میں اترتی ہے اور مسلسل جاری ہے اور اتنی مضبوط ہے کہ دشمن پھر اس کو توڑ کر چین پر حملہ آور نہیں ہوسکا۔

اب یہ جو مضمون ہے اپنی ذات میں اس کا ایک تاریخی پہلو بھی ہے اور اس مضمون کو اس دیوار کے ساتھ بھی لگایا جاسکتا ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے کہ یاجوج ماجوج کے خطرے سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک بادشاہ کو توفیق عطا فرمائی تھی اور وہ کون بادشاہ تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں خورس تھا، دارا نہیں تھا اور جہاں تک میں نے تحقیق کی ہے ایک ذرہ بھی مجھے شک نہیں کہ وہ خورس ہی تھا اور خورس کے سوا کوئی ہو نہیں سکتا۔ جس کی اتنی تعریف بائبل میں کی گئی ہو اور اس کی عظمتوں کے ذکر کے ترانے غیر مذہب کی کتاب گا رہی ہے جس کا اس کے ساتھ تعلق نہیں ہے اور پھر خدا اس کو توفیق بھی بخشتا ہے اسرائیل کی خدمت کرنے کی اس کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اس نے بہت دور دور کے سفر کئے اس نے بھی دیواریں بنائی ہیں۔ تو یہ تحقیق کہ آیا چین کی دیوار پر کیا اس کا بھی کوئی اثر تھا کہ نہیں۔ جہاں تک زمانے کا تعلق ہے یہ دیوار اتنی پرانی ہے کہ ممکن تو ہے کہ اسی کے دور میں بنی ہو۔ لیکن براہ راست یا بالواسطہ اس کا اثر تھا کہ نہیں یہ بھی ایک تحقیق طلب امر ہے۔

تو ہر ٹیلی ویژن کے پروگرام کے پیچھے ایک تحقیق ہونی چاہئے اور صرف ظاہری نظاروں پر اس کو کھڑا نہ کریں۔ میں نے ملکوں سے درخواست کی تھی جہاں جہاں میں گیا کہ اپنے بچوں، بچیوں کو لڑکوں کو بڑوں کو بعض تحقیقات کے لئے وقف کریں اور ان کو معین کام دیں کہ یہ ٹیلی ویژن ہم نے بنانی ہے، ٹیلی ویژن کے لئے یہ پروگرام بنانا ہے اور اس کے لئے ہمیں اس اس تحقیق کی ضرورت ہے۔ اور اس میں جب میوزیم آپ دکھاتے ہیں تو جب تک پتہ نہ ہو کہ یہ میوزیم کن کن چیزوں کو سمیٹے ہوئے ہے، ان کا پس منظر کیا تھا آپ کا محض تصویریں دکھا دینا تو کوئی کام کی بات نہیں ہے۔ پس گھر بیٹھے دنیا کے ہر احمدی کو تمام دنیا کی وہ باتیں معلوم ہوں جن کا معلوم ہونا انسان کے علم میں بھی اضافہ کرتا ہے اور اس کے لطف میں بھی اضافہ کرتا ہے اور اسے ایک بہتر داعی الی اللہ بنانے میں بھی مددگار ہوتا ہے۔

یہ پروگرام ہیں جو صرف انگلستان کے خدمت کرنے والے پورا نہیں کر سکتے۔ لازم ہے کہ تمام دنیا کی جماعتیں مددگار ہوں اور ہر جگہ لوگ یہ اپنے آپ کو لگن لگا بیٹھیں کہ ہم نے بہترین، دلچسپ اعلیٰ درجے کے معلوماتی پروگرام اور پھر نغماتی پروگرام دنیا کے سامنے پیش کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب جلسے سے پہلے وقت تو تھوڑا رہ گیا ہے مگر چونکہ براہ راست سب سن رہے ہیں کوئی نہ کوئی نمونے کی فلم ضرور بنا کے لائیں۔ وہ دو چار دن میں بھی بن سکتی ہے۔ تاکہ وہ آپ کی طرف سے ہم پیش کریں اور پھر آپ کو بتا سکیں کہ اس میں کیا کیا نقائص ہیں۔ آئندہ جب آپ وڈیو تیار کریں تو ان باتوں کا خیال رکھیں۔ پس جو تحفہ لانا ہے ان میں سے ایک یہ تحفہ ضرور ہو۔ بیعتوں کا تحفہ تو اول ہے لیکن نمبر دو یہ ہے کہ اعلیٰ درجے کی وڈیوز آپ کے ملک کی نمائندگی کرتی ہوئی آپ کے ساتھ آئیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ:۔ مختصرات

☆ سیرالیون میں جب چاول کی فصل لگانے کے وقت کاشتکاروں کے پاس بیج نہیں ہوتا تو اس شرط پر بیج حاصل کرنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ فصل آنے پر اس سے دوگنا یا تین گنا ادائیگی کریں گے۔ اس پر تبصرہ (حضور نے فرمایا کہ یہ تو واضح طور پر سود ہے اور جماعت احمدیہ کو ہر ممکن ذریعہ سے اس کے خلاف جہاد کرنا چاہئے اور غریب کاشتکاروں کو بیج کی سہولت مہیا کر کے اس ظالمانہ چنگل سے نجات دلانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے)۔

FOR GERMANY
THE ASIAN CHOICE FOR TV
GET CONNECTED !!
MTA - ZEE TV - ASIA NET
RECEIVER. DECODER. DISH. SMART CARD ARE AVAILABLE.
JUST CALL
KHAN SATELLITE NTECHNIK
OFFICIAL ZEE TV AGENT
TEL. & FAX : 08257 / 1694
Muslim TV AHMADIYYA
ZEE TV

☆ دیگر مذاہب کے مقابل میں اسلام کے پیش کردہ طریق تدفین میں کیا حکمت ہے۔ کیا اس سے بیماریوں وغیرہ کے پھیلنے کا خطرہ تو نہیں؟

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بعض مباہلے اس طریق پر بھی ہوئے ہیں کہ کسی شخص نے از خود لعنت اللہ علی الکاذبین کہا اور وہ خود اس لعنت کا شکار ہو گیا۔ سوال یہ ہے کہ کیا اب بھی کوئی ایسی صورت ہو سکتی ہے کہ کوئی شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں یکطرفہ طور پر کچھ لکھے اور وہ خود اس مباہلہ کا شکار ہو جائے؟

☆ سیرالیون میں بعض زمیندار اور تاجر پیشہ لوگ اپنی مصروفیت کی وجہ سے ظہر و عصر کی نمازیں اپنے وقت پر نہیں پڑھتے۔ (اس صورت حال پر حضور انور کا تبصرہ)

☆ حدیث میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم محبت کرنے والی اور بہت اولاد پیدا کرنے والی عورتوں سے شادی کیا کرو۔ سوال یہ ہے کہ شادی سے پہلے کس طرح علم ہو سکتا ہے کہ اولاد ہوگی یا نہیں؟

☆ ایک امام کے پیچھے مختلف مقامات پر نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کتنے فاصلے تک ایک امام کے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ (جواباً حضور نے فرمایا کہ جہاں تک مشترک ہو، قبلہ ایک ہو اور امام مقتدیوں سے آگے ہو۔ اگر یہ شرطیں مہیا ہوں تو اس امام کے پیچھے نماز با جماعت ہو سکتی ہے)

☆ اگر کسی شخص کی بیوی بے نماز ہے۔ سمجھانے اور کوشش کے باوجود اگر وہ نماز کا اہتمام نہ کرے تو کیا اس بنا پر ایسی بیوی سے علیحدگی اختیار کی جا سکتی ہے؟

☆ اگر کوئی شخص جماعت کے عقائد پر زبانی ایمان کا اقرار کرے مگر بیعت فارم پر کرنے سے گریز کرے تو اس کی کیا صورت ہوگی؟

☆ سیرالیون میں شادی کا یہ عجیب و غریب رواج ہے کہ پہلے جب لڑکا کسی لڑکی کو پسند کر لیتا ہے تو وہ شادی کی غرض سے لڑکی والوں کے گھر جاتا ہے اور کچھ رقم تحفۃً دیتا ہے جس کو "کولا" کہتے ہیں۔ اس کے بعد وہ لڑکی سے تعلقات قائم کر سکتا ہے۔ اگر لڑکی پسند نہ آئے تو علیحدگی اختیار کر سکتا ہے۔ اگر لڑکی پسند آ جائے تو بعد میں ایک رسم ادا کی جاتی ہے جسے Dowery کہتے ہیں۔ اس رسم کے بعد لڑکا لڑکی کو باقاعدہ اپنے گھر لے جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ پہلی دفعہ جو تعلقات قائم کئے ہیں ان کی کیا حیثیت ہے؟

☆ بے اولاد عورت، اولاد والی عورتوں کے مقابلہ میں کم تر کیوں سمجھی جاتی ہے جبکہ یہ بات اس کے اپنے بس میں تو نہیں ہوتی؟

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو حدیثیں ہیں۔ ایک میں فرمایا "لیس بنی و بینہ نبی" اور دوسری میں اپنے بیٹے ابراہیم کے بارہ میں فرمایا "لو عاش لکان صدیقاً نبیاً" ان میں نظر آنے والے اختلاف کی کیا وضاحت ہے؟

☆ نماز جنازہ کے وقت صفیں طاق بنانے کا اہتمام کیا جاتا ہے اس کی کیا حکمت ہے۔ اور اگر یہ بات اتنی اہم ہے تو دیگر نمازوں کے وقت اس کا اہتمام کیوں نہیں کیا جاتا؟

☆ حدیث میں آتا ہے کہ نظر بر حق ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس نظر کو اتارنے کے لئے مرچیں جلانی چاہئیں۔ اس پر حضور کا تبصرہ۔ (حضور نے فرمایا کہ یہ بالکل لغو بات ہے اور ہرگز ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ اس کا حقیقی علاج دعا ہے)۔

☆ ایک غیر از جماعت شخص نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام عمومی طور پر فقہ حنفیہ کے پابند تھے تو پھر ان کا دعویٰ نبوت کیسے درست تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ وہ نبی ہونے کے باوجود کس طرح ایک فقہی امام کے تابع ہو سکتے ہیں؟

☆ جب .M.T.A پر کوئی پروگرام Live پیش کیا جاتا ہے جس میں حضور دعا کرواتے ہیں تو اس موقع پر دنیا کے سب ناظرین ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی پرانا ریکارڈڈ پروگرام پیش کیا جائے اور اس میں حضور دعا کروائیں تو کیا اس میں بھی شامل ہونا چاہئے۔ (فرمایا اس میں کیا حرج ہے۔ دعا میں شامل ہو سکتے ہیں لیکن اگر ٹی وی پر نماز دکھائی جائے تو اس کے ساتھ نماز میں شامل ہونا درست نہیں)۔

☆ مرکز سلسلہ میں باہر سے آنے والے لوگ مسافر شمار ہونگے یا نہیں۔ مرکز کی کیا تعریف ہوگی۔ نیز ملک کے ہیڈ کوارٹر کی کیا صورت ہوگی؟

☆ نماز میں امام جب سورہ فاتحہ کی تلاوت کرتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ سب مقتدیوں کو اس کے ساتھ دہرانی چاہئے اور باقی حصہ تلاوت کے وقت مقتدی خاموش رہے اور ان آیات پر غور کرے۔ یہ فرق کیوں کیا جاتا ہے۔ جبکہ سورہ فاتحہ اور باقی آیات دونوں قرآن مجید کا حصہ ہیں؟

☆ عام طور پر مشہور ہے کہ آخرت میں ایک پل صراط ہو گا جو بہت باریک ہو گا اور ہر شخص کو اس پر سے گزرنا پڑے گا۔ اس پل صراط کی حقیقت کیا ہے؟

(ع - م - ر)

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 0181-553 3611

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۵)

سلفر، چیلیڈونیم اور سسٹس کے استعمالات اور علامات کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۱۲ جون ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: (۱۲ جون ۱۹۹۵ء) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں آج ہومیو پیتھی کی کلاس میں سلفر، چیلیڈونیم اور سسٹس پڑھائیں اور ان کے خواص اور استعمالات بیان فرمائے۔

سلفر
(SULPHUR)

حضور نے فرمایا کہ سلفر کا مریض بڑا سست مزاج ہوتا ہے۔ فلسفی بھی اور سست بھی اور بعض دفعہ کوئی کام کرنے کو دل نہیں کرتا۔ کسی چیز میں مزا نہیں رہتا۔ بولنا، حرکت کرنا سب سے بیزاری۔ مگر پاگل پن نہیں ہوتا ویسے ہی۔

اس کو گرمی سے آرام آتا ہے حالانکہ نارمل طور پر کمرے کی گرمی یا بستر کی گرمی سے اس کو تکلیف بڑھتی ہے۔ بعض ایسی دوائیں ہیں جن میں سر درد سے پہلے آنکھوں کے آگے Flickering بڑھتی ہے۔

سر درد سے پہلے اگر زگ زیگ ظاہر ہوں۔ Spots سے آنے لگیں اور اس کے بعد سر درد ہو تو یہ Typical علامت ان تین دواؤں کی ہے۔ سلفر، سورائینم اور نیٹرم میور۔ ہر قسم کا ایگزیما ہر قسم کی خارش اس کے اندر آ جاتی ہے۔

پرانا نزلہ و زکام اگر بعض دفعہ نہ بھی ہو تو سلفر کے مریض کو پرانے گندے نزلے کی بو آتی ہے۔ لوگوں کی نہیں آتی اس کو اپنے ناک سے آتی ہے۔ یہ Typical سلفر کی علامت ہے۔ مریض ناک سے نزلے کی بو محسوس کرتا ہے حالانکہ ایسے نزلے کی علامتیں نظر نہیں آتیں۔ بائیں طرف کے نیورلجیا (Neuralgia) کے لئے جو دوائیں میں نے بتائی ہیں ان میں سینگونیریا، سلیشیا، میگ فاس اور عام طور پر سلفر اس میں استعمال نہیں ہوتی۔ لیکن شدید قسم کا دائیں طرف کا نیورلجیا ہو تو اس میں سلفر بہت مؤثر ہے۔ اور زیادہ گہری ہے باقی دواؤں کے مقابلے پر۔

بعض دفعہ ہونٹوں کی تکلیفیں ہوتی ہیں۔ پھٹا ہوا ہونٹ اس پر سے پپڑیاں اترتی رہتی ہیں۔ اور عموماً زخم ہوتے رہتے ہیں۔ اور بھی بہت سی دوائیں ہیں لیکن سلفر اس میں اچھا اثر دکھاتی ہے۔ گرمی ہوتی ہے اس کے ساتھ۔ جہاں جہاں بھی زخم ہوں گرمی ساتھ پائی جاتی ہے۔

Glandular Swelling اس کی عمومی ملتی ہیں۔ Submaxillary بھی دوسرے بھی، ہر طرف گلینڈز میں ورم پیدا ہو جاتی ہے، سوج جاتے ہیں۔ بعض دفعہ مستقلاً ورم بیٹھ جاتی ہے تو Hard Swelling اس کی خاص علامت ہے اور اس میں بھی اچھی ہے۔

Glands سلسلہ وار چھوٹی چھوٹی گٹھلیاں بنتی ہیں دائیں بائیں ان میں سلفر بھی اچھی ہے۔ کلکیریا فلور بھی اچھی ہے اور بھی کئی دوائیں ہیں۔ کلکیریا سلف بھی فائٹولاکا بھی۔ بے سیلینئم کی زیادہ پوٹینسی ہر ایسی بیماری میں مفید ہے۔ سلفر میں دنیا جہان کی بیماری موجود ہے۔ ہونٹوں کے ساتھ Gums پھولنے لگ جاتے ہیں۔ اگر کسی ایک دانت میں تکلیف ہو تو یہ سلفر کا کیس نہیں ہے۔ وہ Localised چیز ہے۔ اس میں سلفر بھی ممکن ہے لیکن اور دوائیں بھی ہیں۔

لیکن عموماً جن کے دانت جلدی جھڑنے لگ جائیں، مسوڑھے بوڑھے ہو جائیں ان میں سلفر اچھی چیز ہے۔ اس کے ساتھ دانتوں میں برننگ، بلیڈنگ اور Decay of Teeth بھی شامل ہے۔

پیٹ کی ہواؤں میں بہت سی دوائیں ہیں۔ مگر شاذ ہی پتہ لگتا ہے کہ کون سی کام آئے گی لیکن جب نسخے نہ ملیں تو عموماً سلفر بہت مفید ہوتی ہے۔ سلفر کا فائدہ یہ ہے کہ ایک تو خود بھی پیٹ میں اگر بدبودار ہوائیں ہوں اس میں سلفر زیادہ کارآمد ہے۔ بے بو کی ہواؤں میں سلفر کا کام نہیں۔ جہاں انتڑیوں میں پرانی Inflammation، سوزش، بیکٹیریا بیٹھے ہوئے ہوں۔ وہاں ہواؤں میں بدبو اور سڑاند پیدا ہو جاتی ہے۔ ان میں سلفر مفید ہے۔ ورنہ روٹین کے نسخے دے سکتے ہیں۔ روٹین کا نسخہ جو کئی دفعہ مفید دیکھا ہے میں نے وقف جدید میں ربوہ میں، وقت تھوڑا ہوتا تھا وہ دیا کرتا تھا اس کا نام میں نے رکھا تھا سی سی ایل یعنی کاربوویج، چائنا اور لائیکوپوڈیم ۳۰ میں۔ CCL یاد رکھنے کے لئے آسان ہے۔ اگر کارآمد ہو تو ہفتے کے اندر اثر شروع کر دیتا ہے اور اگر نہیں اثر دکھاتا تو پھر لائیکوپوڈیم ایسا جزو ہے جس کو بار بار دینا نقصان دہ بھی ہوسکتا ہے۔ اس لئے اس کا زیادہ تجربہ نہ کریں اگر لائیکوپوڈیم دوا ہے تو حسب ضرورت دی جائے گی

لیکن اگر نہ دوا ہو اور بار بار دی جائے تو اس کی پروونگ ہو جاتی ہے۔ اور وہ پروونگ پھر بہت لمبا عرصہ چلتی ہے۔ پروونگ کا مطلب ہے کہ لائیکوپوڈیم اپنی علامتیں بیماری کے طور پر ظاہر کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اس لئے اس نسخے کو جیسا میں جانتا ہوں کچھ عرصہ فائدہ ہو تو زیادہ عرصہ پھر وقفے وقفے کے ساتھ دیا جائے اور نہ فائدہ ہو تو پھر چھوڑ کر دوسرا کوئی اور نسخہ تلاش کر لیا یا خالی چائنا یا کاربوویج سے الگ الگ کرکے دیکھنا پڑے گا۔

کالرہ کے مرض میں جب یہ وبا عام ہو اس میں اور کوئی دوا نہ ہو تو سلفر بھی ہیضہ کی چوٹی کی دوا ہے اور Preventive بھی ہے۔ اس لئے جہاں کالرہ پھیلا ہو وہاں کثرت سے سلفر دینی چاہئے۔ روزانہ اگر ایک خوراک ۲۰۰ دے دی جائے چند دن تک تو یہ Preventive ہو گی۔ اور اگر کوئی اور دوا مہیا نہ ہو جو عام طور پر کام آتی ہیں تو سلفر بھی اکیلی بہت حد تک مفید ہے۔ اس کا کالرہ سے گہرا تعلق ہے۔ اینٹی بائیوٹک ہے۔ چونکہ سلفر ہومیوپیتھک میں بھی کالرہ کا خاص طور پر اینٹی بائیوٹک ہے۔ اس کے جراثیم کو مارنے میں مفید ہے۔

اس کا پراسٹیٹ گلینڈ سے گہرا تعلق ہے۔ سلفر میں پیشاب کرنے کے بعد خواہ پراسٹیٹ کی دوسری علامتیں نہ بھی ہوں، سلفر کی خاص پہچان یہ ہے کہ اس میں ہلکی سی خفیف سی جلن ہوتی ہے اور Uneasiness دل چاہتا ہے کہ پیشاب پورا آئے مگر نہیں آئے گا۔ جب کوئی مریض آپ کو ایسی بات بتائے تو دو چار دن کے اندر ہی سلفر بڑا نمایاں فرق ڈال دیتی ہے۔ اور رات کو پیشاب میں بھی یہ مفید ہے۔ پھر مثانوں کو سردی لگ جانے کی وجہ سے بار بار جو پیشاب آنے کی تکلیف ہوتی ہے اس میں بھی سلفر مفید ہے۔

اس میں مردانہ کمزوریوں کی بھی دوا ہے۔ عورتوں کے لئے بھی مفید ہے۔ عورتوں کی جو سب سے بڑی تکلیف ہے وہ ہے Sterility - ان کا بانجھ پن جو بغیر علامتوں کے ہو۔ اس میں کئی دوائیں میں پہلے بیان کرچکا ہوں۔ فاسفورس بھی چوٹی کی دواؤں میں سے ہے۔ پلسٹیلا بھی اور سلفر بھی۔ سلفر کو بھی اہم مقام ہے۔ مگر ایک گروپ ہے دواؤں کا جس میں سلفر کو بھی شامل کرنا چاہیئے۔

Reckling، چھاتی میں بہت کھڑ کھڑ اور بلغم ہوتی ہے، نہ نکلے اور کرانک ہو، کمزوری پیدا کر چکا ہو۔ اس میں عموماً جو پہلی دوا نمایاں سامنے آتی ہے وہ ہے انٹی مونیم ٹارٹ۔ انٹی مونیم ٹارٹ کے متعلق ہمارے ایک احمدی ڈاکٹر نے کہا ہے کہ وہ اونچی طاقت میں بھی کام آتی ہے، نچی طاقت میں بھی کام آتی ہے۔ ری ایکشن وغیرہ ہو تو 3X,6X یا 3 طاقت میں دیا جائے تو بہت جلدی فائدہ پہنچاتی ہے۔ یہ چونکہ مجھے تجربہ نہیں اس لئے میں نے صرف ان کا پیغام بتا دیا ہے کہ امکان ہے اس کو بھی پیش نظر رکھیں۔

چیلیڈونیم
(CHELIDONIUM)

چیلیڈونیم بھی جگر کی دواؤں میں ایک اہم اور کافی مفید ہے۔ لیکن جگر کی دواؤں کے علاوہ چیلیڈونیم میں کھانسی سے بھی ایک تعلق ہے۔ اور اگر خارش ہو کر کھانسی بار بار اٹھے، گلے کی نالی میں خراش ہو تو بعض دفعہ چیلیڈونیم بہت مؤثر ہے جب دوسری دوائیں ناکام ہو جائیں۔ چیلیڈونیم کی یہ خوبی ہے کہ جو ہر وقت کی Irritation اور زندگی سے نفرت اور بیزاری پیدا ہو جاتی ہے۔ چیلیڈونیم اس کی چوٹی کی دوا ہے۔ اس میں کھانسی میں نرمی سی پیدا کر دیتا ہے۔ چڑچڑی کھانسی، غصہ دلاتی ہوئی اور غصے میں آئی ہوتی ہے۔ بار بار تنگ کرتی ہے چھیلتی ہے۔ بات کرتے ہوئے دوبارہ پھر دوبارہ شروع ہو جاتی ہے۔ اس کو چیلیڈونیم بالکل ٹھنڈا مزاج بنا دیتی ہے۔ کوئی تیزی نہیں رہتی۔ خشک خراش میں نرمی پیدا کرنے کے لئے چیلیڈونیم بہت اچھی ہے۔

یرقان کی چوٹی کی دواؤں میں سے ہے۔ نمونیہ اور یرقان اگر مل جائیں اور رائٹ سائڈ کا نمونیہ ہو تو چیلیڈونیم کا پہلا خیال آتا ہے۔

مثانہ کی پتھریوں کے لئے چیلیڈونیم اچھی ہے۔ چیلیڈونیم کا جو پیشاب وغیرہ کا رنگ ہے وہ پہلے تو کچا زرد ہوتا ہے۔ زردی ایسی جس میں زہریلی سی تیزی پائی جاتی ہے۔ اس لئے اس کو کچا زرد کہتا ہوں۔ ایک زرد وہ ہے جو آنکھوں کو بہت تکلیف دیتا ہے اس میں زہریلاپن سا نظر آتا ہے۔ لیکن شوخ نہیں ہوتا کچا کچا ہوتا ہے۔ یہ چیلیڈونیم میں پایا جاتا ہے۔ اور چیلیڈونیم کا جو فضلہ ہے وہ مٹی سے رنگ کا ہو جاتا ہے۔ پیشاب میں زردی ہے اور فضلہ مٹی کے رنگ کا ہو جاتا ہے۔

پلوریسی (Pleuracy) کی یہ اچھی دوا ہے۔ اس میں درد جو ہے یہ علامت پیچھے کی طرف شوٹ کرتی ہے اور بربرس میں ہر طرف Radiate کرتی ہے۔ اس کی علامت برائیونیا سے بھی ملتی ہے اور چونکہ برائیونیا بھی جگر اور پھیپھڑوں وغیرہ کی دوا ہے۔ یہ بھی دائیں طرف کی دوا ہے اس لئے کنفیوز نہیں کرنا چاہئے اس کو برائیونیا سے۔ برائیونیا کی طرح یہ بھی حرکت سے بڑھتی ہے۔ اس میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ برائیونیا کا مریض جس طرف سانس کی حرکت ہو رہی ہے اس کو دبایا جائے تو اس طرف آرام ملتا ہے۔ اس لئے جس طرف تکلیف ہوگی برائیونیا کا مریض اس طرف لیٹے گا۔ چیلیڈونیم میں اس سے درد ہوتی ہے اس لئے اس طرف نہیں لیٹا جائے گا۔ ایک یہ بھی پہچان ہے اس کی۔

عموماً گرمی سے دردیں بڑھتی ہیں۔ سر درد بڑھتی ہے۔ اس میں چیلیڈونیم مفید ہے۔ اس لئے جو گرم ملکوں کی سر درد ہے جو گرمیوں میں آنے لگتی ہے۔ اس میں فارمولا میں نے رکھا ہوا تھا۔ گلونائن، جلسیمئم اور نیٹرم میور ۳۰ میں۔

اس کا نیورلجیا اوپر۔ اس کی درد عموماً Supraorbital سے شروع ہوتی ہے۔ یہ جو درد ہے نا اوپر آنکھ کے اوپر۔ یہ سینٹر ہے۔ رائٹ سائیڈ پہ۔ لیکن پھر یہاں سے اوپر کے اس حصے میں پھیل جاتی ہے۔ اس میں یہ مفید ہے۔ Opacity of Cornea کے لئے بھی اس کو مفید بتایا گیا ہے۔ مجھے تو تجربہ نہیں ہوا لیکن بتایا گیا ہے کہ مفید ہے۔

اس میں کھانے کی علامتوں میں Crase hot milk گرم دودھ کی خواہش اس میں بڑھتی ہے اور معدے میں درد کھانے سے آرام پاتا ہے۔

سسٹس
(CISTUS)

حضور نے فرمایا Cistus Canadensis بہت گہری دوا ہے۔ کلکیریا سے بہت ملتی ہے۔ یہ اینٹی سورک دوا ہے۔ اینٹی سورک دوا وہ ہوتی ہے جو جلدی امراض کے لئے ہوتی ہے۔ سورائسس سے سورا نکلا ہے۔ جن کو جلدی امراض کا مادہ مغلوب کر چکا ہو ان کو سورک مریض کہتے ہیں۔ اور جلدی امراض کا مادہ اگر کسی کو مغلوب کرے تو اس میں میوکس میمبرین بھی ضرور متاثر ہوتی ہیں۔ اور جلدی امراض بسااوقات گلینڈز پر بھی حملہ کرتی ہیں۔ لیکن نمایاں پہچان سورک کی یہ ہے کہ سلفر، سسٹس بیماری کو اکثر دکھاتی ہے۔ جلد کے سب سے اوپر سب سے نمایاں اور اندرونی Surfaces پر گردے کی جھلی، پھیپھڑوں کی جھلی، انتڑیوں کی جھلی، معدے کی جھلی، رحم کی جھلی، یہ ساری بیماریاں سورک کہلاتی ہیں۔ اور آپس میں ان کا ادلنا

CANADIAN IMMIGRATION
A GOLDEN OPPURTUNITY

Colin R Singer and Associates/ Canadian Barristers and Solicitors can assist you to immigrate to Canada under the following categories a) Independent b) Business c) Investor Independent categories: Computer Science and Technology, Engineering, Business Administration, Accountant, Financial Experts, Pharmacist, System Analyst, Computer Programmer, Social Worker, Tool Maker, Machine Fitter, Printing Instruments and Industrial Machine Mechanic, Minimum one year experience.

For Further Details contact:
DR H KHAN , 5 YORK STREET, BATLEY, W. YORKS, WF17 0LG
Tel: (01924) 479251
Fax: (01924) 472846

بدلنا عام بات ہے۔ اور جب سورا کو دبا دیا جائے تو خطرناک علامت پھر یہ ہے کہ یہ گلینڈز کی Secretion میں اترتی ہے اور گلینڈز کے اندر بھی میمبرین ہوتی ہیں جن میں Secretions ہو رہی ہوتی ہیں۔ ان پر یہ اثر ڈال دیتی ہے۔ اور وہ پھر زیادہ خطرناک ہے اس کو نکال کر باہر کرنا پڑتا ہے۔ انٹی سورک دواؤں میں سسٹس بھی بہت چوٹی کی دوا ہے۔ جو کلکیریا کے مقابلہ پر Mild ہے لیکن بعض چیزوں میں کلکیریا سے بہت بہتر کام کرتی ہے۔

اگر کسی کو کرانک ڈائیریا ہو۔ حل ہی نہ ہو رہا ہو کسی طرح اور ساتھ گلینڈ بھی سوجے ہوں تو سسٹس دوا ہے۔ کتنا ہی کرانک ڈائیریا ہو اس میں یہ بہت نمایاں کام کرتی ہے۔ لیکن شرط یہی ہے کہ ساتھ گلینڈز کی Involvement بھی نظر آئے۔

جن لوگوں کو روزے میں سر درد ہو جاتی ہے ان کے لئے نمایاں طور پر لکھی ہوئی دواؤں میں ایک لائیکوپوڈیم ہے اور ایک سسٹس ہے۔ لائیکوپوڈیم کی ایک دو خوراک ہی بعض دفعہ ایسے مریضوں کو فائدہ پہنچا دیتی ہے جنکے روزے سے سر درد ہو۔ اور برائیونیا بھی بہت مفید ہے اس میں۔ برائیونیا کو میں نے زیادہ استعمال کیا ہے اور زیادہ فائدہ مند دیکھا ہے۔ روزمرہ اگر آپ روزے کے علاج کے طور پر اس کو استعمال کریں تو اس سلسلے میں یہ آپ کو مایوس نہیں کرے گا۔ اور بعض دفعہ تو نکس وامیکا بھی دینا پڑتا ہے اور بعض دفعہ جلسیمئم بھی۔ جلسیمئم کی اکثر اس لئے ضرورت نہیں پڑتی کہ جلسیمئم بے پیاس کی دوا ہے۔ اور کم ہی روزے ایسے ہیں جن میں پیاس نہ بھڑکی ہو۔ اس لئے جلسیمئم کی جگہ برائیونیا کام آتی ہے۔ لیکن اگر پیاس نہ ہو کسی روزے دار کو غیر معمولی بات ہو تو برائیونیا اور نہ ہی لائیکوپوڈیم بلکہ جلسیمئم اس کی دوا ہے۔ اور سسٹس بھی روٹین کی ٹکسالی کی دوا ہے۔ بھوکا رہنے سے سر درد سسٹس کے اثر کے نیچے آتی ہے۔

اس کی جو جلدی بیماریاں ہیں ان میں ایک علامت ہے جس کا اسی بات سے تعلق ہے جو میں نے آپ کے سامنے رکھی ہے کہ اصل میں جلد سے جو خارشی مادے ہیں وہ اچھل کر اندر چلے گئے ہیں۔ یہ سسٹس کا نمایاں نشان ہے۔ اس لئے اس کی جو خارش ہے اس کو ڈاکٹر عموماً بیان کرتے ہیں لیکن Relate نہیں کرتے اس بات کو وہ کہتے ہیں Tingling ہوگئی ہے۔ مکھی پھر گئی ہے۔ کبھی یہاں کچھ ہوگیا ہے۔ اور چاروں طرف سے عجیب سی حالت ہے۔ بے چینی بھی ہے لیکن Erruption کے کوئی نشان نہیں ہیں۔ یہ سسٹس کی علامت ہے۔ لیکن جب ایسا مریض خارش کرتا ہے تو وہ پھر سسٹس کی بیماری کی جو دبی ہوئی علامت ہے وہ باہر آنا شروع ہو جاتی ہے۔ اب کوئی ایسا بچہ جو سسٹس کا مریض ہے وہ ہاتھ مارتا رہتا ہے پھر چھیل چھیل کے وہ خونوں خون ہو جاتا ہے۔ پھر وہاں پیپ بھی بننی شروع ہو جاتی ہے۔ چھالے بھی ابھر آتے ہیں۔ دراصل Original کیس سسٹس کا ہی تھا جو دبا ہوا تھا اس لئے پہچانا نہیں جا رہا تھا۔ اور اس کی یہی علامت ہے کہ جلد میں بے چینی ہر طرف ہے Crawling ہے، کیڑیاں چل رہی ہیں، کہیں چبھن اچانک ہوتی ہے۔ اور مریض ایسے ہاتھ مارتا ہے۔ ایسی علامتوں کے بچے میں نے دیکھے ہیں ہاتھ مارتے رہتے ہیں۔ یہ Typical کیس ہے سسٹس کا اور سسٹس دیں گے تو دو طرح سے اثر ظاہر ہوتا ہے۔ یا تو وہ بیماری ٹھیک ہو جائے گی Erruption نہیں ہوتا۔ اور کچھ عرصہ بعد میں پھر دینی چاہئے۔ سسٹس Mild ہے نسبتاً لمبے علاج کا تقاضا کرتی ہے۔ ایسی بیماریاں جو اندر جاچکی ہوں وہ آناً فاناً ٹھیک نہیں ہوا کرتیں۔ اس لئے ایسے مریض کو Off and On یعنی کبھی کبھی سسٹس دی اور کبھی نہ دی۔ مگر لمبے عرصے تک سسٹس پر رکھنا چاہئے۔ اور وقتی طور پر آرام آ جائے گا۔ بعض دفعہ ابھار دیتی ہے مرض کو۔ سسٹس دیں تو بہت نمایاں ری ایکشن جلد پر پیدا ہو جائے گا اور مرض کی ساری شکلیں جو اصل بیماری کی ہیں باہر آ جائیں گی۔ ایسی صورت میں اگر جلد پر رکھ کر علاج کیا جائے تو لمبے علاج کی ضرورت نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بیماری جو بھی اندر سے باہر آنی تھی آگئی ہے۔ وہاں جب ٹھیک ہوگی تو اندر سے بھی ٹھیک ہو چکی ہے۔

یہ عموماً جلدی امراض کے علاج میں ایک رہنما اصول ہے۔ لیکن سسٹس کے تعلق میں خصوصیت سے بتانا ضروری ہے کیونکہ کتابیں آپ کو صرف یہ بتاتی ہیں کہ جلد پر ظاہر ہو لیکن اس کی فلاسفی اس کی وجہ نہیں بتاتیں۔ اس وجہ سے صحیح کیس ٹریٹ نہیں ہو سکتا۔ تو سسٹس بہت اچھی دوا ہے چوٹی کی دواؤں میں سے ہے۔ مگر اس کے استعمال کے لئے اس کا سلیقہ آنا چاہئے۔

بعض صورتوں میں اتنی گہری ہے یہ اپنے اثر میں کہ اچھے Authentic ڈاکٹر جن کے اوپر اعتبار کیا جاسکتا ہے وہ گواہی دیتے ہیں کہ چہرے کے لیوکس میں جو قریباً لاعلاج مرض سمجھا جاتا ہے سسٹس اکیلی کافی ثابت ہوئی ہے۔ نچلے ہونٹ کے کینسر میں (اوپر والے کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی کہ کیوں ذکر نہیں۔ لیکن نچلے ہونٹ کا ذکر ملتا ہے)۔ اس کے کینسر میں سسٹس اکیلی کافی ہو جاتی ہے۔ تو اس لئے دوا بہت گہرے اثر والی ہے۔ اس کو معمولی سمجھ کے نظرانداز نہیں کرنا چاہئے۔

اس کی دانتوں اور مسوڑھوں کی شکل سلفر سے بہت ملتی ہے لیکن ایک فرق کے ساتھ۔ سلفر میں جلن اور Irritation بھی پائی جاتی ہے۔ دانت جلتے بھی ہیں۔ سسٹس میں وہ سارا کچھ جبڑے کے پاس پھیل جاتا ہے۔ ان میں کمزوری سی ہو جاتی ہے۔ Relax سے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے دانت وغیرہ ڈھیلے ہونے لگتے ہیں۔ لیکن جلن نہیں۔

اس کے نزلے میں بھی جلن نہیں ہوتی۔ اس کا جو نزلہ ہے اس میں ناک کے اندر ٹھنڈ کا احساس ہوتا ہے۔ اور خاص ٹھنڈا ٹھنڈا احساس اگر کسی Spot پر پیدا ہونا شروع ہو جائے وہ تو بھڑک کے نزلہ بنتا ہے۔ اگر بروقت سسٹس دے دی جائے تو پھر نزلہ آگے نہیں بڑھے گا۔ لیکن جب نزلہ جم جائے، نکل آئے مواد، پھر جلن کا احساس پیدا ہوتا ہے پہلے نہیں۔ پہچان اس کی پھر یوں ہوئی کہ نزلے کے آغاز میں ناک کی نالی میں کہیں بھی، گلے میں بھی ٹھنڈ کا احساس پیدا ہوتا ہے پھر وہاں Cold Settle ہو جاتی ہے۔ جم جائے پھر اس کے اکھڑنے کے بعد پھر جلن پیدا ہوتی ہے۔ لیکن آرسنک میں اس کے اندر رہتے ہوئے جلن ہوتی ہے، اکھڑنے کے بعد نہیں۔ آرسنک میں وہ مادہ خود جلانے والا ہے۔

چھاتیوں میں جو گٹھلیاں بن جاتی ہیں بعض دفعہ کینسر بھی بن جاتا ہے ان میں جو استعمال ہونے والی دوائیں ہیں ان میں سسٹس بھی ہے اور وہی ہنجیریں بڑی نمایاں ہیں۔ اس میں سسٹس میں ہنجیریں ہوتی ہیں۔ گٹھلیوں کی چین بنی ہوئی۔ وہ اس میں بڑی نمایاں ہیں عموماً گلینڈز سوجتے ہیں۔ اب یہ سسٹس کا خاص نشان ہے۔

کان کے اندر جو کھجلی ہے مگر آرام نہ آئے کھجانے سے۔ دراصل وہی بات ہے جو میں شروع سے بتا رہا ہوں کہ عضو کوئی بھی ہو علامتوں کا مزاج وہی رہے گا۔ کان کے اندر بعض لوگ انگلیاں گھسیڑ گھسیڑ کے خارش کرتے رہتے ہیں۔ کچھ نہیں بنتا۔ یہاں تک کہ وہ چھل جائے یہاں تک کہ اس میں زخم پیدا ہو جائیں۔ پیپ بننی شروع ہو جائے تو سسٹس اپنی ساری علامتیں کان میں ظاہر کر دے گی۔ لیکن کھجلی اور ہروقت کی بے چینی یہ سسٹس کی علامت ہے۔

کھانسی میں Constant Tickling اور وہ جہاں تک انسان پہنچ نہ سکے ایسی Tickling جو Surface پر علامت کے طور پر موجود ہے لیکن بیماری گہری اتری ہوئی ہے۔ یہ اسی طرح ہے جیسے بعض دفعہ ورم ہو۔ اوپر سے آپ کھجلانے کی کوشش کریں تو اندر آرام نہیں آتا۔ سسٹس میں ورم نہیں ہوتی اور جلد پر کوئی ظاہر اثر نہیں ہے مگر جڑیں اس کی نیچے اتری ہوئی ہیں، اس لئے اوپر کی کھجلی فائدہ نہیں دے رہی۔ یہانتک کہ وہاں پر خارش اتنا نقصان پہنچادے کہ اندر کا مرض ابھر کر باہر نکل آئے۔ ہومیوپیتھک اصطلاح میں ہم یہ کہتے ہیں لیکن Technically ایلوپیتھک سائنس کے مطابق اندر تک جو مرض ہے وہ اس طرح کھینچ کر باہر نہیں لایا جاسکتا۔ وہ اپنی جگہ ایک مرض ہے۔ اپنے اس کے جراثیم ہیں۔ لیکن ہومیوپیتھک سائنس میں اس کا یہ جواز بیان کیا جاتا ہے کہ انسانی جسم میں کوئی دفاعی کمزوری ایسی ہے جو جلدی امراض کا مقابلہ نہیں کر سکتی مگر جلد میں زیادہ طاقت ہے میوکس ممبرین میں کم۔ یہ سسٹس بنائے گی۔ اس لئے جلد نے اپنی جگہ اس کو جگہ نہیں بنانے دی بیماری کو Barriers کے لحاظ سے جلد نسبتاً زیادہ مضبوط ہے اور میوکس ممبرین کمزور ہے۔ اور گلینڈز بھی کمزور ہیں۔ یہ جو بیماری کا فلسفہ ہے یہ سسٹس پہ پورا اترتا ہے۔ سسٹس میں بعینہٖ یہی حرکت ہو رہی ہے۔ اگر جلد کو کمزور کردیں تو اندرونی بیماری جہاں حملہ ہوا ہو وہ بچ جائے گی اور جلد کی طرف توجہ منتقل ہو جائے گی۔

واقفات نو کی تربیت میں

گھر گرہستی کی اعلیٰ تعلیم ضرور شامل کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"......جہاں تک بچیوں کا تعلق ہے اس سلسلے میں بھی بارہا ماں باپ سوال کرتے ہیں کہ ہم انہیں کیا بنائیں۔ وہ تمام باتیں جو مردوں کے متعلق یا لڑکوں کے متعلق میں نے بیان کی ہیں وہ ان پر بھی اطلاق پاتی ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ انہیں گھر گرہستی کی اعلیٰ تعلیم دینی بہت ضروری ہے اور گھریلو اقتصادیات سکھانا ضروری ہے کیونکہ بعید نہیں کہ وہ واقفین بچیاں واقفین کے ساتھ ہی بیاہی جائیں۔ جب میں یہ کہتا ہوں کہ بعید نہیں تو مراد یہ ہے کہ **آپ کی دلی خواہش یہی ہونی چاہئے کہ واقفین بچیاں واقفین سے بیاہی جائیں ورنہ غیر واقفین کے ساتھ ان کی زندگی مشکل گزرے گی** اور مزاج میں بعض دفعہ ایسی دوری ہو سکتی ہے۔ ایک واقف زندگی بچی کا اپنے غیر واقف خاوند کے ساتھ مذہب میں اس کی کم دلچسپی کی وجہ سے گزارا نہ ہو اور واقفین کے ساتھ شادی کے نتیجے میں بعض دوسرے مسائل اس کو درپیش ہو سکتے ہیں۔ اگر وہ امیر گھرانے کی بچی ہے، اس کی پرورش نازونعم میں ہے اور اعلیٰ معیار کی زندگی گزار رہی ہے تو جب تک شروع ہی سے اسے اس بات کے لئے ذہنی طور پر آمادہ نہ کیا جائے کہ وہ سادہ، سخت زندگی اور مشقت کی زندگی برداشت کر سکے اور یہ سلیقہ نہ سکھایا جائے کہ تھوڑے پر بھی انسان راضی ہو سکتا ہے اور تھوڑے پر بھی سلیقے کے ساتھ انسان زندہ رہ سکتا ہے۔ پس ایسی لڑکیاں جن کو بچپن سے مطالبوں کی عادت ہوتی ہے وہ جب واقفین زندگی کے گھروں میں جاتی ہیں تو ان کے لئے بھی جہنم پیدا کرتی ہیں اور اپنے لئے بھی۔ مطالبے میں فی ذاتہ کوئی نقص نہیں لیکن اگر مطالبہ توفیق سے بڑھ کر ہو تو پھر خواہ خاوند سے ہو یا ماں باپ سے یا دوستوں سے تو زندگی اجیرن بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس معاملے میں ہمیں کیا خوبصورت سبق دیا جب فرمایا "لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا" کہ خدا کسی کی توفیق سے بڑھ کر اس سے مطالبہ نہیں کرتا۔ تو بندوں کا کیا حق ہے کہ توفیق سے بڑھ کر مطالبے کریں۔ **پس واقفین زندگی کی بیویوں کے لئے یا واقفین زندگی لڑکیوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ یہ سلیقہ سیکھیں کہ کسی سے اس کی توفیق سے بڑھ کر نہ توقع رکھیں، نہ مطالبہ کریں اور قناعت کے ساتھ کم پر راضی رہنا سیکھ لیں۔**

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ فروری ۱۹۸۹ء)

(مرسلہ وکالت وقف نو)

خصوصی درخواست دعا

مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب، امیر جماعت احمدیہ امریکہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

عزیزم ظاہر احمد اس وقت بیمار ہے اور ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق اس کی Pituitary Gland میں ٹیومر ہے جس کا اس وقت باسٹن جنرل ہاسپیٹل میں اپریشن ہو رہا ہے جسے وہاں کے مشہور سرجن کر رہے ہیں اور یہ آپریشن قریباً تین گھنٹے کا ہوگا۔ عزیزم کو اس سے قبل ہارٹ کی بھی تکلیف رہی ہے۔

احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزم ظاہر احمد کو اپنے فضل سے شفاء کامل و عاجل عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

AGHA & CO.
ACCOUNTANTS
Sc 60 Refunds; Book-Keeping; Accountancy; Vat; Paye and Taxation Services provided at reasonable rates.
Please Contact Mr. AGHA on
0181-333 0921
0181-909 9359
204 Merton Road, SW18 5SW.
11 Tenby Ave. Harrow, Midx HA3 8RU

عکس نما

(پروفیسر محمد ارشد چوہدری)

مغرب کے انقلابات فکری

گزشتہ پانچ سو سال کے عرصہ میں تاریخ، معاشیات، حکومت، قانون، سائنس اور دیگر شعبہ ہائے زندگی میں زبردست انقلابات رونما ہوئے۔ آج ہم اکیسویں صدی کی دہلیز پر کھڑے ہو کر ان تغیرات کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ انقلابات تخریبی زیادہ اور تعمیری کم دکھائی دیتے ہیں۔ کیونکہ انسان کے سماجی اور معاشرتی مسائل میں بے پناہ اضافہ ان فکری انقلابات کی چغلی کھاتا نظر آتا ہے۔ مذہب اور سائنس میں تضاد پہلے سے بڑھ کر دکھائی دیتا ہے۔ مسائل آبادی زیادہ گھمبیر شکل اختیار کر چکے ہیں۔ حکومتوں اور عوام الناس کے حقوق میں توازن قائم نہیں کیا جاسکا۔ نسلی امتیاز کے جن کو بوتل میں بند نہیں کیا جاسکا۔ عورتوں کے حقوق کا مسئلہ ہنوز حل طلب ہے۔ قومیتوں کے تعصبات ختم نہیں ہو سکے۔ بین الاقوامی قانون اور امن کا مسئلہ جوں کا توں پڑا ہے۔ حکومت کا کوئی ایسا تصور قائم نہیں کیا جاسکا جو تمام اقوام عالم کے لئے قابل قبول ہو۔ سرمایہ داری نظام آج بھی کرہ ارض کو پہلی دنیا، دوسری دنیا اور تیسری دنیا میں تقسیم کئے ہوئے ہے۔ عالمگیر لازمی تعلیم ہنوز ایک خواب ہے جس کی تعبیر دور دور تک نظر نہیں آتی۔ غرضیکہ کوئی بھی شعبہ انسان ایسا نہیں ہے جس کی کارکردگی تسلی بخش ہو۔

کولمبس (۱۵۰۰ء) سے فرائیڈ (۱۹۳۰ء) تک اور ۱۹۳۰ء سے ۱۹۹۵ء تک سینکڑوں مغربی مفکرین نے ہر انسانی موضوع پر سیر حاصل غور و فکر کے بعد ہر قسم کے نظریات پیش کئے۔ ان نظریات نے دنیا کا حلیہ بدل کر رکھ دیا ہے۔ لیکن ماسوائے چند سائنسی نظریات کے جن کی بنیاد تجربات پر تھی دیگر نظریات نے بالعموم انسان کو کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں پہنچایا۔ جس کی سب سے بڑی وجہ یورپ کا فکری پس منظر ہے جو غیر منطقی، غیر سائنسی اور غیر انسانی پس منظر ہے۔ صلیبی نظریات پرکشش گناہوں کی طرح مغربی فکر کو لازم پڑے ہوئے ہیں۔

کولمبس ۱۴۹۳ء

کولمبس نے ۱۴۹۳ء میں امریکہ دریافت کیا۔ اس وقت تک چھاپہ خانہ اپنی ابتدائی شکل میں معرض وجود میں آچکا تھا۔ چنانچہ امریکہ کی دریافت نے عیسائی کلیسا اور حکومتوں کو دولت اکٹھی کرنے کی ایک لامتناہی دوڑ

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW

FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:

TEL: 0141-777 8568
FAX: 0141-776 7130

میں شامل کر دیا۔ جو آج بھی اسی طرح سے جاری ہے جیسا کہ کولمبس نے بادشاہ اور ملکہ سپین کو اپنے ۱۴ مارچ ۱۴۹۳ء کے خط میں یقین دلایا تھا کہ نئی دنیا کی دریافت دراصل سونے کا ایک پہاڑ ہے اور جس پر پوپ نے سپین اور پرتگال کو آدھی آدھی دنیا بانٹ دی تھی۔ پوپ الیگزنڈر ششم کے فرمان کے مطابق جو ۴ مئی ۱۴۹۳ء کو جاری کیا گیا تھا قطب شمالی اور قطب جنوبی کو ملانے والی لائن کے مغرب کی طرف دریافت ہونے والے ممالک سپین کی ملکیت میں متصور ہونگے اور اس لائن کے مشرق میں واقع دریافتوں کا مالک پرتگال ہوگا۔

لیکن چونکہ اس تقسیم میں فرانس، برطانیہ اور دیگر یورپین ممالک کو حصہ دار نہیں بنایا گیا تھا اس لئے آئندہ صدیوں میں ہونے والی جنگیں درحقیقت اس غیر منصفانہ تقسیم کے نتیجے میں وقوع پذیر ہوئیں اور بالآخر برطانیہ اور فرانس دنیا کی سب سے بڑی سامراجی طاقتوں کے طور پر ظاہر ہوئیں۔ پوپ کے اس فیصلے کے پس منظر میں کلیسا کے مادی دولت کا حصول کارفرما تھا۔ گویا کہ دنیا کی اس لوٹ کھسوٹ کے پیچھے بائبل کا وہ انسان چھپا بیٹھا تھا جسے یسوع نے سب گناہ اور جرائم معاف کر رکھے تھے۔ چنانچہ سب سے پہلے کلیسا کے خطرناک مجرموں اور قیدیوں کو ہی نئی دنیا میں بھیجا گیا اور انہوں نے انسانیت کی جو دھجیاں بکھیریں وہ تاریخ کا حصہ بن چکا ہے۔ اور آج بھی بنیادی طور پر اقتصادی سامراجیت کی شکل میں انسانیت کی جو تذلیل کی جا رہی ہے وہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

(1511) Erasmus اور (1516) More

Erasmus کی The Praise of Folly اور More کی Utopia دو ایسی کتابیں تھیں جنہوں نے یورپین دماغ بنانے میں اہم کردار ادا کیا The Praise of Folly یورپ کے کلیسائی اور سماجی و معاشرتی حالات کی زبوں حالی پر طنزیہ تنقید تھی جس نے بعد میں عیسائیت میں پروٹسٹنٹ تحریک کو جنم دیا۔ جبکہ یوٹوپیا درحقیقت مارکس اور لینن کے کمیونزم کی نظریاتی بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لحاظ سے ان دو کتب کو دو تحریکیں کہنا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ پہلی تحریک مذہب اور مذہب کے زیر اثر سماج کے خلاف بغاوت تھی جبکہ دوسری تحریک معاشی اور معاشرتی نوعیت کی تھی۔

ان تحریکوں کے پس منظر میں بھی بائبل اور بائبل کے قائم کردہ معاشرہ کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ گویا کہ یورپ کے مفکرین کے لئے یورپ ہی پورا کرہ ارض تھا۔ ان میں اس وقت کی معلوم دنیا کے حالات کا ذکر نہیں ملتا۔ بالفاظ دیگر یورپ سے اٹھنے والی ان تحریکوں کا انسان کے مجموعی حالات و مسائل سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ چنانچہ یہی صورت حال آج بھی قائم ہے۔ یورپ سے اٹھنے والی ہر تحریک درحقیقت ایک محدود اور یورپین تحریک ہی ہوتی ہے۔ بین الاقوامیت نہ تو ماضی میں ہی کسی یورپین تحریک کا حصہ رہی ہے اور نہ ہی اب ہے۔ لیکن یورپ کی ہر تحریک کو بین الاقوامی تحریک کہنا ایک فیشن بن چکا ہے۔ مثلاً عورتوں کے حقوق سے متعلق تحریکات کو اسی طرح سے بین الاقوامی تحریکیں کہا جاتا ہے جس طرح پر کیمونزم کو بین الاقوامی تحریک کہا جاتا رہا ہے۔

(1536) Luther کے Addresses اور (1536) Calven

لوتھر کے addresses کا مقصد گو جرمن قوم کو پاپائیت سے نجات دلانا تھا لیکن یہ تحریک ایک طوفان بن کر پوری عیسائی دنیا پر چھا گئی اور ایک ایسا طوفان بدتمیزی برپا ہوا جس کی زد سے غیر عیسائی ممالک بھی باہر نہ رہ سکے۔ مذہب اور ریاست کے راستے جدا ہونے سے کچھ فوائد تو ضرور حاصل ہوئے لیکن اس کے نقصانات کا پلڑا بھاری رہا۔ کیونکہ اس تحریک کے ردعمل کے طور پر مذہب کو Fiction فکشن سمجھ لیا گیا اور جس طرح Fictual اور Fictional میں کوئی تضاد نہیں ہوتا اسی طرح پر یورپ نے سائنس کو حقیقت اور مذہب کو محض Fiction سمجھ کر مذہب کی غیر عقلی اور غیر سائنسی تعلیمات پر غور و خوض کا دروازہ ہی بند کر دیا۔

لوتھر کی تحریک چرچ کے خلاف بغاوت تھی تو کیلون خدائی فوجداری کا قائل تھا۔ وہ حکومت اور چرچ کو علیحدہ مگر ایک ہی مقصد کے تابع قرار دیتا ہے۔ حکومت مذہب کے خلاف کوئی حکم جاری نہیں کر سکتی لیکن لوگوں کو جبراً مذہب پر قائم رکھ سکتی ہے۔ نیز دولت کا ہر جائز ناجائز طریق سے حصول مذہب کا معاون و مددگار ہے۔

(1532) Machiavelli کا مشہور زمانہ نظریہ سیاست

میکاولی نے ۱۵۳۲ء میں ایک کتاب The Prince لکھ کر شائع کی جو گزشتہ پانچ صدیوں سے سیاست دانوں کی بائبل بنی ہوئی ہے۔ ہر ظالم و جابر اور بے حیا حکمران میکاولی کا شاگرد ہونے پر فخر کرتا ہے اور ہر بے اصولے سیاست دان کے تکیے کے نیچے یہ کتاب پڑی ہوتی ہے۔ اس کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ سیاست اور حکومت میں ہر کام جائز ہوتا ہے اور کوئی دھوکہ، فریب، عیاری، بدعہدی، ظلم اور واہیاتی وغیرہ نہ صرف اچھے حاکم کے لئے ناجائز نہیں ہوتی بلکہ ایک مستحسن کام ہوتا ہے۔ میکاولی کو سیاست کا بانی سمجھا جاتا ہے۔ اس ایک کتاب نے انسانیت کی تذلیل میں جو کردار ادا کیا ہے اور کر رہی ہے اس کی مثال ملنا محال ہے۔ یورپ کے دیگر مفکرین کی طرح میکاولی کے مدنظر صرف اٹلی کی سیاسی صورت حال تھی لیکن بدقسمتی سے اس کا اثر ساری دنیا کی سیاست پر پڑ رہا ہے۔

(1576) Bodin کی The Six Books on the state

Bodin کا نظریہ ریاست یہ تھا کہ ریاست نہ تو خدائی تقدیر کے تحت وجود میں آتی ہے اور نہ ہی انسانی اتفاق سے بلکہ یہ محض اور محض طاقت کے ذریعہ سے وقوع پذیر ہوتی ہے۔ بیسویں صدی کے اکثر سماجی سائنس دان بوڈین کی اس تعریف ریاست سے متفق ہیں۔ گویا کہ میکاولی کی طرح بوڈین بھی نظریہ تشدد کا معلم ہے۔ یورپ اور امریکہ کی جدید ریاستوں کا بین الاقوامی طرز عمل اس نظریے کی روشنی میں واضح ہو جاتا ہے۔ خاص طور پر امریکہ کا نیا ورلڈ آرڈر۔ اب چونکہ سرد جنگ کے خاتمے کے بعد امریکہ واحد سپر پاور ہے اس لئے امریکہ کے لئے ہر غیر عقلی اور غیر انسانی طرز عمل جائز اور ضروری ہے۔ حق طاقت ہی کے استعمال سے معرض وجود میں آتا ہے۔ دراصل بوڈین کا نظریہ سیاست و ریاست ۱۶ویں صدی کے فرانس کے حالات کی پیداوار تھا۔ جسے بعد میں بین الاقوامی نظریہ ریاست کی حیثیت دے دی گئی۔

انسان کو دریافت کرنے والا (1580—95) Montaigne

مونٹین نے ۱۵۸۰ء سے ۱۵۹۵ء تک کے عرصہ میں انسان پر مضامین لکھے۔ اس کے خیال میں کوئی انسانی خیال یا نظریہ قطعیت کا حامل نہیں ہوتا۔ وہ سچ بھی ہوتا ہے اور جھوٹ بھی، وہ غلط بھی ہوتا ہے اور صحیح بھی۔ درحقیقت یہ نظریہ صرف سولہویں صدی کے فرانس کی مذہبی جنگوں سے پیدا شدہ صورت حال کی عکاسی کرتا ہے لیکن اس وقت کے نیم حکیم یورپ کے لئے یہ ایک بین الاقوامی پیغام ثابت ہوا۔

شیکسپیئر (۱۶۰۳ء) کی ہیملٹ

شیکسپیئر کے ڈراموں نے برطانیہ اور یورپ کی زبانوں اور فکر پر جو اثرات مرتب کئے ہیں وہ محتاج بیان نہیں اور اس کی کتب میں سے ہیملٹ (Hamlet) کو نمایاں ترین مقام حاصل ہے حالانکہ ہیملٹ فریب، مکاری، بےوفائی، بداخلاقی اور قتل وغیرہ کی ایک فرضی کہانی ہے جو دراصل ۱۶ویں صدی کے برطانیہ کی سماجی تصویر کے علاوہ کوئی اور حقیقت نہیں رکھتی۔ شیکسپیئر کی بے پناہ مقبولیت سے برطانیہ اور یورپ کے ذہن کی عکاسی ہوتی ہے۔

(1605) Bacon

بیکن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے انسانی فکر کو وہ حرکت عطا کی جس حرکت سے ساری دنیا کو متحرک کر دیا گیا۔

بیکن علم کو تین قسموں میں بیان کرتا ہے۔ تاریخ، جس کا تعلق حافظے سے ہے۔ شاعری، جس کا تعلق تخیل سے ہے۔ اور فلاسفی، جس کا تعلق عقل سے ہے۔ لیکن علم کا مادی طور پر Applicable ہونا ضروری ہے۔ جو علم مادی افادیت کا حامل نہیں ہے وہ صرف خدا اور فرشتوں کو ہی زیب دیتا ہے، انسان کو نہیں۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

DISTRIBUTORS OF CRIMPLENE/ VELVET & POLYESTER COTTON CLOTH/ QUILTS & BLANKETS/ PILLOWS & COVERS/ VELVET CURTAINS/ NYLON & SATIN FINISH BED SPREADS/ BED SETTEE & QUILT COVERS/ VELVET CUSHION COVERS/ PRAYER MATS/ ETC. ETC DIRECT SALE TO THE PUBLIC

CROWN TEXTILES,
138 ABBEY ROAD, BRADFORD, BD8 8DP
PHONE 01274 724331 / 488 446
FAX: 01274-730 121

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

چودھری فضل حق پاکستان کے تین صوبوں کے انسپکٹر جنرل پولیس، FIA کے ڈائریکٹر جنرل اور وفاقی حکومت میں سیکرٹری داخلہ رہے ہیں۔ روزنامہ "پاکستان" ۳۰ مئی میں شائع ہونے والے مضمون میں وہ پاکستان کے بعض حکمرانوں کی پرفریب زندگی سے پردہ اٹھاتے ہیں۔ اس مضمون کا کچھ حصہ محترم منظور صادق صاحب نے روزنامہ "الفضل" ۲۵ جون میں پیش کیا ہے۔ جناب فضل حق کہتے ہیں کہ "پنجاب میں تحریک ختم نبوت وزیر اعلیٰ پنجاب ممتاز دولتانہ نے شروع کرائی اور اخبارات و جرائد کو مالی معاونت دے کر اسے خوب اچھالا اور عوامی اشتعال کو ہوا دی۔ ان کا منصوبہ تھا کہ جب تحریک زور پکڑ جائے گی تو اس کا رخ کراچی کی طرف موڑ دیا جائے گا، خواجہ ناظم الدین ڈرپوک آدمی ہیں، بھاگ جائیں گے اور دولتانہ وزارت عظمیٰ پر قبضہ کر لیں گے۔ امن و امان کی صورتحال روز بروز خراب تر ہو رہی تھی۔ وزیر اعلیٰ ہاؤس میں روزانہ افسران کی میٹنگ ہوتی لیکن جان بوجھ کر کوئی فیصلہ نہ کیا جاتا.... آگ پھیل رہی تھی اور دولتانہ اس میں تیل پھینک رہے تھے کہ مارشل لاء لگ گیا۔"

مضمون نگار کو ایوب خان، بھٹو اور جنرل ضیاء کو بھی قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ ضیاء کے بارے میں وہ بیان کرتے ہیں کہ "طویل ملاقاتوں کی بنیاد پر میں کہہ سکتا ہوں کہ جنرل ضیاء الحق ایک اچھے انسان نہیں تھے۔ ان میں دیانت اور سچائی دونوں کی بہت کمی تھی وہ بہت الجھی ہوئی اور اخلاص سے خالی شخصیت کے مالک تھے یہ سب میری ذاتی رائے ہے کوئی تحقیق نہیں اس ضمن میں بہت سی مثالیں پیش کر سکتا ہوں۔"

★ ★ ★

۱۸۹۷ء میں حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ نے اخبار "الحکم" امرتسر سے جاری کیا جو اگلے سال قادیان منتقل ہوا۔ ۱۹۰۲ء میں حضرت منشی محمد افضل صاحبؓ جو مشرقی افریقہ میں مقیم تھے، قادیان آئے اور حضرت مسیح موعودؑ کی اجازت سے اخبار "القادیان" جاری کیا جس کا نمونے کا پرچہ یکم ستمبر کو شائع ہوا۔ حضرت منشی فیض علی صابرؓ اسکے مینجر تھے۔ بعد ازاں حضورؑ نے اخبار کا نام تبدیل کردیا اور ۳۱ اکتوبر سے یہ "البدر" کے نام سے شائع ہونا شروع ہوا۔ حضرت منشی محمد افضل صاحبؓ کی انتھک محنت اور بےحد قربانی سے "البدر" پروان چڑھا۔ ۲۱ مارچ ۱۹۰۵ء کو آپؓ اچانک انتقال فرما گئے تو حضرت اقدسؑ نے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو نیا مدیر مقرر فرمایا۔ روزنامہ "الفضل" ۲۶ جون میں محترم محمد محمود طاہر صاحب کا بانی مدیر اخبار البدر قادیان کے بارے میں مختصر مضمون شائع ہوا ہے۔

★ ★ ★

ماہنامہ "مصباح" جون ۹۶ء میں محترمہ طیبہ سروش صاحبہ کی شائع ہونے والی ایک نظم "جمالِ جلوہ" میں سے دو بند ملاحظہ فرمائیں۔

درونِ پردہ تصویر ہی سہی لیکن
سوال یہ ہے وہ چہرہ نظر تو آیا ہے
جمالِ عکس سے باہر نہ آ سکا لیکن
وہ اپنے شہر میں پھر لوٹ کر تو آیا ہے

سناؤ اس کی صدائیں دکھاؤ اس کا جمال
کہ اپنے لہجۂ گل میں وہ دیر تک بولے
پھر ایسی بات کوئی زیرِ گفتگو لاؤ
کسی بہانے وہ محفل میں دیر تک بولے

★ ★ ★

"اخبار احمدیہ" برطانیہ جولائی/اگست ۹۶ء کے مطابق لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی سالانہ کھیلوں (منعقدہ ۲۲ جون) میں ۳۶ مجالس کی ۴۱۵ کھلاڑیوں نے شرکت کی جبکہ ۸۰۰ سے زائد ممبرات اس موقع پر تشریف لائیں۔

★ ★ ★

حضرت مولوی سید غلام محمد صاحب افغانستان کے معزز جاگیردار تھے، حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ شہید کے سایہ عاطفت میں پرورش پائی، انکے شاگرد ہوئے اور انہی کے ذریعہ قبول احمدیت کی سعادت پائی۔ حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کی شہادت کے بعد آپکو شدید مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ لمبا عرصہ روپوش رہے اور قید بھی رہے۔ اتنے پرجوش مبلغ تھے کہ خوفناک حالات کے باوجود بہت سے افراد آپکے ذریعہ احمدی ہوئے۔ جب افغانستان کے بہت سے احمدی شہید کر دیئے گئے یا قید میں ڈال دیئے گئے تو آپؓ ہجرت کرکے قادیان آگئے جہاں ۲۸ جولائی ۳۲ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ آپکا ذکر خیر روزنامہ "الفضل" یکم جولائی میں محترم سید ابوالحسن قدسی صاحب کے قلم سے شائع ہوا ہے۔

★ ★ ★

ہفت روزہ "بدر" ۱۸ جولائی کی اطلاع کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ۱۰۵ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کے لئے ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۹۶ء (بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

★ ★ ★

حضرت مصلح موعودؓ ۱۹۴۹ء میں کراچی جاتے ہوئے ساہیوال پہنچے تو آپکے دست مبارک پر بیعت کرنے والوں میں محترم سعید احمد اعجاز صاحب بھی شامل تھے۔ احمدیت قبول کرنے والے وہ اپنے خاندان میں پہلے فرد تھے۔ انکی اہلیہ کو جب اس کا علم ہوا تو وہ بہت ناراض ہوئیں۔ دو تین سال بعد آپکا ایک بیٹا شدید بیمار ہوا اور زندگی کی امید ختم ہوگئی تو انکی اہلیہ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اگر احمدیت سچی ہے تو اللہ اس بچے کو نئی زندگی دے گا۔ چنانچہ اسی رات بچے کی حالت بدل گئی اور اسطرح وہ ایمان لے آئیں اور پھر خاندان بھر کی مخالفت کے باوجود ثابت قدم رہیں۔

محترم سعید احمد اعجاز صاحب کے حالات زندگی انکی بیٹی محترمہ سلمیٰ شہناز صاحبہ کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ۳ جولائی کی زینت ہیں۔ آپ ۲۵ دسمبر ۱۹۱۲ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ دس سال کے تھے کہ والدہ کی وفات ہوگئی تو والد نے دوسری شادی کرلی۔ ۳۸ء میں آپ نے پٹنہ انجینئرنگ یونیورسٹی سے سول انجینئر کی ڈگری حاصل کی اور پھر بسلسلہ ملازمت مختلف جگہوں پر مقیم رہے۔ آپ کی بعض پیشہ وارانہ تصانیف رسول کالج آف انجینئرنگ اور انجینئرنگ یونیورسٹی کے نصاب میں شامل ہیں۔ دوران ملازمت آپکی دیانتداری کا شہرہ اور رعب تھا۔ شاعر بھی بہت اعلیٰ تھے اور حلقہ اربابِ ذوق میں "رباعی کے بادشاہ" کہلاتے تھے۔ فارسی، عربی، اردو اور انگریزی پر یکساں قدرت حاصل تھی اور چند دیگر زبانوں کی بھی سوجھ بوجھ تھی۔ ۸۱ء میں انصاراللہ کے لئے آپکی نظم "جوانوں کے تم ہو جواں اللہ اللہ" ایک مقابلہ میں اول قرار پائی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اجتماع پر انعام عطا فرمایا۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے بھی آپکے کلام کے سلسلے میں نہایت محبت سے متعدد مرتبہ حوصلہ افزائی فرمائی۔ خلافت سے والہانہ عشق تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ کی وفات پر رخصت نہ ملی تو ملازمت کو خطرہ میں ڈال کر ربوہ چلے گئے۔

بہت خدا ترس تھے۔ اپنی دوسری والدہ کی خدمت اور تیمارداری میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ انسانیت کا ایسا درد تھا کہ ایک ملازم جو رقم لےکر بھاگ گیا تھا، کچھ عرصہ بعد پکڑا گیا اور معافی کا طلبگار ہوا تو آپ نے اسے معاف کردیا اور کرایہ کے لئے اسے مزید رقم بھی دی۔ اسی طرح بس کے کسی سفر کے دوران ایک جیب کترے نے آپکی رقم نکالی اور آپکے شور مچانے پر چلتی بس سے چھلانگ لگا کر زخمی ہوگیا۔ آپ نے اسے معاف کردیا اور وہی رقم مرہم پٹی کے لئے اسے دیدی۔

۸۳ سال کی عمر میں آپکی وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

آسٹریلیا میں مہاسور کی پیدائش

آسٹریلیا کے سائنس دانوں نے ایک ایسا سور پیدا کیا ہے جسکو مہاسور (Super Pig) کا نام دیا گیا ہے۔ اس میں ایک ایسا جین (Gene) زائد کیا گیا ہے جو اسے جلد از جلد موٹا کرے گا اور اس کے موٹاپے کو کنٹرول کرنے کے لئے ایک انسانی جین کا بھی اس میں اضافہ کیا گیا ہے۔ اس سور میں دس پندرہ فیصد چربی عام سور کے مقابلہ میں کم ہوگی اور اس کی جگہ پر اتنا ہی گوشت زائد ہوگا۔ اس کی خوراک کا بیشتر حصہ گوشت میں تبدیل ہو جاتا ہے اور فضلہ کم ہوتا ہے۔ عام سوروں میں ایسا کنٹرول نہیں ہوتا جو جسم سے زائد دھاتوں ایلومینیم، زنک، لیڈ (Lead) وغیرہ خارج کر سکے جبکہ ان سوروں کو ایسی غذا دینی مقصود تھی جس سے وہ جلد از جلد موٹے ہوں۔ جس کا ایک جزو زنک (Zinc) بھی ہوتا ہے۔ یہ انتظام اللہ نے صرف انسان میں کیا ہوا ہے کہ ضرورت سے زائد دھاتیں خارج ہوتی رہتی ہیں۔ چنانچہ انسان سے وہ جین نکال کر مہاسور میں شامل کیا گیا ہے۔ اس کا مختصر طریقہ کار یہ تھا کہ پہلے کسی سور سے وہ جین ڈھونڈ کر نکالا گیا جو سور کو موٹا کرتا ہے پھر انسان کے جسم سے وہ جین ڈھونڈ کر نکالا گیا جو موٹاپے اور ضرورت سے زائد دھاتوں کے اخراج کو کنٹرول کرتا ہے پھر ان دونوں جینوں کو آپس میں جوڑا گیا پھر اسے بکٹیریا میں شامل کیا گیا اور اسے کروڑوں گنا بڑھایا گیا پھر اس سے جینز کاٹ کر نکالے گئے اور سور کے بارور کردہ بیضہ (Fertilised Egg) میں داخل کئے گئے۔ اس کے بعد مادہ سور کے جسم میں اسے برائے پرورش رکھ دیا گیا۔ اور اس طرح مہاسور بچے اپنے وقت پر پیدا ہو گئے۔ جنوری ۱۹۹۶ء میں اس طرح کے ۱۴۶ ٹیسٹ ٹیوب سوروں کا پہلا ریوڑ پیدا ہوا تھا۔ ان کے بیچنے کی بہت کوشش کی گئی لیکن لوگوں نے انسانی جین کی شمولیت کی وجہ سے خریدنے سے انقباض ظاہر کیا۔ منتظمین نے بہت سمجھایا کہ سور میں اگر کچھ انسانی جین بھی شامل کر دئے جائیں تو وہ انسان نہیں بن جاتا بلکہ سور کا سور ہی رہتا ہے۔ اس لئے اس کا استعمال آدم خوری نہیں ہے۔ لیکن لوگوں نے کراہت کا اظہار کیا۔ چنانچہ ان سب مہاسوروں کو فی الحال مار دینا پڑا ہے۔ اب جلد ہی اس طرح کے مزید سو سوروں کی کھیپ بر آمد کی جا رہی ہے اور کاروباری حضرات کو یقین ہے کہ آہستہ آہستہ لوگوں کا انقباض دور ہو جائے گا اور لوگ اس کو نوش جان کرنے پر راضی ہو جائیں گے۔

اگر آپ کے زیر مطالعہ کوئی ایسی کتاب، رسالہ یا مضمون ہے جس کے متعلق آپ سمجھتے ہیں کہ اس کا تعارف قارئین الفضل کے لئے ازدیاد علم اور دلچسپی کا موجب ہوگا تو حسب حال اس کا خلاصہ یا اس کے اہم اقتباسات (مع مکمل حوالہ) یا اس پر تبصرہ لکھ کر ہمیں بھجوائیں۔ (ادارہ)

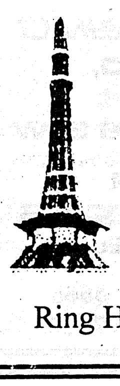

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Ring Heidi & Sue on : 0181-265-6000

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

02/09/1996 - 11/09/1996

Monday 2nd September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around the Globe- Documentary : Gothenburg - A City of Sweden
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends. (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
07.00	Siraiky Programme -
08.00	A Letter From London
09.00	Liqaa Ma'al Arab- (R)
10.00	Urdu Programme - Speech "Seerat-un-Nabi"(saw): Written by Hadhrat Musleh Maud(as) by Fareed Ahmad - Part 1
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - (R)
13.00	Indonesian Programme.
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (N)
15.00	MTA Sports -
16.30	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00	German Programme - 1) Begegnung mit Huzur - Meeting with Hadhrat Khalifatul Masih IV 2) Mach Mit, "Al Maidah" - Cooking Programme
20.00	Urdu Class with Huzur
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV-(R)
23..00	Learning French
23:30	Various Programme

Tuesday 3rd September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Sports - (R)
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning French (R)
04.30	Various Programme
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV- (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Pushto Programme -
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	Philosophy of the Teachings of Islam
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	From The Archives - Friday Sermon 7.4.89
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (N)
15.00	Medical Matters :Teeth and Gum Diseases - Part 3
15:30	Conversation with a new convert - Mukkarum Abdul Rauf Sahib (Rathor)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (New)
17.00	Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme -1) Kinder Lernen Namaz 2) Lerne deine Religion Kenn - Learn Your Religion
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

Wednesday 4th September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters - Teeth and Gum Diseases - Part 3 (R)
02.30	Conversation with a new convert - Mukkarum Abdul Rauf Sahib (Rathor) (R)
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Chinese - (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen (R).
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	African Programme
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV -(N)
15.00	Durr-i-Sameen - Part 6
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
19.00	German Programme 1) Huzur auf doora -Huzur's Tour Jalsa 95 2) Tic Tac - Quiz Programme
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	MTA Life Style - Al Maidah - "Biryani"
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

Thursday 5th September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Durr-i-Sameen - Part 6 (R)
02.30	Various Programme
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Sindhi Progamme -
08.00	MTA Lifestyle - Al Maidah " Biryani"(R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme - Seerat "Hadhrat Masih Maud" by Maulvi Mohammed Hussain - Part 2
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih -(N)
15.00	Quiz Prog - Semi Final - On Islami Usul ki Philosophy - Faisalabad, Peshawar, Karachi
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 6 - 25.1.94
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme 1) Ich zeig dir was - I am showing you something 2) Sport Programme
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	M.T.A. Entertainment - Bazm-e-Moshaira: Khuddam-ul-Ahmadiyya, Islamabad, Pakistan
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih - (R)
23.00	Learning Norwegian
23.30	Various Programme

Friday 6th September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme - Semi Final - On Islami Usul ki Philosophy - Faisalabad, Peshawar, Karachi
02.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 6 - 25.1.94(R)
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
04.30	Various Programme
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.00	Pushto Programme-
08.00	M.T.A Entertainment - Bazm-e-Moshaira: Khuddam-ul-Ahmadiyya, Islamabad, Pakistan
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV -
14.15	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends -
15.15	MTA Variety
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
19.00	German Programme - 1) Ihre Fragen - Question & Answer with H. Hübsch 2) Willkommen in der Türkei
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Medical Matters - with Dr. Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends
22.30	Learning French
23.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)

Saturday 7th September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Variety -
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning French (R)
04.30	Various Programme
05.00	Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends- (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV
08.00	Medical Matters - with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb-
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab
10.00	Bangla Programme/Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Question Time - Majlis-e-Irfan with Hadhrat Khalifatul Masih IV - Toronto, Canada - June 24th, 1996 - Part 1
14.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -
15.00	Meet Our Friends -
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
19.00	German Programme 1) Kindersendung - Children's Programme with Ameer Sahib Germany 2) Zeit Zum Diskutieren - Group discussion
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	A Page from the History of Ahmadiyyat by B.A. Rafiq Sahib
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

Sunday 8th September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Meet Our Friends
03.00	Urdu Class with Huzur
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Sindhi Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	A Page From the History of Ahmadiyyat by B.A Rafiq
09.00	Liqaa Ma'al Arab -(R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Question Time - Majlis-e-Irfan with Hadhrat Khalifatul Masih IV - Toronto, Canada - 24th June 1996 - Part 2
14.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
15.00	Around The Globe: An Introductory Documentary on Rabwah
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
19.00	German Programme 1) Quiz Show Lajna 2) Zeit Zum Diskutieren - Group discussion
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	A Letter from London
21.30	Address by Hadhrat Khalifatul Masih IV -
23.30	Learning Norwegian

Monday 9th September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner- Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Around The Globe: An Introductory Documentary on Rabwah
03.00	Urdu Class with Huzur
04.00	Learning Norwegian
05.00	Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
07.00	Sariaky Programme
08.00	A Letter From London by Ameer Sahib
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme - Speech "Seerat-un-Nabi" (saw) by Fareed Ahmad Naveed
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner- (R)
13.00	Indonesian Programme
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (N)
15.00	M.T.A. Sports - Hockey Match
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme-
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
19.00	German Programme 1) Begegnung mit Hazoor 2) Mach Mit , "Al Maidah" - Cooking Programme
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam -
22.00	Tarjumatul Quran Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV -(R)
23.00	Learning French
23.30	Various Programme

Tuesday 10th September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	M.T.A. Sports - Hockey Match
03.30	Urdu Class With Huzur (R)
04.30	Learning French
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	Philosophy of the Teachings of Islam -(R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner
13.00	From The Archives - Friday Sermon
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
15.00	Medical Matters - Child Care - Part 1 - Host Dr Aliya Ismat - Guest: Dr Amatur Raqeeb
15.30	A Talk with a New Convert - Khidmat Hussain Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00	German Programme - 1) Kinder Lernen Namaz 2) Lerne deine Religion Kenn - Learn Your Religion
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

Wednesday 11th September 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Medical Matters - Child Care - Part 1 - Host Dr Aliya Ismat - Guest: Dr Amatur Raqeeb
02.30	A Talk with a New Convert - Khidmat Hussain Sahib
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning Chinese (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner -
13.00	African Programme
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV -(N)
15.00	Durr-i-Sameen - Part 7
15.30	Various Programme
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(N)
19.00	German Programme 1) Hazoor auf doora - Huzoor's Tour Jalsa 95 2) Tic Tac - Quiz Programme
20.00	Urdu Class with Huzur (N)
21.00	M.T.A Life Style - Al Maidah - "Achaar Gosht"
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih - (R)
23.00	Learning Arabic (R)
23.30	Arabic Programme - Qaseedah/ Nazm

Please note:
Programmes and Timings may change without prior notice.
All times are given in British time. For more information please phone or fax.
+ 44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352-9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 3 Friday, August 30, 1996 No. 35

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

"سچ بر گردن راوی"

ماہنامہ المرشد لاہور جون ۱۹۹۶ء کا اداریہ نوٹ "سچ برگردن راوی" کے دلچسپ اور معنی خیز عنوان سے:

"ایک زمانہ تھا اب نہیں رہا جب معزز لوگ سچ بولا کرتے تھے اور اپنی زبان سے نکلے الفاظ پر قائم رہنے میں اپنی شان سمجھتے تھے۔ اب اس دیس کے معززین کی سوسائٹی کے آداب بدل چکے ہیں۔ معزز شخص وہی ہے جو ڈھٹائی اور بے شرمی کے ساتھ جھوٹ بول سکے۔ جس شخص کے قول و فعل میں جھوٹ کا عنصر جتنا زیادہ ہو گا اتنا ہی زیادہ وہ باعزت اور سوسائٹی میں قابل احترام ہو گا۔ ایک دینی رہنما سے لے کر ملک کے اعلیٰ ترین سیاسی مقام پر فائز حکمران جس اعتماد کے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں اس کی مثال ان اقوام میں نہیں ملتی جن کو ہم مسلمانوں نے جہنم کے ایندھن کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ جس معاشرے میں حکمرانوں کا ہر طبقہ جھوٹ بولنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں مصروف ہو اس معاشرے کے عام لوگ ان کی نقالی کو ہی عزت حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھیں گے۔ پھر اس معاملے میں ہر قسم کا میڈیا کسی سے پیچھے رہنے والا نہیں۔ ہمارے معاشرے کی سوچ کو ایسے مقام پر پہنچا دیا گیا ہے کہ اب تو ہمیں اپنے ارد گرد کی ہر برائی اچھی لگتی ہے۔ یہ قتل و غارت، یہ ڈاکے، یہ عزتوں کا سرعام لوٹنا اگر یہ سب کچھ روک دیا جائے تو شاید ہماری زندگی میں سارا تھرل اور سارا چارم ختم ہو جائے۔ یہ سب کچھ ہماری ضرورت ہے۔ ایک طویل عرصے تک ہم اپنی ضرورت کو فکشن (Fiction) کی کتابیں پڑھ کر اور فلمیں دیکھ کر پوری کرتے تھے کیونکہ وہ سچ کا زمانہ تھا اور روزمرہ کی زندگی میں ان پر پابندی تھی۔ اب آزادی کا زمانہ آ گیا ہے۔ بڑے بڑے اجتماعات سے حکمرانوں، سیاسی اور مذہبی رہنماؤں کے جھوٹے وعدوں اور بیانات میں جو لطف ہے وہ سچ بولنے والے کے کڑوے الفاظ میں کہاں۔ جھوٹ ہماری ضرورت زندگی ہے۔ اس کے بغیر ہم کیونکر جی سکتے ہیں۔ آخر ایک دن اللہ کو بھی منہ دکھانا ہے"۔

تاریخ جماعت اسلامی کا ایک ورق

روزنامہ جنگ لاہور کے مشہور کالم نگار اظہر سہیل کے قلم سے:

"۱۹۷۵ء میں جب جماعت اسلامی نے "یوم شوکت اسلام" منانے کے لئے اعلان کیا تو فضا میں اصل بارود اس خبر نے بھرا جو مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم پر ایک مبینہ قاتلانہ حملہ کے ملزم کے اس بیان پر مبنی تھی کہ "میں بعض "اسلام دشمنوں" کے ایماء پر مولانا پہ قاتلانہ حملہ کرنے آیا تھا۔ مگر ان کا نورانی چہرہ دیکھتے ہی میرے اوسان خطا ہو گئے اور میں نے خنجر نکال کر ان کے قدموں میں ڈال دیا"۔ اس پر اسی زمانے میں مولانا ضیاء القاسمی نے بیان دیا کہ "یہ عالم اسلام کا پہلا قاتل ہے جس پر کسی نورانی چہرے کے تقدس کا اثر ہوا ورنہ اس سے قبل تو حضرت عمرؓ بن خطاب سے حضرت عثمانؓ بن عفان اور حضرت علیؓ ابن ابی طالب سے حضرت امام حسینؓ تک کے قاتلوں پر کسی نورانی چہرہ کا کوئی اثر نہیں ہوا"۔

میرے نزدیک اصل مسئلہ وہی ہے جس کی نشان دہی بہت پہلے جماعت اسلامی سے الگ ہونے والے کسی بزرگ (غالباً مولانا امین احسن اصلاحی) نے کی تھی۔ ان کے بقول "جماعت اسلامی سے ایک بار وابستہ ہونے کے بعد اگر آپ اس سے نکل بھی جائیں تو بھی جماعت اسلامی کبھی آپ کے اندر سے نہیں نکلتی"۔ اس قول فیصل کو سند مانتے ہوئے اگر آج کے بیشتر اخباری کالم نگاروں کے ماضی کا جائزہ لیا جائے تو یہ دلچسپ حقیقت کھلے گی کہ ان میں اکثر جماعت اسلامی کے رکن یا پھر اسلامی جمعیت طلباء سے وابستہ رہے۔ بزرگوار رشاد احمد حقانی، برادرم محترم عبدالقادر حسن، برادرم رفیق ڈوگر، برادرم عطاء الحق قاسمی، محترم مصطفیٰ صادق، برادرم ہارون الرشید، برادرم اسد اللہ غالب، محترم الطاف حسن قریشی، انور سدید، مجاہد منصوری، محمود مرزا، احسن اقبال، جس کے پس منظر پر نگاہ ڈالئے یہی معلوم ہو گا کہ ان کا تعلق کسی نہ کسی طور جماعت یا جمعیت سے ضرور رہ چکا ہے۔ کوئی ابھی تک وابستہ ہے، کوئی پٹھان کوٹ میں نکلا، کسی نے جماعت کے آرگن روزنامہ "تسنیم" کے بند ہونے پر علیحدگی اختیار کی، کوئی جماعت اسلامی کے نواز شریف گروپ سے وابستہ ہو گیا ہے تو کوئی موجود حکومت کے سیکرٹ فنڈ سے اپنے اندرون ملک اور بیرون ملک دورں کے تمام اخراجات محض اس یقین دہانی پر وصول کر رہا ہے کہ "جب ضرورت پڑے آپ ہمیں استعمال کر سکتے ہیں"۔ ان کے علاوہ بعض بزرگ جناب زیڈ اے سلہری اور جناب الطاف گوہر کی طرح جماعت سے اپنا تعلق چھپاتے نہیں تو ظاہر بھی ہونے نہیں دیتے۔

(روزنامہ جنگ لاہور۔ ۳ جولائی ۱۹۹۶ء، صفحہ ۴)

"اللہ اکبر یا الامریکہ اکبر"

ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور (مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۹۶ء) کے فکر انگیز اداریہ کا ایک اقتباس:۔

"افسوس کہ آج ہماری "تکبیر" کے صرف الفاظ اور "قربانی" کی صرف رسم باقی رہ گئی ہے۔ تکبیر کی حقیقت اور قربانی کی روح ختم ہو چکی ہے۔ چنانچہ ہمارے اسلاف سے ہمارا دشمن خوفزدہ اور مرعوب رہتا تھا جبکہ ہم اپنے دشمن سے مرعوب اور خوفزدہ رہتے ہیں۔ زبان قال سے ہم کہتے ہیں "اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد" لیکن زبان حال سے ہم کہتے ہیں "الامریکا اکبر، الامریکا اکبر۔ لا الہ الا الامریکہ۔ والامریکا اکبر۔ الامریکا اکبر و للامریکہ الحمد"۔

اسی طرح قربانی ادا کرتے ہوئے ہم جانوروں کی گردنوں پر چھری پھیر رہے ہیں لیکن ہمارا دشمن کشمیر، بوزنیا، چیچنیا، سوڈان وغیرہ میں ہماری گردنوں پر چھری پھیر رہا ہے"۔

—○○—

حضرت مصلح موعودؓ کیا خوب فرماتے ہیں۔

تیرا تو دل ہے صنم خانہ پھر تجھے کیا نفع
اگر زباں سے کہا لا الہ الا اللہ

—○○—

☆

گھرا ہوا تھا میں جس روز نکتہ چینوں میں
وہ بے لحاظ کھڑا تھا تماش بینوں میں

وہ کش مکش ہوئی انکار کے قرینوں میں
رہا نہ فرق شریفوں میں اور کمینوں میں

مری خبر سر اخبار چھاپنے والا
ملا تو ڈوب گیا شرم سے پسینوں میں

○ وہ اپنے عہد کی آواز کا ڈرایا ہوا
کھڑا تھا صورت دیوار ہم نشینوں میں

○ نحیف روح بلکتی رہی کنارے پر
بدن کا بوجھ بہا لے گئے سفینوں میں

ق

یہ کسؑ کے عکس کی آہٹ مکان میں آئی
یہ کونؑ ہولے سے اترا ہے دل کے زینوں میں

وہی لباس خدوخال ہیں وہی اس کے
وہؑ ایک پھولؑ ہے خوشبو کے آبگینوں میں

کبھی تو اس سے ملاقات ہوگی جلسے پر
کبھی تو آئے گا وہ وصل کے مہینوں میں

فراز دار پہ چڑھنے کی دیر تھی مضطر
وہ پھول برسے گڑھے پڑ گئے زمینوں میں

○ عین اس وقت کہی گئی یعنی ستمبر اکتوبر ۱۹۷۴ء میں جب ان اشعار کے معنی خود عاجز پر بھی واضح نہ تھے۔

(محمد علی)

وفاقی شرعی عدالت کا پوسٹ مارٹم

پاکستان کے فاضل جج جسٹس منظور حسین سیال کا ایک اضافی نوٹ:

"چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے ۱۹۸۰ء میں آئین میں ت پ ۱۳۔ الف کا اضافہ کر کے وفاقی شرعی عدالت قائم کی تھی اور یہ کارروائی آئین کی آٹھویں ترمیم سے بہت پہلے عمل میں لائی گئی۔ چونکہ وفاقی شرعی عدالت مارشل لاء کی چھتری تلے قائم ہوئی تھی اس لئے پہلے سے موجود عدالتوں کی سکیم میں فٹ نہیں ہوتی نہ ہی اسے ہائی کورٹ کے مساوی عدالت کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس یا جج کی وفاقی شرعی عدالت میں تبدیلی ایک ہائی کورٹ سے دوسری ہائی کورٹ میں تبادلے کے مترادف نہیں ہے بلکہ یہ اقدام متعلقہ جج کی ہائی کورٹ سے برطرفی اور اس کا وفاقی شرعی عدالت میں نیا تقرر ہوتا ہے۔ ...... اس صورت حال کا قریبی جائزہ لینے کے بعد یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ آئین کی دفعہ ۲۰۳ سی اور دفعہ ۲۰۹ ایک دوسرے سے متضاد ہیں۔ ۲۰۳ سی چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے حکم کے تحت آئین میں شامل کی گئی تھی۔ جبکہ دفعہ ۲۰۹ قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ آئین میں شامل ہوئی ہے"۔

(ماہنامہ آتش لاہور، مئی ۱۹۹۶ء صہ ۶)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد